اجعلوا ائمتکم خیارکم (الحدیث)

جو تم میں سب سے بہتر ہوں انہیں امام بناؤ

بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم

از ترجمان اہلسنت

ابوالحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

0333-8173630

اجعلوا ائمتکم خیارکم (الحدیث)

جو تم میں سب سے بہتر ہوں انہیں امام بناؤ

بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم

از ترجمان اہلسنت

ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

0333-8173630

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم
از قلم	ابوالحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ
پروف ریڈنگ:	نعیم اللہ خان
باہتمام	شیخ محمد سرور اویسی
تعداد	1000
سن اشاعت	16 اگست 2009ء
صفحات	160
ہدیہ	120 روپے

یا اللہ یا رسول اللہ
کتاب نمبر: ____
ذخیرہ کتب
میثم عباس قادری رضوی
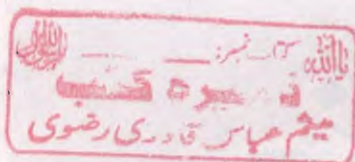
ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال گوجرانوالہ 0333-8173630
مکتبہ فیضان مدینہ گھکڑ / مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں
رضا بک شاپ گجرات / مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ
مکتبہ فیضانِ مدینہ سرائے عالمگیر، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
مکتبہ فیضانِ اولیاء کامونکی / جلالیہ صراط مستقیم گجرات
نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور / نیو منہاج سی ڈی سنٹر لاہور
صراط مستقیم پبلی کیشنز 5,6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
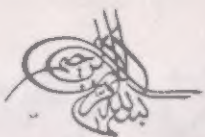
اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم

فان من جودک الدنیا وضرتھا
ومن علومک علم اللوح والقلم

فہرست

انتساب

ہر باشعور خداترس نمازی کے نام

جو اپنی نماز کی حفاظت کرتا ہے

اسے کماحقہٗ ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے

اور اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

خیر اندیش

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

0300-7422469

پیش لفظ

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، یہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے ہر پہلو کے ضروری قوائد وضوابط کی واضح راہنمائی فرماتا ہے۔ علماء کرام نے جس طرح قرآن وحدیث کی روشنی میں قطعی اور ظنی عقائد اوران کے اصول وضوابط بیان فرمائے، اس طرح عبادات میں نشاندہی فرمائی کہ یہ فرض ہے، یہ واجب ہے، یہ سنت ہے، یہ نفل ہے، وغیرہ وغیرہ۔

نماز عبادات میں سے سب سے اہم فریضہ ہے۔ حج پوری زندگی میں ایک بار فرض ہے، رمضان المبارک کے روزے سال بعد ایک مہینہ فرض ہیں، زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر سال گزرنے پر فرض ہے، لیکن نماز وہ فریضہ ہے کہ جو دن رات میں پانچ مرتبہ مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔

علماء کرام نے ضروریاتِ دین کی مکمل وضاحت فرمائی کہ ان میں سے ایک کا بھی انکار کفر ہے۔ جیسے زکوٰۃ ضروریاتِ دین میں سے ہے، لہٰذا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ قبائل نے مسلمان ہونے کے دعویدار ہونے کے باوجود زکوٰۃ کا انکار کیا تو آپ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ ان کو ضروریاتِ دین سے صرف ایک چیز کے انکار پر ہی کافر قرار دیا گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن وحدیث کے واضح نصوص کی روشنی میں اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں، اب کوئی شخص آپ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرے اور دوسرے تمام اسلامی عقائد کو تسلیم کرے، عبادات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو، تو تمام علماء کرام کے نزدیک ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی منکر ختم نبوت یا مدعی نبوت سے ایک لمحہ کیلئے بھی اسکی دلیل سننے کیلئے تیار ہو جاتا ہے تو وہ اسی وقت دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اسکی بیوی اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے کیونکہ اس ایک لمحہ میں اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ مدعی نبوت بھی نبی ہو، اسکی

دلیل بھی سن لی جائے۔ لیکن اس کا ایک لمحہ کیلئے حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کی واضح نصوص کے باوجود اس مدعی نبوت کی دلیل سننے کیلئے تیار ہونا، یہ ثابت کر رہا ہے کہ اس ایک لمحہ میں اس نے یہ ممکن خیال کیا کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی ہو سکتا ہے۔

قادیانی کذاب نے جہاں اللہ عزوجل کی توہین کا ارتکاب کیا، اللہ عزوجل کے انبیاء و رسل (علیہم السلام) کے خلاف اپنی غلیظ زبان کھولی، امہات المومنین اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی شان ارفع واعلیٰ میں بے ادبی کا مرتکب ہوا، وہاں اس نے قرآن مجید فرقان حمید کے مقابلے میں صاحبِ کتاب نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا، قرآن مجید کی جو آیات حضور سرور کونین حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں اللہ عزوجل نے نازل فرمائی ہیں ان کو اپنے اوپر چسپاں کیا، اسی طرح کے دوسرے سینکڑوں غلیظ عقائد ونظریات کے ساتھ جہنم واصل ہوا۔

یہ حقیقت ہے کہ اللہ عزوجل کی بے ادبی و گستاخی کرنے والا کافر

حضور نبی کریم ﷺ کی بے ادبی و گستاخی کرنے والا کافر

انبیاء کرام ورسل عظام کا بے ادب وگستاخ کافر

قرآن مجید، فرقان حمید کے آخری الہامی کتاب ہونے کا منکر کافر

قرآن مجید، فرقان حمید کی ایک بھی آیت کا منکر کافر

قرآن مجید، فرقان حمید کی آیات میں تحریف وتبدیلی کرنے والا کافر

ملائکہ عظام کا انکار کرنے والا کافر

امہات المومنین کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر

اہل بیت کے خلاف زبان طعن دراز کرنے والا جہنمی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کے جنتی ہونے کا اللہ عزوجل نے واضح اعلان فرمایا، ان کی شان میں گستاخیاں کرنے والا جہنمی

حج کے مقابلے کسی دوسرے مقام پر فرض حج ادا کرنے کا عقیدہ رکھنے والا کافر
رمضان المبارک کے روزوں کے مقابلے میں کسی اور مہینے میں روزے فرض قرار دینے والا کافر

زکوٰۃ کا منکر کافر

اسی طرح نماز کا منکر کافر

ان سب منکرین وگستاخوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اب کوئی شخص کسی قادیانی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور یہ جانتے ہوئے پڑھتا ہے کہ ان کے یہ عقائد ونظریات ہیں تو وہ شخص اُسی وقت دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ سینکڑوں آیات واحادیث مشہورہ ومتواترہ کا منکر ہو گیا ہے۔

اہلِ تشیع جو قرآنِ مجید فرقانِ حمید کو تحریف شدہ مانتے ہیں، اللہ عزوجل کے اس اعلان کے باوجود کہ اسکی حفاظت میرے ذمے ہے، وہ اللہ عزوجل کی قدرت کے منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتے ہیں۔

اسی طرح انبیاء کرام کے مقابلے میں اپنے اماموں کا درجہ بڑھا کر کتنی آیات کے منکر ہیں۔

صحابہ کرام جن سے راضی ہونے اور جنتی ہونے کا اللہ عزوجل نے کتنی آیات میں اعلان فرمایا، ان کو جہنمی قرار دے کر، ان کی شان میں زبان طعن دراز کر کے کتنی آیات واحادیث متواترہ ومشہورہ اور ضروریاتِ دین کے منکر ہو کر جہنمی قرار پاتے ہیں۔

اب وہ کون سا حقیقی مسلمان ہے جو ان عقائد کے حامل مسلمان ہونے کے دعویدار کے پیچھے نماز ادا کرے گا۔

جن کا ہر عمل اور عبادت مردود اور نا قابلِ قبول قرار پائے تو پھر اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والا کس طرح یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کی نماز ہو گئی۔

اب دیو بندیوں اور غیر مقلدوں کے بارے میں چند ضروری باتیں ملاحظہ ہو!

ایک غیر مقلد جب نماز شروع کرتا ہے تو نماز کے اختتام تک اس کے عقائد و نظریات کا نماز کے ساتھ ٹکراؤ شروع ہو جاتا ہے اگر وہ سمجھ کر نماز پڑھ رہا ہوتا تو اس پر واضح ہو جاتا کہ نماز تو اس کے نجدی اور غیر مقلدی عقائد و نظریات کے بالکل خلاف ہے جب اس کا عقیدہ ہی درست نہیں تو اس کی کوئی عبادت کس طرح اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قبول ہو سکتی ہے؟

ویسے تو شروع سے لیکر آخر تک بہت سی مثالیں اور فرق بیان کئے جا سکتے ہیں لیکن چند مثالیں پیش کر کے اپنے موقف کی طرف آتا ہوں۔

نماز کے شروع میں پڑھتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔(سورۃ فاتحہ:۱) .

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو مالک سارے جہان والوں کا۔

اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۳۷)

کیا یہ انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف کی ہے؟ سورۃ فاتحہ میں ہی پڑھتا ہے:۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔

(سورۃ فاتحہ:۵،۶)

ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تُو نے اِنعام کیا۔

اور قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اللہ عزوجل نے دوسرے مقام پر واضح طور پر فرمایا کہ وہ کون سی ہستیاں ہیں جن پر اللہ عزوجل نے اِنعام و اِکرام فرمایا اور جن کے راستے پر چلنا اللہ عزوجل کے راستہ پر چلنا ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْھِمْ مِّنَ

النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ۔ (پ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۶۹)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے انکا ساتھ ملے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔

اب غیر مقلد صاحب سوچیں کہ کیا وہ ان کے راستہ پر چلتا ہے۔

آگے درود شریف پڑھتا ہے تو اسے یہ غور کرنا چاہیے کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، ہمارے عقائد کیا ہیں۔ اس کی وضاحت میں ایک واقعہ سے کرتا ہوں۔

ایک دوکان پر سنی اور وہابی اکٹھے ہوئے تو قریب کی مسجد سے اذان کی آواز آنی شروع ہوئی، اذان ختم کرنے کے بعد موذن حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف اس صیغہ کے ساتھ پڑھتا ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ

وعلی الك و اصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

وہابی کہتا ہے کہ ان بریلویوں نے درود شریف پڑھنا ہی ہوتا ہے تو درود ابراہیمی پڑھا کریں، یہ کیا خودساختہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ سنی اس وہابی سے کہتا ہے کہ تم تو نام کے اہلحدیث ہو، جب صحیح مسلم شریف جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۶۶ میں اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کی صحیح حدیث موجود ہے تو اسپیکر میں اذان بلند آواز میں پڑھنے کے بعد درود ابراہیمی بھی پڑھا کرو اور اسپیکر میں ہی دعائے شفاعت بھی پڑھا کرو! اس درود اور دعائے شفاعت کی احادیث پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

اور دوسری ضروری بات یہ ہے کہ آپ درود ابراہیمی کے منکر ہیں۔ وہ اس طرح کہ درود ابراہیمی میں ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

اور تمہارے وہابیوں کے نزدیک تو آلِ محمد باغی ہے کیونکہ تمہارے علماء نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید پلید کے مقابلے میں باغی قرار دیا اور یزید کے حق پر

ہونے میں کئی کتابیں تحریر کیں، اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ تم آلِ محمد کے خلاف ہو تو پھر تمہارا درودِ ابراہیمی پر عمل کا دعویٰ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

اب درودِ ابراہیمی کے دوسرے حصہ کی طرف آئیں:

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

تم درودِ ابراہیمی کے دوسرے حصے کے بھی منکر ہو، کیونکہ تمہارے نزدیک تو حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کافر ہیں (معاذ اللہ)۔ جبکہ قرآنِ مجید برہانِ رشید اور احادیث سے اس کے واضح استدلالات موجود ہیں کہ وہ جنتی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ یا اللہ عزوجل! میری اولاد میں سے ایک رسول بھیج، جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے۔ (مفہوم)۔ (البقرہ:۱۲۹)

اس دعا سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے والدین آلِ ابراہیم میں داخل ہیں، کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ آل ابراہیم میں سے ہیں۔ جب تمہارے نزدیک حضور نبی کریم ﷺ کے والدین جہنمی ہیں تو پھر تمہارا درودِ ابراہیمی پر دعویٰ بالکل غلط قرار پاتا ہے۔ وہ نجدی اس سنی کے یہ دلائل سن کر دم بخود رہ گیا لیکن نجدی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہ اصرار کرنے لگا کہ پھر بھی تم درودِ ابراہیمی کیوں نہیں پڑھتے، یہ خود ساختہ درود کیوں پڑھتے ہو؟

سنی نے اس سے کہا کہ تم نے اور تمہارے علماء نے کتب احادیث میں درجنوں اس مفہوم کی احادیث پڑھی ہیں کہ جب آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم ربانی نازل ہوا تو صحابہ نے پوچھا کہ سلام تو ہم آپ پر التحیات میں (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ) پڑھتے ہیں، آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو آپ نے نماز کیلئے درودِ ابراہیمی ارشاد فرمایا۔

کتب احادیث میں بیسیوں طریقہ سے درودِ ابراہیمی کے علاوہ درود شریف ثابت ہے۔ اور وہابیوں کے مشہور عالم ابوبکر غزنوی نے اپنے رسالہ ''قربت کی راہیں''

کے صفحہ نمبر ۱۳۲ تا ۱۵۱ میں ''مسنون درود شریف کی چالیس حدیثیں'' نقل کی ہیں۔ تم ان کو نہ پڑھ کے اُن تمام درود شریف کے صیغوں کے منکر قرار پاتے ہو؟

جب ہمارے اس درود شریف کی اصل خود احادیث اور تشہد میں موجود ہے تو یہ درود شریف پڑھنا بدعت کس طرح قرار پایا، جبکہ اس طرح درود شریف پڑھنے سے قرآن مجید کے پورے حکم پر بھی طرح عمل ہوتا ہے، اور نماز کے علاوہ صرف دورو ابراہیمی پڑھنے سے سلام رہ جاتا ہے۔

اور ندائیہ طریقہ پر اعتراض کرو تو میں کہوں گا کہ تم وہ احادیث صحیح تسلیم کرتے ہو جن میں ہے کہ ملائکہ سیاحین کے ذریعہ درود شریف پہنچا دیا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو! جمال مصطفیٰ صفحہ ۲۰۷ از صادق سیالکوٹی) جب مدینہ منورہ روضہ اقدس پر اس طرح درود شریف پڑھنا جائز ہے تو جب ملائکہ نے پہنچا دیا تو یہ بھی وہی صورت قرار پائی۔

دوسرے تشہد میں آپ پڑھتے ہیں کہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔

سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

اس کے متعلق صحیح حدیث میں ہے

فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِکَ اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ فِی السَّمَاءِ اَوْ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

۔(بخاری جلد ا صفحہ ۱۱۵ کتاب الصلوٰۃ باب ما یَتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَھُّدِ وَلَیْسَ بِوَاجِبٍ)

یعنی تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں

جب ایک عام نمازی کا سلام زمین و آسمان کے ہر اہل ایمان کو پہنچ جاتا ہے تو ہمارا درود و سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک کیوں نہیں پہنچ پاتا، کوئی تو وجہ بیان کرو؟

نماز کے آخر میں قرآن و احادیث سے دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور تقریباً تمام فرقے قرآن پاک کی ان دعاؤں کو پڑھتے ہیں جو سنی پڑھتے ہیں۔ ان میں سے ایک

دعا یہ بھی ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ (پ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴۱)

اے ہمارے پروردگار مجھ کو، میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے۔

نماز میں اپنے لیے اور اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کیلئے مغفرت کی دعا کی جاتی ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اور ایصالِ ثواب کرنا سنت اور اس کا انکار بدعت ہے، یہ وہ کام ہے کہ ہر نماز میں ادا کیا جاتا ہے۔ ایصالِ ثواب کرنے کا شریعت نے کوئی طریقہ مخصوص نہیں کیا۔ مالی، بدنی، مرکب، ہر طرح کی عبادت سے ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔

اب تم خود سوچو کہ اپنے فوت شدگان کیلئے کون ایصالِ ثواب کی محافل کا اہتمام کرتا ہے اور کون نہیں کرتا۔

معلوم ہوا کہ وہابیوں غیر مقلدوں کے عقائد اور نماز میں واضح تضاد موجود ہے۔

اور یہ بات تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ غیر مقلدین دیوبندی اکابرین نے اپنی کتب میں سینکڑوں کفریہ و گستاخانہ عبارات رقم کی ہیں جن کی وجہ سے عرب و عجم کے علماء کرام نے ان پر کفر کے فتوے صادر فرمائے۔ میں ان کفریہ عبارات کو یہاں دُہرانا نہیں چاہتا کہ اسی کتاب میں حضرت علامہ ساقی صاحب نے ان میں سے اکثر کو رقم کر دیا ہے اس کے علاوہ امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الحق المبین'' کا مطالعہ فرمالیں یا مولانا محمد صدیق ملتانی کی کتاب ''باطل اپنے آئینے میں'' کا مطالعہ فرما کر دیکھیں تو آپ پر واضح ہو جائیگا کہ دیوبندی اور غیر مقلد حضرات کے اکابرین نے کیا کیا کفریات کا ارتکاب کیا ہے۔

دیوبندیوں اور غیر مقلدین کے مشترک پیشوا مولوی محمد اسماعیل دہلوی قتیل کی بدنام زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' اور دوسری کتب میں کفریہ عبارات پائی جاتی ہیں، ان کے

رد میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت محدث بریلوی امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ'' رقم کی اور اسماعیل دہلوی کے ستر کفریات بیان فرمائے۔

اس کتاب میں تو صرف اسماعیل دہلوی کے کفریات ہیں اور ان کے علاوہ سینکڑوں کفریات اور گستاخیاں انکے دوسرے اکابرین کی کتب میں ہیں۔

قرآن وحدیث کے قطعی نصوص اور اجماع امت سے یہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ ضابطہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں ادنیٰ گستاخی کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اور وہ ایسا مرتد ہے کہ اسکی توبہ بھی قبول نہیں، اب ایسے گستاخ یا گستاخوں کے پیروکاروں کے متعلق آپ کا دل اور جوش ایمانی یہ گوارا کرے گا کہ ان کے پیچھے نماز ادا کریں اور حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی مول لیں۔

علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی مدظلہ العالی نے اپنی اس کتاب میں قادیانیوں، شیعوں، دیوبندیوں اور غیر مقلدین کی کفریہ وگستاخانہ عبارات کا مختصر خلاصہ پیش کیا ہے۔ان کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے دل کے مفتی سے فتویٰ لیں کہ کیا ان کے پیچھے نماز ادا ہو سکتی ہے؟

یہ درست ہے کہ ہمارے اکابرین نے دیوبندی وغیر مقلد عوام پر کفر کا فتویٰ جاری نہیں فرمایا کیونکہ اکثر و بیشتر عوام کو کتب تک رسائی اور ان کی کفریہ عبارات سے آگاہی نہیں ہوتی لیکن یہاں تو دیوبندی علماء اور امام وخطیب حضرات کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق شرعی حکم زیر بحث ہے۔

وہ اہلسنت عوام جو ان کے کفریہ عقائد ونظریات سے واقف نہیں ان کو بھی آگاہ ہونے کے بعد اس سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ کبھی بھی ان کے پیچھے نماز ادا نہ کریں۔

اور جو انکے کفریات اور گستاخیوں سے آگاہ ہونے کے باوجود ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، ان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

جب اللہ عزوجل اور اسکے حبیب مکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے گستاخوں،

کافروں، منافقوں کے عبرتناک انجام کی خبر دی ہے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے بھی اپنے انجام کی فکر کریں۔

حضرت آدم علیہ السلام کیلئے فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوا تو جب شیطان سجدہ نہ کرنے پر راندۂ درگاہِ الٰہی ہوا تو پھر وہ لوگ جو دنیاوی منفعت کیلئے حکم الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان گستاخوں کے پیچھے نماز ادا کریں گے تو ان کا کیا حال ہوگا؟

قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ بدعقیدہ وبدمذہب امام کے پیچھے نماز ہرگز ادا نہیں ہوتی؟ بلکہ اس نماز کو لوٹانا واجب ہے کیونکہ بدمذہب کے اعمال نامقبول اور مردود ہیں تو اسکے مقتدی کے اعمال کیوں کر مقبول ہوں گے؟

جب امام خود غلط راستہ پر ہے اور منزلِ مقصود کے مخالف چل رہا ہے تو اسکی پیروی کرنے والا کس طرح صحیح راستہ پر ہوسکتا ہے۔ وہ جب خود منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ پائے گا تو اس کی پیروی کرنے والا کس طرح منزلِ مقصود تک پہنچ پائیگا۔

ہمارے اکابرین کا طریقہ اور درجنوں مثالیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں کہ انہوں نے اس مسئلہ میں کبھی بھی ان سے مفاہمت نہیں کی۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے کئی سیاسی نوعیت کے مسائل میں ان کے ساتھ اتفاق کیا لیکن جب بھی نماز ادا کرنے کا موقع آیا تو کبھی بھی ان کے پیچھے نماز نہ ادا کر کے ثابت کیا کہ یہ امامت کے اہل نہیں، ان کے پیچھے نماز ادا نہیں ہوتی، میں نے ایک دفعہ ایک شخص سے یہ سنا تھا کہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی وزارتِ عظمٰی دور میں جب مولانا کوثر نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور تھے تو اسمبلی میں ایک مسئلہ ایسا میں پیش آیا کہ اہل سنت وجماعت اور دیوبندی علماء کی تائید ضروری تھی، کیونکہ ان دونوں کی طرف سے اختلاف کا شدید سامنا تھا۔

ایک دن مولانا کوثر نیازی نے دوران تقریر کہا کہ ہماری حکومت اس مسئلہ کو

اکثریت رائے سے منظور کرلے گی اگر مولانا شاہ احمد نورانی، مفتی محمود کے پیچھے نماز ادا کر لیں، کیونکہ ان دونوں کے آپس میں اختلاف ہیں تو پھر ہمارے موقف کے خلاف کس طرح مشترکہ موقف اختیار کیئے ہوئے ہیں۔ ذوالفقار علی بھٹو نے اجلاس کے بعد یا اجلاس کے دوران ہی اپنے کسی ساتھی کے ذریعے کوثر نیازی تک یہ پیغام پہنچایا کہ آپ نے یہ کیا ظلم کیا، اس طرح تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ یہ مولوی حضرات تو اپنے مفادات کے حصول کیلئے اکٹھے ہو جایا کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ آپ ان کو یہ بتلائیں کہ میں نے یہ کہا کہ مولانا شاہ احمد نورانی، مفتی محمود کے پیچھے نماز ادا کریں، میں نے یہ نہیں کہا کہ مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی کے پیچھے نماز ادا کریں تو یہ قرارداد اکثریتِ رائے سے منظور کرلی جائے گی۔

مفتی محمود اور انکی جماعت تو ایسا کرسکتی ہے لیکن مولانا شاہ احمد نورانی اور انکی جماعت ایسا ہرگز ہرگز نہیں کرسکتی۔ اور ہوا بھی ایسا ہی کہ مولانا شاہ احمد نورانی نے واضح طور پر فرمایا کہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا، اور کہا

ہم اس موقف میں تو متفق ہوسکتے ہیں لیکن ان کے پیچھے نماز ادا کر کے اپنا ایمان ضائع نہیں کرسکتے۔

اگر یہ اپنے اکابرین کی کفریہ عبارات سے بری الذمہ ہونے، ان کے کفریہ ہونے اور ان کے مصنفین کے کافر ہونے کا اعلان کریں تو باقی اختلافات تو فروعی نوعیت کے ہیں، وہ اتفاق رائے سے ختم کیئے جاسکتے ہیں۔

المہند اور انکی دوسری کتب کی روشنی میں ان عبارات کے کفریہ ہونے کے واضح ثبوت ہونے کے باوجود شیطان انکو مسلسل تھپکی دیئے ہوئے ہے کہ ان کفریہ عبارات سے توبہ نہیں کرتے۔ اس طرح نہ صرف اپنی بلکہ اپنی ساری دیوبندی عوام کی آخرت برباد کررہے ہیں۔

یہ لوگ بڑے کند ذہن ہیں کہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ کس طرح وہ اتنے لوگوں کو گمراہ کرنے کا اتنا بڑا بوجھ کس طرح اٹھا سکیں گے، کس طرح اپنے ان مولویوں کی وکالت کا آخرت میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

عوام کا اکثر و بیشتر یہ رویہ ہے کہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کون سے مسلک کا امام ہے، اس کے عقائد و نظریات کیا ہیں، اس کے پیچھے نماز ادا ہوگی یا برباد ہوگی، وہ یہی سوچتے ہیں کہ ہم نے نماز ادا کر لی باقی یہ مولویوں کا اپنا اختلاف ہے، اور یہ میلاد شریف اور ایصال ثواب کی محافل منانے اور نہ منانے کا اختلاف ہے، اور اسی طرح کے دوسرے فروعی معاملات ان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔

میں ان جیسی سوچ رکھنے والی عوام سے یہ سوال پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ جب آپ کا دنیا کا کوئی معاملہ ہوتا ہے تو ہر طرح سے سوچتے سمجھتے ہیں، تحقیق کرتے ہیں کہ نقصان تو نہیں ہو جائے گا، جیسے اپنی اور اپنے بچوں کی صحت کا معاملہ ہو تو دیکھیں گے کہ کون سا ڈاکٹر ٹھیک ہے، کون اس بیماری کا صحیح ماہر ہے، اگر بچے کی تعلیم کا معاملہ ہوگا تو اس کے لئے اچھے استاد کو ڈھونڈیں گے، اگر بچہ کسی مضمون میں کمزور ہے تو باقاعدہ ٹیوشن کا اہتمام کریں گے، سارا سال صبح سے شام تک اسلئے فکر مند رہیں گے کہ یہ دنیا میں کامیاب ہو جائے، کسی اعلیٰ عہدے پر فائز ہو جائے، اس کا کاروبار اچھی طرح کامیابی سے ہمکنار ہو جائے۔

لیکن جب دین کا معاملہ ہوتا ہے تو پھر ان کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ ہر کوئی ٹھیک ہے، سب کے پیچھے نماز ادا ہو جاتی ہے، اب تحقیق نہیں کرتے کہ ہم جو ان کے پیچھے نماز ادا نہ ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں تو کیوں دیتے ہیں، ان کو گستاخ، گمراہ، بے دین قرار دیتے ہیں تو کن وجوہات کی بنا کر قرار دیتے ہیں۔

بعض اشخاص یہ کہہ دیتے ہیں کہ جو کفریہ عبارات ہیں، اب ان کا عقیدہ تو نہیں

ہیں، اس طرح کی عبارات کو تو وہ خود کفریہ ہونا قرار دیتے ہیں، للہذا یہ اختلاف برائے اختلاف ہے، اسلئے ہم ان کے پیچھے نماز ادا کر لیتے ہیں۔

میں ایسے اشخاص کیلئے ایک مثال دوں گا کہ

شیطان حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم نہ مان کر راندہ درگاہِ الٰہی ہوا۔ اب اگر وہ کہے کہ الٰہی! میں توحید کا ڈنکہ پوری دنیا میں بجادوں گا۔ میں توحید و شرک اور اللہ عزوجل کی عظمت و شان پر سینکڑوں کتابیں لکھ دوں گا لیکن حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کروں گا اور اپنی گستاخی سے رجوع نہ کرے تو کیا اسے معافی مل سکتی ہے؟ نہیں۔ اسی طرح یہ دیوبندی جب تک اپنی کفریہ عبارات سے توبہ اور ان کے مصنفین پر کفر کا فتویٰ نہ لگائیں انکی توبہ نہیں اور نہ ان کی امامت جائز ہے۔

یہ اشخاص یہ نہیں سوچتے کہ ٹھیک ہے دیوبندی حضرات نے ختم نبوت پر کتب لکھی ہیں، قادیانیوں کے رد میں کتب لکھی ہیں لیکن انہوں نے قاسم نانوتوی کی ختم نبوت سے انکار کرنے کی کفریہ عبارات پر کفر کا فتویٰ دیا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

آپ کہیں گے کہ وہ تو اس کو کفریہ تسلیم نہیں کرتے۔

میں آپ سے پوچھوں گا کہ چور نے بھی کبھی از خود چوری کا اقرار کیا ہے؟

جب برصغیر پاک و ہند کے جید علماء کرام انکی عبارات کو کفریہ قرار دیتے ہیں تو پھر وہ کیوں ہٹ دھرمی سے اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے اور ڈٹے ہوئے ہیں۔

اب ان کے اپنے خود ساختہ مؤقف کو نہیں دیکھا جائیگا بلکہ کفریہ عبارات کو دیکھا جائیگا، اسکے قائل اور اس کے پیروکاروں پر شرعی حکم لاگو ہوگا۔

اتمام حجت کیلئے علماء کرام نے قاسم نانوتوی کے رد میں درجنوں کتب تصنیف فرمائیں لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور نہ صرف خود گستاخ، گمراہ، بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ٹھہرے بلکہ ان کے تمام پیروکاروں پر بھی ان کے اس مؤقف کے

قائل ہونے پر یہی فتویٰ لگا۔

اشرف علی تھانوی صاحب کی علم غیب کے متعلق کفریہ عبارت پر جب اتمامِ حجت کی گئی تو انہوں نے اپنی عبارات پر خود کفر کا فتویٰ دیا اور کہا کہ میری یہ مراد نہیں تھی۔ اب ان جاہلوں سے کوئی پوچھے کہ جب تمہاری عبارت کا واضح کفریہ ہونا ایک عام اردو داں بھی سمجھ سکتا ہے تو قائل کی مراد اور چون وچرا کو نہیں دیکھا جائے گا خود دیوبندیوں کو بھی یہ بات تسلیم ہے کہ ظاہر میں بے ادبی کا لفظ بول کر کچھ اور مراد نہیں لیا جا سکتا ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان صفحہ..... فیض الباری صفحہ...... تھانوی صاحب نہ صرف خود بلکہ ہزاروں لاکھوں پیروکاروں، مریدوں کو گمراہی کے گڑھے میں گرا گئے لیکن توبہ کرنا نصیب نہ ہوا۔ عبارت میں ردوبدل ضرور کیا لیکن کفریہ عبارت سے توبہ نہ کی۔

یہ ان کی چوں وچرا یعنی ان کا یہ کہنا میرا مطلب یہ نہیں، وہ نہیں، یہ ان کی عادت ثانیہ تھی۔ اسی طرح کا مؤقف انہوں نے اپنا کلمہ اور درود پڑھانے والے کے متعلق اختیار کیا لیکن اپنے کفر سے توبہ نہ کی۔

میں نے جب ان کی بڑھاپے میں جوان لڑکی سے دوسری شادی کرنے کی وجوہات کے متعلق ان کا خود لکھا ہوا رسالہ پڑھا تو اس کو پڑھ کر میں نے محسوس کیا کہ یہاں بھی اسی طرح کے موقف کے قائل تھے۔ تھانوی صاحب نے اپنی دوسری شادی کے جواز کے جو خود ساختہ صوفیانہ، عالمانہ، مجذوبانہ، رندانہ اور عاشقانہ وجوہات بیان کی ہیں وہ پڑھنے کے قابل ہیں اور ایک ناول سے زیادہ مزیدار کہانی ہے۔

لیکن یہاں بھی وہ گستاخی کرنے سے باز نہ آئے اور اپنی شادی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شادی جیسا قرار دیا اور گستاخانہ خواب بیان کر کے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنی آخرت کا بیڑا غرق کر لیا۔

تھانوی صاحب کی یہ عبارات تو کفریہ ہی رہیں اور رہیں گی چاہے وہ کچھ بھی

چون و چرا کرتے۔ المختصر تھانوی صاحب کو بھی توبہ کرنا نصیب نہ ہوئی اور نہ صرف خود کفر کے فتویٰ کی زد میں آئے بلکہ قیامت تک اپنے پیروکاروں، ان کو حکیم الامت اور شیخ الاسلام اور نہ جانے کیا کچھ ماننے والوں کو بھی اسی گڑھے میں گرا گئے۔

اسی طرح ان دیوبندیوں کے اکابرین کی دوسری کفریہ عبارات ہیں جن کی ایک لمبی فہرست ہے۔ یہ دیوبندیوں کی بدنصیبی ہے کہ ان کے علماء حضرات یہ تو برداشت کر لیتے ہیں کہ اللہ عزوجل، حضور نبی کریم ﷺ، امہات المومنین، صحابہ کرام، اولیاء کرام کی گستاخی ہوتی ہے تو ہو جائے لیکن اپنے اکابرین کو چھوڑنا کبھی گوارا نہیں کرتے۔

ان کے نزدیک اللہ جھوٹ بول سکتا ہے لیکن ان کے اکابرین نہیں۔

لہٰذا اپنے اکابرین کی واضح کفریہ عبارات کو بھی یہ تسلیم نہیں کرتے۔ یہ دیوبندی عوام اور صلح کلیوں کی عادت ہے کہ کوئی اللہ عزوجل کو گالی دے تو برداشت کر لیتے ہیں کوئی نبی کریم ﷺ کی گستاخی بے ادبی کرے تو برداشت کر لیتے ہیں، امہات المومنین کی گستاخی کرے تو برداشت کر لیتے ہیں، صحابہ کرام کے گستاخوں سے فرو گذاشت انکے نزدیک ممکن ہے، لیکن اگر خود ان کی ذات پر حرف آئے تو نا قابل برداشت۔

علماء حق نے تو اپنا فریضہ نبھانا ہے، وہ نبھاتے رہے اور نبھاتے رہیں گے، اسی لئے حضرت ساقی صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان گستاخوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور ادا نہ ہونے کو بڑی شرح وسط کے ساتھ بیان فرما دیا ہے:

ساقی صاحب نے یہ کتاب اسلئے بھی لکھی ہے کہ شاید کوئی دیوبندی، وہابی، شیعہ اور قادیانی ان کفریات کے پہاڑ کو سر سے اتار پھینکے اور ایمان لے آئے۔

آپ سے پہلے بھی اکابر علماء کرام نے اس موضوع پر رسائل تحریر فرمائے اور فتاویٰ جات رقم فرمائے جو ان کی کتب فتاویٰ میں موجود ہیں، (ساقی صاحب نے بھی ان کی تفصیل دی ہے) لیکن ساقی صاحب نے ان سب سے جامع اور اس موضوع پر ہر

لحاظ سے بہترین کتاب مرتب کی ہے۔

آپ کی دوسری کتب کی طرح یہ کتاب بھی حوالہ جات سے لبریز، ہر لحاظ سے دندان شکن اور دلائل و براہین کا حسین مرقع ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

میری اللہ عزوجل کی بارگاہ عالی شان میں عاجزانہ دعا ہے کہ الٰہی! اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما!

اس کتاب کے مولف کو اپنی شان کے لائق بہتر سے بہتر اجر عطا فرما۔ اس کتاب کو گمراہ لوگوں کیلئے راہ نجات پانے کا ذریعہ بنا دے!

ساقی صاحب کی عمر، انکے علم و عمل میں اضافہ فرما اور راہ حق میں ان کو مزید استقامت عطا فرما!

ساقی صاحب کو اہلسنت و جماعت کیلئے مزید تصنیفات و تالیفات رقم کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا الٰہی! ہر سنی کو اپنے عقائد میں پختگی عطا فرما! انہیں شعور عطا فرما کہ وہ ان گمراہ گروہوں سے بچ کر اپنی دنیا و آخرت سنوار سکیں۔

یا الٰہی! میرے علم و عمل میں اضافہ فرما اور دین متین کی مزید خدمات کی توفیق عطا فرما! آخر میں دعا ہے

ذکر خدا تو کرے ذکر مصطفےٰ نہ کرے
میرے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے

وما علینا الا البلاغ المبین

طالب شفاعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد نعیم اللہ خاں قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ وامتہٖ اجمعین

نماز ہر عاقل، بالغ، تندرست، مسلمان، مرد وعورت پر فرض ہے اور اسے (بغیر عذر شرعی) باجماعت ادا کرنا مسلمان مرد پر واجب باجماعت نماز کے دیگر آداب وشرائط کے علاوہ امام کا صحیح العقیدہ مسلمان ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر اس کے عقائد میں خرابی، نظریات میں گستاخی، خیالات میں بے ادبی ہو تو ایسے شخص کو امام بنانا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اس کے پیچھے پڑھی گئی نماز، نماز ہی نہیں، اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ کسی بھی بدمذہب گستاخ اور ضروریات دین کے منکر کے پیچھے نماز محض باطل و بے کار ہے، کیونکہ بدمذہب افراد کے اعمال برباد اور اکارت جاتے ہیں، اور بارگاہ خداوندی میں ان کی ہر نیکی (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور دیگر عبادات) مردود، ناقابل قبول اور بالکل فضول ہے۔ جب ایسے لوگوں کی اپنی نماز قبول نہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی کیسے قبول ہو سکتی ہے؟

لہٰذا اگر کوئی شخص کسی بھی بدمذہب، گستاخ اور توہین آمیز عقائد ونظریات کے حامل فرد کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اسکا فرض ادا نہ ہوگا، وہ اس کے ذمہ اسی طرح ثابت و برقرار ہے، اگر وہ دوبارہ ادا نہیں کرے گا تو مجرم و جوابدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بدمذہب کو امام بنانے کا گناہ الگ ہوگا جس کی توبہ ضروری ہے کیونکہ بدمذہبوں کو امام بنانے میں ان کی تعظیم وتوقیر ہے جو کہ سراسر گناہ اور ناجائز ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا فرقوں کے عقائد گستاخانہ ہیں اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع اور حرام ہے۔ اس اجمال کے بعد قدرے تفصیل کیساتھ درج بالا امور ملاحظہ ہوں!

نماز کی فرضیت واہمیت

نماز اسلام کے ارکان خمسہ میں دوسرا بنیادی رکن ہے جس کی قرآن وحدیث میں شدید تاکید اوراسے ترک کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔

آیاتِ قرآنی کی روشنی میں

① ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔(النساء:۱۰۳)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقرر وقت پر فرض ہے۔

② مزید فرمایا:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۔(طٰہٰ:۱۳۲)

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود بھی اس پر ثابت رہ۔

③ مزید فرمایا:

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۔(طٰہٰ:۱۴)

ترجمہ: بے شک میں ہی اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو میری بندگی کر اور میرے ذکر کیلئے نماز قائم رکھ۔

④ مزید فرمایا:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔(الروم:۳۱)

ترجمہ: نماز قائم رکھو اور مشرکین سے نہ ہو جاؤ۔

⑤ مزید فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۔(الکوثر:۲)

⑥ مزید فرمایا:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ
إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۙ

(مریم :۵۹،۶۰)

ترجمہ: پس ان کے بعد کچھ نا خلف آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے چلے پس عنقریب وہ جہنم کی گہری وادی میں جائیں گے مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے، پس ایسے لوگ جنت جائیں گے اور کچھ بھی ظلم نہ کئے جائیں گے۔

⑦ مزید فرمایا:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۚ

(البینہ:۵)

ترجمہ: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کو خالص کرتے ہوئے ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہ پختہ دین ہے۔

⑧ مزید فرمایا:

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ ۔ الآیة۔ (ابراھیم :۳۱)

ترجمہ: میرے ایماندار بندوں کو فرما دو کہ نماز قائم رکھیں۔

⑨ مزید فرمایا:

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ۔ الآیة۔ (البقرہ:۴۳)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

⑩ مزید فرمایا:

(البقرہ:۲۳۸)

ترجمہ: سب نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور بڑے ادب سے کھڑے رہو۔

(۱۱) مزید فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ، الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ، الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ

ترجمہ: پس نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بھولے بیٹھے ہیں اور جو دکھلاوا کرتے ہیں۔

(۱۲) مزید فرمایا:

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ، وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۔(القیمہ:۳۱،۳۲)

ترجمہ: پس اس نے نہ تو تصدیق کی (نہ تو رسالت اور قرآن کو سچا مانا) اور نہ ہی نماز پڑھی اور ہاں اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

اس آیت میں نماز نہ پڑھنا کافر کی صفت بتائی گئی ہے۔

(۱۳) مزید جہنمیوں کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ، قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ، وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ، وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ، وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ، حَتّٰى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ، فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ،

(المدثر:۴۲تا۴۸)

ترجمہ: (جہنمی ایک دوسرے سے پوچھیں گے) تمہیں کون سا عمل جہنم میں لے گیا، وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور بے ہودہ باتوں میں مشغول ہوتے تھے نیز ہم قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے حتیٰ کہ ہمارے پاس یقین آ گیا (موت آ گئی) پس ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش

(۱۴) مزید فرمایا:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ۔

(هود:۱۱۴)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(۱۵) مزید فرمایا:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

(بنی اسرائیل:۷۸)

ترجمہ: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک فجر کے وقت قرآن پڑھنا بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۶) مزید فرمایا:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور:۵۶)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۱۷) مزید فرمایا:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۔ (اعلیٰ:۱۴،۱۵)

تحقیق وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کامیاب صرف نمازی ہی ہیں باقی سب نا کام۔

(۱۸) مزید فرمایا:

ترجمہ: پس نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

احادیث نبوی کی روشنی میں

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لاالہ الااللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۶ واللفظ لہ مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۲، مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۲)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (ایک) گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (دوم) نماز قائم رکھنا، (سوم) زکوٰۃ ادا کرنا، (چہارم) حج کرنا، (پنجم) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

(۲) مزید فرمایا:

الصلوۃ عماد الدین فمن اقامھا فقد اقام الدین و من ترکھا فقد ھدم الدین۔ (شعب الایمان ص.....، الفردوس جلد ۱ صفحہ ۴۰۴، المقاصد الحسنہ صفحہ ۴۲۷، الاحیاء جلد ۳ صفحہ ۳۸۰، الاسرار المرفوعہ صفحہ ۱۵۰، کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۱۴)

نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے ترک کیا، اس نے اسلام کو ڈھا دیا۔

(۳) مزید فرمایا:

لا تترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکھا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ۔ (ابن ماجہ صفحہ ۳۰۱)

فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑ، جس نے اسے جان بوجھ کر چھوڑا اسکا ذمہ ختم ہو گیا۔

عمودہ الصلوۃ۔

(ترمذی جلد۲ صفحہ ۸۶، ابن ماجہ صفحہ ۲۹۴، مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۳۱)

اسلام کا ستون نماز ہے۔

⑤ مزید فرمایا:

صلوا کما رأیتمونی اصلی ... الحدیث۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۸۸)

تم نماز پڑھو، جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

⑥ مزید فرمایا:

جس نے ہمارے طریقہ پر نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ ایسا مسلمان ہے کہ اس کیلئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ (وامان) ہے۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۶)

⑦ مزید فرمایا:

لا دین لمن لا صلوٰۃ لہٗ۔ (الترغیب والترہیب جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)

جس کی نماز نہیں اسکا دین نہیں۔

⑧ مزید فرمایا:

من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۱۵، جمع الجوامع جلد ۵ صفحہ ۱۰۰)

جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا۔

⑨ مزید فرمایا:

بین العبد و بین الكفر ترك الصلوة۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۷، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۸۶، مشکوٰۃ صفحہ ۵۸ واللفظ لہٗ)

بندے اور کفر کے درمیان (حدِ فاصل) نماز کو ترک کرنا ہے۔

(۱۰) ایک روایت میں ہے کہ ”آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (حد فاصل) نماز کو چھوڑنا ہے“۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۶۱، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۸۶)

(۱۱) مزید فرمایا:

خمس صلوات افترضهن الله عزوجل من احسن وضوئهن و صلاهن لوقتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفرله ومن لم يفعل فليس له على الله عهد ان شآء غفرله و ان شآء عذبه۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۶۱ واللفظ لہ، سنن نسائی جلد ۱ صفحہ ۸۰، مشکوٰۃ صفحہ ۵۸)

پانچ نمازیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے، جس نے ان کیلئے اچھا وضو کیا اور پھر انہیں ادا کیا، ان کے اوقات پر، اور رکوع وخشوع پورا کیا تو اللہ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں اگر چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

(۱۲) مزید فرمایا:

صلوا خمسكم و صوموا شهركم وادّوا زكوة اموالكم واطيعوا ذا امركم تدخلوا جنة ربكم۔ (مسند احمد صفحہ.....، ترمذی صفحہ.....، مشکوٰۃ صفحہ ۵۸)

تم (پانچ نمازیں) ادا کرو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو، صاحب امر کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۱۳) مزید فرمایا:

مروا اولادكم بالصلوٰة وهم ابناء سبع سنين واضربوا عليها وهم ابناء عشر وفرقوا بينهم فى المضاجع۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۷۷ واللفظ لہ، مشکوٰۃ صفحہ ۵۸)

اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کو پہنچ جائیں اور جب دس برس

کے ہو جائیں تو نماز چھوڑنے پر انہیں مارو، اور ان کے بستر جدا کردو۔

⑭ مزید فرمایا:

العهد الذی بيننا و بينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر۔

(مسلم جلد۱ صفحہ۶۱، مسند احمد جلد۵ صفحہ۳۴۶، ترمذی جلد۱ صفحہ۸۶، مشکوٰۃ صفحہ۵۸)

ہمارے اور ان (کفار و مشرکین) کے درمیان نماز کا فرق ہے، پس جس نے اسے ترک کیا اس نے کفر کیا۔

⑮ مزید فرمایا:

ففرض الله عزوجل على امتى خمسين صلوٰة ۔ (بخاری جلد۱ صفحہ۵۱)

پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔

⑯ آپ ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:

من حافظ عليها كانت له نورا و برهانا و نجاة يوم القيمة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نوراولا برهانا ولا نجاة و كان يوم القيمة مع قارون و فرعون وهامان وابى بن خلف۔

(مسند احمد جلد۲ صفحہ۱۶۹، دارمی جلد۲ صفحہ۳۰۱، شعب الایمان صفحہ...... مشکوٰۃ صفحہ۵۹)

جس نے نماز کی حفاظت کی تو وہ اس کیلئے قیامت کے دن نور، مضبوط دلیل اور کامیابی کا ذریعہ ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو وہ اس کیلئے روشنی، برہان اور نجات کا سامان نہ ہوگی اور ایسا شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

⑰ مزید فرمایا:

أن الله افترض عليهم خمس صلوات فى كل يوم و ليلة۔

(مسلم جلد۱ صفحہ۳۶)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (مسلمانوں) پر ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

(۱۸) مزید فرمایا:

ان اول ما یحاسب به العبد بصلوته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب و خسر۔ (نسائی جلد ۱ صفحہ ۸۱ واللفظ لہ، کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)

بے شک آدمی کے اعمال میں سے وہ پہلی چیز جسکے بارے میں اسکا محاسبہ ہوگا نماز ہے، پس اگر وہ درست ہوئی تو بندہ کامیاب اور نجات یافتہ ہوگیا اور اگر خراب ہوئی تو وہ خائب و خاسر ہوگا۔

(۱۹) مزید فرمایا:

من ترك الصلوة متعمدا فقد برئت منه ذمة الله۔

(شعب الایمان صفحہ.....، درمنثور جلد ۱ صفحہ ۲۹۸)

جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے اس سے اللہ تعالیٰ کا (حفاظت کا) ذمہ اٹھ گیا۔

(۲۰) مزید فرمایا: صلوا خمسكم۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۸)

اپنی پانچ نمازیں ادا کرو۔

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں

(۱) عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں:

کان اصحاب رسول صلی الله علیه وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکه کفر غیر الصلوة۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۸۶، مشکوٰۃ صفحہ ۵۹ واللفظ لہ)

اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم) اعمال میں نماز کے علاوہ کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

۲) خلیفۂ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے فرائض خلافت سنبھالتے وقت کیا کیا؟

كتب الى عماله ان اهم اموركم عندي الصلوة فمن حفظها و حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيّعها فهو لما سواها اضيع۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۵۹، موطا امام مالک صفحہ ۵ واللفظ لہٗ)

آپ نے اپنے تمام حکام کو تحریری حکم بھیجا کہ میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سب سے ضروری کام نماز ہے جو شخص اس کی پابندی کرے گا وہ اپنے دین کا پابند ہوگا اور جو اسے ضائع کر دے گا تو وہ دوسرے امور کو زیادہ ضائع کرنے والا (شمار) ہوگا۔

۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے حالت اسلام میں ملاقات کرے تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جب ان کیلئے اذان کہی جائے۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۳۲، مشکوٰۃ صفحہ ۹۶، ابن ماجہ صفحہ ۵۷)

باجماعت نماز کی تاکید

فرض نماز کیلئے جماعت کا اہتمام کس قدر کرنا چاہیے ذیل کے حوالہ جات سے سورج کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو!

آیات قرآنی

۱) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۔ (البقرہ: ۴۳)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔

اس آیت سے اکثر علماء نے جماعت کے واجب ہونے پر استدلال کیا۔
(تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۱۴۷)

۲ مزید فرمایا:

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ۔(النسآء:۱۰۲)

اور جب آپ ان میں موجود ہوں تو نماز میں ان کی امامت فرمائیں۔
اس آیت میں بھی نماز باجماعت کی تاکید و ترغیب دی گئی ہے۔

۳ مزید فرمایا:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۙ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ
(القلم:۴۳،۴۲)

جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (اس کا مفہوم اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) اور ان کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ طاقت نہیں رکھیں گے، ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چڑھی ہوگی اور وہ اس وقت سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے جب وہ صحیح وتندرست تھے۔

امام ذہبی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے اذان واقامت کے ساتھ باجماعت نماز مراد ہے۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتے تھے اور صحیح، سالم، تندرست ہونے کے باوجود نماز باجماعت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو باجماعت سے پیچھے رہتے ہیں تو جو شخص جماعت میں شامل

ہونے کی طاقت رکھنے کے باوجود اسے ترک کر دیتا ہے اس کیلئے اس سے زیادہ سخت تنبیہ اور کیا ہوسکتی ہے۔ (کتاب الکبائر باب نمبر۴)

احادیث مبارکہ:

○ ارشاد نبوی ہے:

من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلوۃ التی صلی۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۸۱، مشکوٰۃ صفحہ ۹۶)

یعنی جس شخص نے اذان سنی اور بغیر عذر جماعت سے نماز نہ پڑھی اس کی پڑھی ہوئی نماز قبول نہ ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یا مرض۔

○ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا سنن الھدی وان من سنن الھدی الصلوۃ فی المسجد الذی یوذن فیہ۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۳۲، مشکوٰۃ صفحہ ۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ہدایت کے طریقوں میں یہ بھی ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی ہو۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو ولا تقام فیھم الصلوۃ الا قد استحوذ علیھم الشیطان فعلیک بالجماعۃ فانما یا کل الذئب القاصیۃ۔

(مشکوۃ صفحہ ۹۶، نسائی جلد ۱ صفحہ ۱۳۵)

یعنی جس بستی یا گاؤں میں تین فرد ہوں اور وہاں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے تو شیطان ان پر غلبہ پالیتا ہے۔ لہذا تو جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کو لازم

○ مزید فرمایا:

الجفاء كل الجفاء والكفر والنفاق من سمع منادى لله ينادى الى الصلوة فلا يجيبه۔ (مسند احمد صفحہ)

یعنی سراسر زیادتی، کفر اور نفاق ہے کہ جو آدمی اللہ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا ہوا سنے اور اسپر لبیک کہتے ہوئے نماز کیلئے مسجد میں نہ جائے۔

○ مزید فرمایا:

والذى نفسى بيده لقد هممت ان أمر بحطب فيحطب ثم أمر بالصلوة فيؤذن لها ثم أمر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف الى رجال وفى رواية لا يشهدون الصلوة فاحرق عليهم بيوتهم ۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۸۹، مسلم جلد ا صفحہ ۲۳۲، مشکوٰۃ صفحہ ۹۵ واللفظ لہ، ابن ماجہ صفحہ ۵۸، نسائی جلد ا صفحہ ۱۳۵)

اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، انہیں جمع کیا جائے (اور آگ روشن کی جائے) اور پھر کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے تو ان پر ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔

ایک روایت میں ہے:

لولا ما فى البيوت من النسآء والذرية اقمت صلوة العشاء وامرت فتيانى يحرقون ما فى البيوت بالنار۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۷ واللفظ لہ)

اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء شروع کراتا اور اپنے نوجوانوں کو حکم دیتا کہ وہ ان (مسجد میں جماعت کیساتھ نماز کیلئے نہ آنے والوں کے) گھروں کو تمام اشیاء سمیت آگ لگا دیں۔

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل اعمٰی فقال یارسول اللہ انہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یر خص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما ولی دعاہ فقال ھل تسمع النداء بالصلوۃ قال نعم قال فاجب۔ (مسلم جلد اصفحہ ۲۳۲، مشکوۃ صفحہ ۹۵، نسائی شریف جلد اصفحہ ۱۳۶)

ایک نابینا آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے کوئی (رہنما) نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لے آئے تو اس نے آپ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت چاہی، آپ نے اسے اجازت عنایت فرمادی۔ جب وہ چلا تو آپ نے اسے بلایا اور دریافت فرمایا کہ کیا تو نماز کیلئے اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا پھر لبیک کہو (اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرو)۔

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی ۔ (مشکوۃ صفحہ ۹۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب تم مسجد میں ہو پھر اذان ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر مسجد سے نہ نکلو۔

○ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت زیادہ ہیں۔ اور میں نابینا آدمی ہوں، کیا آپ میرے لئے رخصت پاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا تم حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح سنتے ہو عرض کیا جی ہاں فرمایا پھر آؤ اور تیزی سے آؤ اور آپ نے اسے اجازت نہ عنایت فرمائی۔

(ابوداؤد جلد اصفحہ ۸۱، نسائی جلد اصفحہ ۱۳۷، مشکوۃ صفحہ ۹۷، ابن ماجہ صفحہ ۵۸)

○ مزید فرمایا: جس نے اذان سنی پھر نماز میں حاضر نہ ہو تو اس کی نماز نہ ہوگی

سوائے عذر کے۔(مستدرک جلد ا صفحہ ۲۴۵، ابن ماجہ صفحہ ۵۸)

○ مزید فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے بغیر نہیں ہوتی۔

(مستدرک جلد ا صفحہ ۲۴۶، دار قطنی جلد ا صفحہ ۴۲۰)

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم

❁ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

واللہ ما اعرف من امر امة محمد صلی الله علیه وسلم شیئا الا انهم یصلون جمیعا۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۹۰، مشکوٰۃ صفحہ ۹۷)

امت محمدیہ کے متعلق میں یہی جانتا ہوں کہ وہ جماعت کیساتھ نماز پڑھیں۔

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی هذا المتخلف فی بیته لترکتم سنة نبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لضللتم۔

(مسلم جلد ا صفحہ ۲۳۲، مشکوٰۃ صفحہ ۹۷، نسائی جلد ا صفحہ ۱۳۶)

اگر تم نے جماعت چھوڑنے والے اس شخص کی طرح اپنے گھروں میں نماز پڑھی تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہو جاؤ گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

❁ آپ سے ہی منقول ایک روایت میں یہ جملہ بھی ہے:

لکفرتم۔ (ابوداؤد جلد ا صفحہ ۸۸)

اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا تو تم کافر ہو جاؤ گے۔

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا

ان رجلا خرج من المسجد بعد ما اذن المؤذن فقال اما هذا فقد عصی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۷)

ایک آدمی اذان کے بعد مسجد سے نکلا تو فرمایا اس نے ابوالقاسم محمد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

چونکہ نماز باجماعت ضروری ہے اس لیے اذان کے بعد نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنا نافرمانی ہے۔

❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے اذان سنی اور مسجد میں نہ آیا تو اس کی نماز نہیں ہے، سوائے عذر کے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۷)

باجماعت نماز پڑھنے کی شرائط

امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ عقیدہ وعمل کی صحت کے معیار پر پورا اترے، اگر امام بننے والا شخص اس معیار پر پورا نہ اترے تو وہ امام بن کر قوم کی امامت کا حق ادا نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے مقتدیوں کا وبال اپنے سر لیتا ہے۔ امام کیلئے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

مسلمان ہو، مرد ہو، عاقل ہو، بالغ ہو، قرآن کی قرأت کرسکتا ہو، معذور نہ ہو۔

سب سے پہلی شرط کہ "امام مسلمان ہو" جس سے واضح ہے کہ کوئی کافر، منافق، مرتد اور گستاخ امام ہرگز نہیں بنایا جاسکتا۔

فسق اعتقادی: اعتقادی فسق دو طرح کا ہے۔ نمبر۱... جو حد کفر کو پہنچ چکا ہو۔

نمبر۲..... جو کفر کی حد تک نہ پہنچا ہو۔

جس کی توضیح درج ذیل ہے کہ

جو شخص دین کی کسی ایک بھی قطعی اور ضروری بات کا انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مسلمان ہونے کیلئے دین کی تمام ضروری باتوں کو دل وجان سے ماننا لازمی ہے۔

❁ جو شخص مسلمان ہونے کا دعویدار ہو لیکن اسکا کوئی عقیدہ ونظریہ کتاب وسنت کے سراسر خلاف ہے، ایسے شخص کا دعوائے ایمان ہرگز جھوٹ ہے۔

❁ جس آدمی کے عقائد اس حد تک خراب ہوں کہ وہ کفر کی حد تک پہنچ جائیں۔ اور وہ اپنے ان عقائد پر قائم ہو اور انہیں درست جانے ایسا شخص ''فاسق معلن اعتقادی'' ہے اسکی اپنی بھی نماز اور دیگر اعمال برباد ہیں، دوسروں کی امامت کا تصور بھی غلط ہے۔

❁ وہ آدمی جس کے عقائد خراب ہوں لیکن کفر وشرک اور بدعت ضلالہ کی حد تک نہ پہنچے ہوں اسے ''فاسق غیر معلن اعتقادی'' کہتے ہیں۔ ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ادا کر لی تو دہرانا ضروری ہے۔ اگر ایسے آدمی کے علاوہ اور کوئی امام نہ ملے تو اکیلے نماز ادا کرنی چاہئے۔

جن لوگوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ان لوگوں کی مختصر فہرست تیار کر دی جائے کہ جن کی امامت میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے، اگر پڑھی جائے تو دہرانا ضروری ہے۔

❁ فاسق معلن عملی جو کھلم کھلا، اعلانیہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو۔

❁ داڑھی مونڈنے، مونڈانے والا اور حد مسنون ایک مشت سے کم کرنے والا۔

❁ سود لینے، دینے والا۔

❁ ائمہ اربعہ کی تقلید کا انکار کرنے والا، غیر مقلد۔

نوٹ! اگر کوئی تقلید کا انکار نہ کرے تو اس کے عقائد کا درست ہونا اولین شرط ہے، محض تقلید کا اعتراف کافی نہیں ہوگا مثلاً دیوبندی وغیرہ۔

❁ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے افضل جاننے والا۔ (تفضیلی، رافضی، شیعہ)

بن شعبہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت وحشی، حضرت ہندہ رضی اللہ عنہم یا کسی صحابی کا انکار، توہین اور بے قدری و بے ادبی کرنے والا۔ (تفسیقی، رافضی، خارجی)

- جس کی امامت سے مسلمان کسی معقول اور شرعی وجہ سے ناخوش ہوں۔
- نماز میں جو امور مکروہ و ناپسند ہیں ان کا خیال کئے بغیر نماز پڑھانے والا۔
- سنت مؤکدہ چھوڑنے والا۔
- سات اعضاء پر سجدہ نہ کرنے والا۔
- نماز میں قرآن کریم کی قرأت اس طرح کرنے والا کہ آیات قرآنی میں اتنا وقفہ ہو جس میں تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' بآسانی کہا جا سکے۔
- خلاف سنت قرأت لمبی کرنے والا کہ نمازیوں پر گراں گزرے۔
- سونے یا چاندی کا کوئی زیور یا خالص ریشم پہننے والا۔

نوٹ! چاندی کی ایک انگوٹھی، چین کے بغیر سونے کے بٹن اور چار انگل کی مقدار ریشم جائز ہے۔

- نصف بازو سے لباس کی آستین اونچی رکھنے والا۔
- سر کے درمیان سے اپنی دستار اور پگڑی کو کھلا رکھنے والا۔
- گلے میں چادر یا صافہ اور شال وغیرہ اس طرح رکھنے والا کہ دو طرفہ دونوں پلو لٹکتے ہوں۔
- شیروانی، اچکن، جبہ، کوٹ وغیرہ اس طرح پہنے کہ آستین میں ہاتھ اور بازو نہ ڈالے۔
- نماز میں منہ اور ناک ڈھکنے والا۔
- پاکی اور ناپاکی کا خیال نہ رکھنے والا۔
- بے حیائی کے کاموں میں دلچسپی لینے والا۔

- تارک نماز
- غیبت، تہمت، فحش گوئی اور بد کلامی کا مرتکب، والدین کا نافرمان۔
- غیر شرعی کام کرنے والوں کا حامی۔

نوٹ! نابینا اگر صفائی و پاکیزگی کا خیال رکھے تو اس کی امامت درست ہے، ورنہ نہیں۔ امامت کیلئے شادی شدہ اور سید ہونا شرط نہیں ہے۔ امام کا وجیہہ اور بارعب ہونا بہتر ہے لیکن اگر اس کی کمر رکوع کی حالت تک جھکی ہو، پوری ٹانگ کٹی ہو، ایک یا دونوں پاؤں صحیح حالت میں نہ ہوں یا کٹے ہوں، ایک بازو کہنی تک کٹا ہو، ایسے لوگوں کو امام نہ بنانا مناسب ہے، اگر معمولی عیب ہو تو حرج نہیں۔

امام کیسا ہونا چاہئے؟

کسی شخص کے امام بننے یا کسی کو امام بنانے کیلئے جن شرائط کا ہونا ضروری ہے ان میں سب سے اہم، بنیادی اور اولین شرط اسکا صحیح العقیدہ مسلمان ہونا ہے۔

قرآن و حدیث اور کتب فقہ میں مختلف الفاظ کیساتھ اس چیز کو بیان کیا گیا ہے۔ چند مقامات پیش نظر ہیں۔

قرآن کی روشنی میں

- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۔(البقرہ:۱۲۴)

میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بات کی وضاحت کی گئی ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا "اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا" میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں، تو انہوں نے عرض کیا "وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ" اور میری اولاد سے بھی امام بنانا۔

سے پاک ہونا چاہئے۔

اس فرمان کا واضح مفہوم یہی ہے کہ امام عادل، صحیح العقیدہ اور درست نظریات کا حامل شخص ہونا چاہئے، بدعقیدگی اور گستاخی ایک ظلم اور فسق ہے جو امامت کے لائق نہیں۔

❁ مزید ارشاد فرمایا:

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔ (البقرہ:۴۳)

اور رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کرو۔

اس کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

صلوا مع المصلین محمد واصحابه صلی الله تعالیٰ علیه و علیهم وسلم۔ (جلالین صفحہ ۹)

یعنی اور تم نمازیوں کیساتھ نماز پڑھا کرو اس سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

بات واضح ہے کہ جن کے ساتھ مل کر نماز باجماعت ادا کرنی ہے وہ پاکیزہ لوگ ہونے چاہییں یعنی ان کا تعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افکار و نظریات سے ہونا ضروری ہے۔ تو لازماً امام بھی ایسا ہونا چاہئے جو تعلیمات نبوی اور ان کا ادب بجا لانے والا ہو اور ایسے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق درست نظریات کا حامل ہو۔

احادیث واقوال کی روشنی میں:

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلو ائمتکم خیار کم۔

(سنن کبریٰ جلد ۳ صفحہ ۹۰)

❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں:

ان سر کم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم۔

(ابن عساکر صفحہ.....)

اگر تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے میں سے بہتر لوگوں کو امام بناؤ!

❁ علامہ ابوالعباس رملی شافعی لکھتے ہیں:

امام حاکم نے روایت کیا ہے، اگر تم کو یہ پسند ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو تم میں بہتر لوگ تمہاری امامت کریں۔ (نہایۃ المحتاج جلد۲صفحہ۱۷۹، بیروت)

❁ بعض روایات میں بدمذہب لوگوں کے متعلق وارد ہوا ہے:

لا تصلوا معهم ۔ (الشفاء جلد۲صفحہ۲۶۶)

ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

واضح بات ہے کہ اگر بدمذہبوں کے سات مل کر باجماعت نماز ادا کرنا ممنوع ہے تو انہیں امام بنانا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

❁ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت ہے کہ ''جس امام (کے عقیدہ) پر اعتماد ہو اور جو اہل سنت سے ہو اس کے پیچھے نماز ادا کریں''۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد۱صفحہ۲۰۷)

بدعتی اور بدمذہب کو امام بنانے کا حکم:

بے دین، بدمذہب، بدعتی، بدعقیدہ، گستاخ اور بے ادب شخص ''امامت'' کا قطعاً حقدار نہیں، اس لیے ایسے شخص کو امام بنانا سراسر گناہ، ناجائز اور حرام ہے۔

قرآن وحدیث اور کتب فقہ کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ چند دلائل ملاحظہ ہوں!

قرآن کی تعلیم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۔(البقرہ:۱۲۴)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بناؤں گا، لیکن تیری اولاد میں جو اس کے اہل ہوں گے وہ امامت کے لائق ہوں گے جبکہ ظالم، ناانصافی اور حد سے بڑھنے والوں سے میرا کوئی وعدہ نہیں یعنی ایسے لوگ امامت کے لائق نہیں ہیں۔

❁ علامہ قرطبی مالکی لکھتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے اس آیت کے تحت یہی فرمایا ہے کہ ظالم اور فاسق امامت کا اہل نہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن جلد۲ صفحہ ۱۰۹، مطبوعہ ایران)

❁ علامہ ابوبکر جصاص حنفی فرماتے ہیں: اس آیت **لاینال عھدی الظالمین** سے ثابت ہوتا ہے کہ فاسق کا نبی ہونا جائز نہیں اور نہ نبی کا خلیفہ ہونا جائز، نہ قاضی، نہ مفتی، نہ حدیث کی روایت کرنا، نہ کسی معاملہ میں شہادت دینا اور اس کیلئے ہر وہ منصب ناجائز ہے جس کی رو سے دوسروں پر اس کی کوئی چیز لازم ہو، اور یہ آیت اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ نماز کے لیے ائمہ نیک اور صالح ہونے چاہییں نہ کہ فاسق اور ظالم، کیونکہ اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امور دین میں امامت کے منصب کیلئے عادل اور صالح ہونا ضروری ہے۔ (احکام القرآن جلد۱ صفحہ ۶۹)

اور چونکہ بد مذہب ہونا، شعائر اسلام کی توہین، انکار ضروریات دین کا انکار بھی ظلم، فسق اور حد کو توڑنا ہے، لہٰذا ایسے بدعقیدہ اور بے دین لوگ امامت کے ہرگز ہرگز لائق نہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بے ادبی کرنا سراسر اللہ عزوجل اور

رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذاء اور تکلیف دینا ہے، اور ایسے لوگ امامت کے اہل نہیں بلکہ لعنت کے حقدار ہیں جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا

(الاحزاب، ۵۷)

یعنی بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو (توہین اور بے ادبی کر کے) تکلیف دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں لعنت فرمائی ہے۔ اور اللہ نے ان کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

معلوم ہوا کہ گستاخوں پر لعنت ہے، اور انہیں امام بنانا، ان کی تعظیم اور ان سے عقیدت و محبت ہے، جو کہ سراسر اسلام کے خلاف اور دین کے برعکس ہے۔

احادیث و آثار کی روشنی میں:

(۱) نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یؤم فاجر مؤمنا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

کوئی فاجر (کافر و بدعقیدہ شخص) کسی مومن کا امام نہ بنے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اجعلوا ائمتکم خیارکم۔ (سنن کبریٰ للبیہقی جلد ۳ صفحہ ۹۰)

جو لوگ تم میں بہترین ہوں انہیں اپنا امام بناؤ۔

چونکہ گستاخ اور بدمذہب بدترین ہوتے ہیں، لہذا وہ امامت کے قابل نہیں۔

(۳) حدیث نبوی ہے:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔

(کتاب الشریعہ للآجری صفحہ ۹۶۲، مشکوٰۃ صفحہ ۳۱)

جس نے کسی بدعتی (بدمذہب) کی توقیر (وتعظیم) کی اس نے اسلام کو ڈھا

دینے پر تعاون کیا۔

دیکھئے! بدعتی، بد مذہب کی تعظیم کرنا کس قدر برا اور گھناؤنا عمل ہے، اسے اسلام کی بنیادوں پر کلہاڑا چلانے پر تعاون کرنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور چونکہ بد مذہب کو مصلیٰ امامت پر لا کھڑا کرنا اس کی بہت زیادہ تعظیم ہے، جسے اسلام نے نہایت ہی ناپسند اور برا قرار دیا ہے، اس لئے بد مذہب کو امام بنانا غلط اور ناجائز ہے۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک (تقدیر کے منکر) بد مذہب کو سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔ (ترمذی جلد۲ صفحہ ۳۸، مشکوٰۃ صفحہ ۲۳)

(۵) آپ نے تقدیر کے متعلق غیر اسلامی عقیدہ رکھنے والوں کے بارے میں اعلان کیا:

فأخبرهم أني برئ منهم و انهم براء مني۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ.....)

انہیں بتادو کہ میں ان سے لاتعلق اور وہ مجھ سے الگ ہیں۔

معلوم ہوا کہ بد مذہبوں کو امام بنانا تو کجا ایسے لوگ اسلام اور کلام کے بھی حقدار نہیں۔

(۶) حدیث نبوی میں ہے:

لعن الله من أوى محدثا۔

(مسلم جلد۲ صفحہ ۱۶۰، مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۱۸، نسائی جلد۲ صفحہ ۲۰۰)

جس نے کسی بد مذہب کو پناہ دی اس پر خدا کی لعنت ہے۔

اب اندازہ کیجئے! کہ بد مذہب کو پناہ دینے والا لعنتی ہے تو اسے امام بنانے والا کون ہے؟

(۷) حضرت سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ان رجلا أمّ قوما فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم

ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلك ان یصلی لهم فمنعوه واخبروه بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلك لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم و حسبت انه قال انك اذیت اللہ ورسوله صلی اللہ علیہ وسلم ۔(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی کراهیة البزاق فی المسجد جلد۱صفحہ۶۹،موارد الظمآن صفحہ۲۰۳)

ایک شخص ایک قوم کا امام تھا تو اس نے قبلہ کی سمت تھوکا اور رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے تو آپ نے اس کے فارغ ہونے پر فرمایا کہ یہ شخص (آئندہ) تمہیں نماز نہ پڑھائے یعنی اسے امام نہ بنانا جب اس کے بعد دوبارہ اس نے اپنی قوم کو نماز پڑھانا چاہی تو انہوں نے اسے مصلئے امامت سے روک دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک کی خبر دی تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر (کر کے حقیقت دریافت کی) تو آپ نے فرمایا ہاں (میں نے روکا ہے) حضرت سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تو نے (قبلہ کی طرف تھوک کر) اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔

(۸) امام طبرانی نے ایسی ہی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے:

امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بالناس الظهر فتفل بالقبلة وهو یصلی بالناس فلما کان صلوة العصر ارسل الی آخر فاشفق الرجل الاول فجآء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ انزل فی شئ قال لا ولکنك تفلت بین یدیك و انت تؤم الناس فاذیت اللہ والملائكة۔(المعجم الکبیر بحوالہ مرقاۃ جلد۲صفحہ۲۲۵)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ظہر کی نماز پڑھانے کا حکم دیا اس نے نماز

کی حالت میں قبلہ کی طرف تھوک دیا جب نماز عصر کا وقت آیا تو آپ نے دوسرے شخص کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں نماز پڑھائے، تو پہلے آدمی کو دشوار گزرا وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا، (یا رسول اللہ!) کیا میرے متعلق کچھ نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن یہ ہے کہ تو نے اپنے سامنے تھوکا تھا جبکہ تو نماز پڑھا رہا تھا اور تو نے اس طرح اللہ اور فرشتوں کو اذیت دی تھی۔ (لہذا تو امامت کے لائق نہیں)

حضرت محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو درج کر کے لکھا ہے:

رواہ الطبرانی باسناد جید۔ (مرقاۃ جلد۲ صفحہ ۲۲۵)

اس کی اسناد جید ہے۔

یہ روایت عون المعبود جلد ا صفحہ ۱۰ا پر شمس الحق عظیم آبادی نے لکھی ہے۔

انصاف کیجئے! اگر کوئی شخص قبلہ کی طرف تھوکے تو وہ اللہ عزوجل ورسول ﷺ اور فرشتوں کو اذیت دینے کی وجہ سے امامت کے لائق نہیں تو مذکورہ فرقوں کے اکابر نے اس سے بھی بڑھ کر گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں، وہ کس طرح امام بن سکتے ہیں؟

ان روایات سے روز روشن کی طرح نمایاں اور واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ورسول اکرم ﷺ اور اللہ والوں کو تکلیف اور اذیت دینے والے امامت کے حقدار نہیں۔

قاسم بن محمد بن ابی بکر اور سالم بن عبداللہ بن عمر دونوں (تابعی) قدریہ فرقے والوں پر لعنت بھیجتے تھے۔ ملاحظہ ہو! (الشریعہ للآجری صفحہ ۲۲۳ برقم ۴۹۲)

ظاہر ہے لعنتی لوگ امامت کے بلند عہدہ کے ہرگز لائق نہیں۔

علمائے امت کے اقوال:

(۱) امام کمال بن ہمام نے لکھا ہے:

روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ ان

(فتح القدیر علی الهدایة جلد۱صفحہ۳۰۴مصر، کبیری صفحہ۴۸۰)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

(۲) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فقال لا یصلی خلفهم مثل الجهمية والمعتزله۔

(کتاب السنہ، لعبداللہ بن احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۰۳)

تو آپ نے فرمایا جہمیوں اور معتزلیوں کی طرح ان جیسے (بد مذہبوں) کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

(۳) ایسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے صالح بیان کرتے ہیں:

قلت من خاف أن يصلي خلف من لايعرف؟ قال: يصلي فان تبين له أنه صاحب بدعة أعاد۔ (مسائل صالح صفحہ ۱۱۹)

میں نے (اپنے والد امام احمد حنبل سے) عرض کیا جسے یہ اندیشہ ہو کہ اس نے ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھی ہے جسے (وہ عقیدہ کے لحاظ سے) جانتا ہی نہیں؟ تو آپ نے فرمایا وہ نماز پڑھ لے، پھر اگر اس پر واضح ہو جائے کہ وہ آدمی بدعتی ہے تو نماز کو دہرا لے۔

○ مزید فرمایا: لايصلى خلف القدرية والمعتزلة والجهمية۔

(کتاب السنہ برقم ۸۳۳، لعبداللہ بن احمد)

یعنی قدریہ، معتزلہ اور جہمیہ (گمراہ فرقوں) کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

(۴) امام یزید بن ہارون سے جب جہمیہ (بد مذہبوں) کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے پھر عرض کیا گیا کہ مرجیہ کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا:

انهم خبثاء۔ (کتاب السنۃ جلد اصفحہ ۱۲۲)

بے شک وہ خبیث لوگ ہیں۔

لہذا ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں۔

(۵) امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ نے جہمیہ کے متعلق فرمایا:

لایصلی خلفھم۔ (کتاب السنہ جلد اصفحہ ۱۱۵)

ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) محدث سلام بن مطیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

الجهمية كفار لا يصلى خلفهم -

(شرح السنہ للالکائی جلد ۲ صفحہ ۳۲۱، کتاب السنہ صفحہ ۹، مسائل احمد صفحہ ۲۶۸)

جہمی لوگ کفار ہیں، ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

(۷) ابن خویز منداد نے کہا ہے کہ ظالم نہ نبی ہوسکتا ہے، نہ خلیفہ، نہ حاکم، نہ مفتی نہ نماز کا امام اور نہ اس کی حدیث کی روایت قبول کی جائے گی، نہ احکام میں اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ (تفسیر الجامع لاحکام القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۰۹، ۱۰۸، ایران)

(۸) علامہ نووی شافعی فرماتے ہیں:

علماء کا اجماع ہے کہ کافر کی امامت منعقد نہیں ہوتی۔

(نووی بر مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۵

اور میں کہتا ہوں کہ توہین خداوندی، تنقیص رسالت، ضروریات دین کا انک اور شعائر اسلام کی بے حرمتی سراسر کفر، زندقہ اور ارتداد ہے، لہذا ایسی چیزوں کا ارتکا کرنے والے کی امامت بھی ہرگز منعقد نہیں ہوسکتی۔

علامہ نووی شافعی مزید لکھتے ہیں:

فاسق کی اقتداء میں نماز مکروہ ہے، اور جس کی بدعت (بدعقیدگی) کفر کی

تک نہیں پہنچی اس کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے اور جس کی بدعت (عقیدہ و نظریہ) حد کفر تک پہنچی ہے اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔

(روضۃ الطالبین جلد ۱ صفحہ ۴۵۹، بیروت)

(۹) علامہ مرداوی حنبلی لکھتے ہیں:

جوازروئے اعتقاد کے فاسق (گستاخ، بدمذہب، بدعقیدہ اور بے ادب) ہو اس کی اقتداء کسی حال میں جائز نہیں۔ اور مذہب مختار کے مطابق جو شخص فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھے اس کو دہرانا لازم ہے خواہ اس کو نماز کے وقت اس کے فسق (گستاخی اور بدعقیدگی) کا علم ہو یا بعد میں پتہ چلے، خواہ اسکا فسق ظاہر ہو یا نہ ہو، یہی صحیح مذہب ہے۔

(الانصاف جلد ۲ صفحہ ۲۵۳، بیروت)

(۱۰) علامہ قاضی خاں اوزجندی حنفی فرماتے ہیں:

جہمیہ، قدریہ اور غالی رافضی کے سوا باقی لوگوں کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز اور مکروہ ہے (مذکورہ فرقوں کے پیچھے نماز پڑھنا باطل ہیں)۔

(فتاویٰ قاضی خاں علی ھامش الھندیہ جلد ۱ صفحہ ۹۱)

یعنی بدعمل کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے جبکہ بدعقیدہ کے پیچھے باطل ہے۔

(۱۱) علامہ ابن ہمام حنفی فرماتے ہیں:

جہمیہ، قدریہ، غالی روافض، خلق قرآن کے قائلین، خطابیہ اور مشبھہ (جیسے بدعقیدہ اور بدمذہبوں) کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص ہمارے قبلہ والا ہو اور غلو (دینی اور اسلامی حدود کو توڑنے والا یعنی نئے نئے عقائد اور گستاخیاں گھڑنے والا نہ ہو) اور اس کی تکفیر نہ کی گئی ہو اس کے پیچھے نماز کراہت کیساتھ جائز ہے۔ البتہ عذاب قبر، شفاعت، رویت باری اور کراماً کاتبین کے منکروں کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ (فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۰۴، سکھر)

(۲) فاضل مذاہب فقہیہ علامہ وھبۃ الزحیلی شروط صحت امام کے متعلق رقم طراز ہیں: الاسلام، فلا تصح امامۃ الکافر بالاتفاق۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ جلد۲ صفحہ ۱۷۴، بیروت)

امامت کے صحیح ہونے کی پہلی شرط اسلام ہے تو کافر کی امامت بالاتفاق صحیح نہیں ہوتی۔

چنانچہ ضروریات دین کا اقرار ایمان اور کسی ایک چیز کا انکار کفر ہے۔ ایسے شعائر اسلام کی بے حرمتی، توہین الوہیت، گستاخی رسالت بھی کفر ہے۔ تو ایسے افعال کے مرتکب حضرات امامت کے کہاں لائق ہیں۔

(۳) علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں:

فاسق کی امامت کے مکروہ ہونے کی وجہ فقہاء نے یہ بتلائی ہے کہ وہ اپنے دینی کاموں میں لاپرواہی سے کام لیتا ہے اور یہ وجہ بھی ہے کہ فاسق کو امامت کیلئے آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہوگی جبکہ شرعی طور پر لوگوں پر واجب ہے کہ اس کی توہین کریں اور یہ بات مخفی نہ رہے کہ فاسق جب دوسروں سے زیادہ علم والا ہو تو بھی وجہ کراہت ختم نہ ہوگی، کیونکہ خطرہ ہے کہ وہ لوگوں کو بغیر طہارت کئے نماز پڑھا دیا کرے۔

فھو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال۔ (ردالمختار جلد۱ صفحہ ۴۱۴، کوئٹہ)

تو وہ بدمذہب کی طرح ہے، اس کی امامت ہر حال میں مکروہ ہے۔

معلوم ہوا کہ بدمذہب کی امامت ہر حال میں مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔

(۴) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ماأبالی صلیت خلف الجھمی والرافضی أم صلیت خلف الیھود و النصاری۔ (خلق افعال العباد صفحہ ۲۲)

یعنی میرے ہاں کوئی فرق نہیں ہے کہ میں جہمی اور رافضی کے پیچھے نماز پڑھوں

یا یہود و نصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھوں؟

مطلب یہ ہے کہ بد مذہبوں اور گستاخ لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی یہودی یا عیسائی کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں کے پیچھے نماز کو کوئی مسلمان درست نہیں کہتا اسی طرح بد مذہبوں، گستاخوں اور بے دینوں کے پیچھے بھی نماز کی حمایت نہیں ہو سکتی۔

(۱۵) امام ابو عبید القاسم بن سلام اور امام یحییٰ بن معین جیسے جلیل القدر ائمہ حدیث بھی اس موقف کے حامل تھے کہ بدعتی (بد مذہب) کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کو دہرانا چاہئے۔ (کتاب السنہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۰)

کیونکہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

(۱۶) امام زہیر بن البابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اذا تیقنت انه جهمی اعدت الصلوة خلفه الجمعة و غیرها۔

(کتاب السنہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۹)

یعنی جب تجھے یقین ہو جائے کہ فلاں (امام) بدعتی ہے تو اس کے پیچھے جمعہ اور دوسری پڑھی ہوئی نمازوں کو دوبارہ پڑھ لے۔

(۱۷) امام اسماعیل بن محمد اصبہانی نے فرمایا ہے:

اصحاب الحدیث لا یرون الصلوۃ خلف اهل البدع لئلا یراه العامة فیفسدون بذلك۔

(الحجة فی بیان المحجة و شرح عقیدة اهل السنه جلد ۲ صفحہ ۵۰۸)

یعنی محدثین عظام بدعتیوں (بد مذہبوں) کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے تھے، تا کہ عوام الناس اسے دلیل بنا کر کہیں گمراہ نہ ہو جائیں۔

غنیۃ الطالبین (جو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب اور دیوبندیوں اور

غیر مقلدوں کے ہاں معتبر ہے) میں لکھا ہے:

یکرہ تقدیم المبتدع ایضاً لا نہ فاسق من حیث الاعتقاد و ھو اشد من الفسق من حیث العمل۔ (الغنیۃ صفحہ.....)

بدعتی کو امام بنانا غلط ہے کیونکہ وہ عقیدہ کے اعتبار سے فاسق ہے اور یہ فسق عملی فسق سے زیادہ برا ہے۔

(۱۹) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لا تجوز خلف المبتدع۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۵)

بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

(۲۰) صغیری صفحہ ۲۷۰ پر ہے: فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی (حرام) ہے اور امام مالک کے نزدیک (بھی) جائز نہیں۔ اور امام احمد سے (بھی) ایسے ہی منقول ہے۔

و کذا المبتدع ... اسی طرح بدمذہب کو امام بنانا حرام ہے۔

(۲۱) فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت صفحہ ۵۱۹ پر ہے:

ان بدعتھم لما اشتدت الی ان وصلت قریبا الی الکفر اورثت شبھۃ فی ایمانھم فتمنع من الاقتداء بھم و حکم بفساد صلاۃ من اقتدی بھم۔

یعنی جب ان کی بدعت شدت اختیار کر جائے اور کفر کے قریب پہنچ جائے یا ان کے ایمان میں شبہہ پیدا ہو جائے تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے اور جو ان کی اقتداء کرے اس کی نماز فاسد ہونے کا حکم دیا جائیگا۔

واضح رہے مذکورہ بالا فرقوں (دیوبندیوں، غیر مقلدوں، مرزائیوں اور رافضیوں) کا یہی حکم ہے کہ ان کی بدعتیں، گمراہیاں اور بے راہرویاں حد کفر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کی امامت درست نہیں، اور ان کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز فاسد، باطل اور مردود ہے، اسے لوٹانا ضروری ہے۔

(۴۱) درمختار میں ہے:

وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها کقوله ان الله تعالیٰ جسم کالا جسام و انکاره صحبة الصدیق فلا یصح الاقتداء به اصلا۔

یعنی اگر دین کی کسی ضروری بات کا انکار کیا وہ کافر ہو جائے گا جیسے اللہ تعالیٰ کیلئے جسم تسلیم کرنا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا انکار کرنا۔

لہذا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنا ہرگز صحیح نہیں۔

(۴۲) شرح عقائد نسفی میں ہے:

فاسق اور بدمذہب کے پیچھے نماز کے مکروہ ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے، یہ کراہت اس وقت تک ہے جبکہ اسکا فسق حد کفر تک نہ پہنچا ہو

اما اذا ادی الیه فلا کلام فی عدم جواز الصلوٰة خلفه۔

(شرح عقائد صفحہ ۱۱۵)

اگر اسکا فسق حد کفر تک پہنچ چکا ہو تو اس کے پیچھے نماز کے ناجائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔

یعنی اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ بے ادب، گستاخ اور بدعقیدہ کے پیچھے نماز ادا کرنا ہرگز جائز نہیں۔

(۴۳) طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں ہے:

قیامت کو اٹھنے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور آپ کی صحابیت کے منکر، یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والے، شفاعت کے منکر یا اسی طرح کے وہ امور جن سے کفر لازم آتا ہے، اپنانے والے کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔

(۴۵) کبیری صفحہ ۴۷۶ میں ہے:

ویکره تقدیم المبتدع ایضا لانه فاسق من حیث الاعتقاد وهو اشد من

الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع والمراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف ما یعتقده اهل السنة والجماعة وانما یجوز الاقتداء به مع الکراهة اذا لم یکن ما یعتقده یؤدی الی الکفر عند اهل السنة واما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا۔

بدعتی کو امامت کیلئے آگے بڑھانا مکروہ ہے کیونکہ وہ عقیدہ کے لحاظ سے فاسق ہے۔ اور یہ فسق عملی سے سخت ہے کیونکہ فاسق عملی اپنے فاسق ہونے کا اعتراف کرتا ہے، اللہ سے ڈرتا ہے اور استغفار کرتا ہے برخلاف بدعتی کے، بدعتی سے مراد وہ شخص ہے جو اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتا ہو، اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ نماز ہوگی بشرطیکہ اس کا عقیدہ ایسا نہ ہو جو کفر کی طرف لے جا رہا ہو اور اگر اس کا عقیدہ مؤدی الی الکفر ہو تو اہل سنت و جماعت کے نزدیک اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔

اسی میں ہے:

وفیه اشارة الی انهم لو قدموا فاسقا یأثمون بناء علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم لعدم اعتنائه بامور دینه و تساهله فی الاتیان بلوازمه۔

اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اگر لوگوں نے فاسق کو آگے کر دیا تو گنہگار ہوں گے۔ اس کی بنیاد یہ ہے کہ فاسق کو آگے کرنا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ وہ دینی معاملات کو اہمیت نہیں دیتا، اور مذہبی تقاضوں کو پورا کرنے میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

(۳) امام ذہبی نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی تھی:

لا تصلی الا خلف من تثق به و تعلم انه من اهل السنة۔ هذا ثابت عن سفیان۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷)

تم نماز صرف اس آدمی کے پیچھے پڑھو جس پر تجھے یقین اور اعتماد ہے اور

تیرے علم میں ہو کہ وہ اہل سنت سے ہے...... یہ قول حضرت سفیان سے ثابت ہے۔

معلوم ہوا اہل سنت ہی امامت کے حقدار ہیں، ان کے علاوہ جتنے بھی باطل، بد مذہب اور بد عقیدہ فرقے ہیں ان کے پیچھے نماز ادا کرنا قطعاً جائز نہیں۔

(۲۷) امام ابوالقاسم عمر بن حسین حنبلی فرماتے ہیں:

ومن صلی خلف من یعلن ببدعة او بسکر اعاد۔ (مختصر الخرقی صفحہ ۳۱)

اور جو آدمی علی الاعلان بدعت (بد مذہبی) کا ارتکاب کرے یا کھلے بندوں نشہ کرے، جس نے اس کے پیچھے نماز پڑھی ہو وہ نماز لوٹائے۔

(۲۸) امام لیث بن سعد المصری نے فرمایا: تقدیر کے منکر (بد مذہب) کی نہ بیمار پرسی کی جائے اور نہ اس کے جنازے میں شمولیت کی جائے۔

(الشریعۃ للآجری صفحہ ۲۲۷ برقم ۵۰۹)

جن لوگوں کی نہ بیمار پرسی ہے اور نہ جنازے میں شمولیت، ایسے لوگوں کی امامت کا بھی کوئی جواز نہیں۔

(۲۹) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ نظریہ تھا کہ تقدیر کے منکر کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔ (کتاب السنہ للخلال برقم ۹۴۸)

(۳۰) ابن ہانی سے روایت ہے کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے، انہوں نے جواب دیا: اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے، ایسے شخص کی کوئی عزت نہیں۔

(سوالات ابن ہانی ۲۹۶)

(۳۱) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی اور خال المؤمنین نہ ماننے والے کے متعلق آپ نے فرمایا:

یہ بڑا ردی قول ہے، ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کرنا چاہئے، ان کے پاس نہیں

بیٹھنا چاہئے۔(کتاب السنہ للخلال صفحہ ۶۵۹)

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرنے والا بائیکاٹ کے لائق ہے اور ایسے شخص کو امام بنانا درست نہیں تو انبیاء کرام علیہم السلام کی تنقیص کرنے والے لوگوں کا بھی بائیکاٹ کرنا چاہئے، وہ بھی امامت کے لائق نہیں۔

صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ کی تحقیق وتوضیح

عام طور پر عوام الناس کو بہکانے یا لاعلمی اور ناواقفیت کی وجہ سے روایت "صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ" پیش کرکے کہہ دیا جاتا ہے کہ دیکھئے! جب حدیث نبوی میں ہر اچھے اور برے کے پیچھے نماز پڑھنے کا نہ صرف جواز بلکہ حکم موجود ہے، تو امام کوئی بھی ہو، اسکا عقیدہ ونظریہ کیسا ہی ہو، ہمیں اس سے کیا غرض، ہم نے تو محض اس کے پیچھے کھڑے ہو کہ نماز ہی ادا کرنی ہے ناں! تو اس میں کیا حرج ہے، ہماری نماز تو درست ہونی چاہئے!

جبکہ یہ سراسر دھوکہ اور مغالطہ آفرینی ہے، ورنہ حدیث مذکور اول تو صحیح سند سے مروی نہیں ہے۔ اس کے تمام طرق میں ضعف موجود ہے، اور امامت جیسے عظیم الشان اور اہم مسئلہ کے ثبوت کے لئے کافی نہیں، کیونکہ احکام میں ضعاف معتبر نہیں۔

دوسرے اگر اسے تعدد طرق سے مروی ہونے پر "حسن لغیرہ" تسلیم بھی کرلیا جائے (کیونکہ تعدد طرق سے ضعف اٹھ جاتا ہے بشرطیکہ اور کوئی علت قادحہ نہ ہو) تو یہ حدیث بد مذہب، گستاخ، بدعقیدہ اور باطل نظریات کے حامل افراد کیلئے ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ یہاں "فاجر" بمعنیٰ "گنہگار" ہے بدعقیدہ وبدمذہب نہیں۔

تو معنیٰ یہ ہوگا کہ ہر اچھے عمل والے اور برے عمل والے کے پیچھے نماز (عذر کی حالت میں) پڑھ لو!

اب ہم ان تینوں امور کو قدرے وضاحت سے پیش کرتے ہیں۔

حدیث مذکور کی تحقیق

(۱) حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے:

حدیث "صلوا خلف کل بر و فاجر" اسے دارقطنی نے مکحول کے طریقہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، آپ نے اسے مرفوع بیان کیا ہے، اور یہ الفاظ زیادہ ہیں "وصلوا علی کل بر وفاجر و جاهدوا مع کل بر و فاجر" یعنی ہر اچھے اور برے کے پیچھے نماز پڑھو، اور ہر اچھے اور برے کی نماز پڑھو اور ہر اچھے اور برے کے ساتھ جہاد کرو۔

اور دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ مکحول نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(۲) یہی روایت ابوداؤد کے ہاں ان الفاظ سے ہے:

الجهاد واجب مع کل امیر برا کان او فاجرا والصلوة واجبة خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر۔

یعنی ہر امیر خواہ اچھا ہو یا برا اس کے ساتھ مل کر جہاد کرنا ضروری ہے اور ہر مسلمان خواہ اچھا ہو یا برا اور اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

(۳) دارقطنی کے ہاں اس روایت کی ایک موصول سند بھی ہے۔ لیکن اس میں عبداللہ بن محمد یحییٰ بن عروہ ہے اور وہ ضعیف ہے، اور الفاظ یہ ہیں:

سیلیکم بعدی البر والفاجر فاسمعوا واطیعوا وصلوا وراء هم۔

عنقریب تم میرے بعد اچھے اور برے لوگوں سے ملو گے، پس تم ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا۔

(۴) دریں باب حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، جسے انہوں نے

مرفوع ذکر کیا:

لا تکفروا اهل قبلتکم وان عملوا الکبائر وصلوا مع کل امام و جاهدوا مع کل امیر وصلوا علی کل میت من اهل القبلة۔

اپنے قبلہ والوں کی تکفیر نہ کرو، اگر چہ وہ کبیرہ گناہ کریں اور ہر امام کے پیچھے نماز پڑھو اور ہر امیر کی معیت میں جہاد کرو اور قبلہ کو ماننے والی ہر میت پر نماز پڑھو۔ اسے بن ماجہ نے اسناد واھیہ سے روایت کیا۔

(۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے:

صلوا علی من قال لااله الا الله وصلوا وراء من قال لااله الا الله۔

جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اس پر نماز جنازہ پڑھو اور لا الہ الا اللہ کہنے والے کے پیچھے نماز پڑھو۔ اسے دار قطنی نے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں کہا اسکی اسناد ضعیف ہے۔

(۶) دار قطنی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق واھی سے نقل کیا ہے، حضرت ابن مسعود نے اسے مرفوع روایت کیا:

ثلث من السنة الصلوة خلف کل امام لك صلوته و علیه اثمه۔

تین چیزیں سنت ہیں، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھنا، اس کی نماز تیرے لئے اور اسکا گناہ اسی پر پڑے گا۔

اسے دار قطنی نے ذکر کیا، جبکہ اس کی اسناد ساقط ہے۔

(۷) دار قطنی نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع ذکر کی ہے:

من اصل الدین الصلوة خلف کل برو فاجر۔

دین کی اصل سے ہے ہر اچھے اور برے کے پیچھے نماز ادا کرنا۔ اس کی اسناد واھی ہے۔

ابن شاہین نے کہا یہ روایت منکر ہے، اور اس پر عمل نہیں، اور ایسے ہی امام بیہقی نے کہا ہے، اور امام عقیلی نے بھی یونہی بیان کیا۔ اور امام احمد سے حدیث صلوا خلف کل برو فاجر کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا ہم نے! بسے ہی سنا ہے۔ اسے ابن جوزی نے ''العلل المتناھیہ'' میں ذکر کیا ہے۔

اور امام دار قطنی نے کہا ہے اس بارے میں کوئی روایت بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

۸ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع مروی ہے:

لا تکفروا احدا من اهل القبلة و صلوا خلف کل امام و جاهدوا مع کل امیر۔

اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہ کرو اور ہر امام کے پیچھے نماز پڑھو اور ہر امیر کیساتھ جہاد کرو۔

اس روایت کو عقیلی نے ذکر کیا اور اس کی اسناد ضعیف ہیں۔ (ماخوذاز الدرایه علی الهدایه جلد اول صفحه ۱۲۵، باب الامامة مکتبه رحمانیه لاهور)

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ حدیث "صلوا خلف کل برو فاجر "سند کے اعتبار سے ضعیف ہے، جس پر کسی اصولی مسئلہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔

گو یہ روایت مختلف طرق اور متعدد اسناد سے مروی ہے لیکن اس کی کوئی سند اور کوئی طریق بھی ضعف و علت سے خالی نہیں، بلکہ بعض تو منکر اور واھی بھی ہیں۔

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

اس (حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر) پر یہ اعتراض ہے کہ یہ حدیث مکحول سے مروی ہے اور ان کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ہمارے (احناف) کے نزدیک حدیث مرسل مقبول

ہوتی ہے۔اس پر دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے اور اس کی ہر سند میں ضعیف راوی ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ جو حدیث متعدد ضعیف طریقوں سے مروی ہو وہ محققین کے نزدیک درجہ ''حسن'' کو پہنچ جاتی ہے۔

(فتح القدیر جلد ا صفحہ ۳۰۵، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد مفسر قرآن، شارح بخاری و مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

مصنف یہ کہتا ہے کہ اس مسئلہ میں حدیث صحیح متصل بھی موجود ہے۔

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عدی بن خیار بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عثمان کے پاس اس وقت گئے جب باغیوں نے ان کا محاصرہ کیا ہوا تھا، عدی نے کہا آپ مسلمانوں کے امام ہیں، اور آپ پر وہ افتاد پڑی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، اب ہمیں فتنہ کرنے والا (باغی) امام نماز پڑھاتا ہے اور ہم اس میں گناہ سمجھتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز لوگوں کے اعمال میں سے اچھا عمل ہے، جب لوگ اچھا عمل کریں تو تم ان کے ساتھ اچھا کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے اجتناب کرو۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۹۶)

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ مذکور الصدر روایت متعدد اسناد سے مروی ہونے کی وجہ سے درجہ ''حسن'' پر فائز ہے۔

اور اس پر مستزاد یہ کہ دریں مسئلہ صحیح متصل روایت کے آجانے سے یہ بات مزید روشن ہوگئی کہ حدیث مذکور بالا باطل و مردود یا منکر و موضوع نہیں ہے۔

بلکہ تعدد طرق اور شاہد صحیح کی وجہ سے قوی اور مضبوط ہوگئی ہے۔

حدیث مذکور کا شرعی مفہوم

واضح رہے کہ حدیث مذکور سے یہ مراد لینا سراسر غلط اور قطعاً بے بنیاد ہے کہ ہر بد مذہب، بدعقیدہ اور گستاخ و بے ادب لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا بھی درست ہے۔

کیونکہ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ اور اقول صحابہ و اکابرین امت کی تصریحات گذر چکی ہیں کہ بد مذہب اور بدعقیدہ شخص کو امام بنانا سخت ناجائز بلکہ اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کو دہرانا واجب ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز ادا نہیں ہوتی۔

لہذا اس روایت کا واضح مفہوم اور شرعی مراد یہی ہے کہ اگر کوئی آدمی گنہگار اور عمل کے اعتبار سے فاسق و فاجر ہو تو صرف اس کے گناہ کی وجہ سے جماعت کو ترک کر دینے سے اس کے پیچھے نماز پڑھ لینا چاہئے، تاکہ جماعت کا ثواب مل جائے۔

یعنی وہ امام ہے تو مسلمان لیکن اس کے اعمال میں کمی، نقصان اور کج روی ہے تو اگر کسی وقت وہ امام بن گیا ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کر لینا جائز ہے نہ کہ بدعقیدہ و بد مذہب اور گستاخ کے پیچھے۔

ہمارے اس موقف کی تائید روایات سابقہ میں وارد کئی الفاظ وکلمات کر رہے ہیں۔

مثلاً روایت نمبر دو میں یہ الفاظ ہیں:

والصلوۃ واجبۃ خلف کل مسلم براکان او فاجر او ان عمل الکبائر۔

اور نماز واجب ہے ہر اس مسلمان کے پیچھے جو نیک ہو یا برا اگرچہ کبیرہ گناہ کرے۔

روایت نمبر چار میں ہے:

وصلوا وراء من قال لااله الا الله۔

اور نماز پڑھو (سچے دل سے) لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کے پیچھے۔

ان روایات میں مسلمان اور کلمہ طیبہ (سچے دل سے) پڑھنے والے کے الفاظ سے واضح ہے جو امام عقیدہ ونظریہ کے اعتبار سے درست اور اس کے عمل میں کمی ہو تو ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

اسکا مفہوم مخالف یہی ہے کہ جس آدمی کا عقیدہ ونظریہ ہی بگڑ جائے، اور اس کے اعمال کتنے ہی بہتر، اچھے اور اعلیٰ ہی کیوں نہ ہوں اس کو امام بنانا ناجائز غلط اور گناہ ہے۔

کیونکہ امامت بدعقیدہ لوگوں کا نہیں خوش عقیدہ افراد کا حق ہے۔

حدیث مذکور حالت عذر پر مبنی ہے

درحقیقت حدیث مذکور حالتِ عذر پر مبنی ہے، کہ اگر کوئی شخص بدکردار اور بے عمل ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا عذر کی حالت میں درست ہے، ورنہ نہیں۔

یعنی یا تو اس بدکردار آدمی سے خوف وخطرہ ہو، اسکی حکومت وسلطنت ہو یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا صاحب عمل آدمی نہ ملتا ہو۔ اس پر چند تصریحات ملاحظہ ہوں!

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يايها الناس۔۔۔ ولا يؤم فاجر مؤمنا الا ان يقهره بسلطان يخاف سيفه و سوطه۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران فرمایا کوئی فاسق (وفاجر) کسی مسلمان کی امامت نہ کرے۔ مگر یہ کہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کرے کہ اسے اس کی تلوار اور کوڑے کا ڈر ہو۔

فاجر کے پیچھے نماز پڑھ لے ورنہ نہیں۔

چونکہ متقی اور صالح لوگ ظالم، جابر، بدکردار اور بدعمل حکام کی اقتداء کو ہرگز پسند نہیں کر سکتے، اور اگر انکار کریں تو ظلم وستم کا نشانہ بنیں گے، ان سے اختلاف فتنہ و فساد کا باعث ہوگا، جو کہ قتل سے بھی سخت ہے، اور ایسے بادشاہوں کو بآسانی منصب امامت سے ہٹانا بھی ممکن نہیں، تو اس لئے شرعی طور پر یہی فیصلہ ہے کہ ایسے عملی فاسقوں کے پیچھے مجبوراً نماز ادا کر لی جائے اور بعد میں نماز کو دہرالیا جائے۔ کیونکہ فاسق معلن عملی کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی اور غیر معلن کی اقتداء میں مکروہ تنزیہی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

بعض فقہی عبارات کا صحیح مفہوم

بعض ناعاقبت اندیش اور بدخواہ لوگ کتب فقہ وتصوف کی کچھ عبارات ڈھونڈ کر یہ ڈھونڈورا پیٹتے ہیں کہ دیکھو جب ہمارے اکابر فقہاء وصوفیاء دوٹوک فیصلہ دے رہے ہیں کہ ہر "نیک وبد" کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے تو یہ مولوی لوگ بدمذہبوں، گستاخوں اور بےادبوں کے پیچھے نماز ادا کرنے سے کیوں روکتے ہیں؟

جواباً گذارش یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی بات قرآن وحدیث، اجماع امت اور اسلامی قواعد وضوابط کے مخالف ہو تو ہرگز معتبر نہیں، کہنے والا خواہ کتنا ہی صاحب علم وفضل ہو، اس کی لغزش اور خطا کو غلطی قرار دے کر ترک کر دیا جائیگا۔

نمبر دو: قانون یہ ہے کہ جب علماء اور صوفیہ کا اختلاف ہو تو علماء کے قول کو ترجیح ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مکتوبات شریفہ دفتر مکتوب نمبر... پر لکھا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہمارے علم میں آج تک کوئی ایسا فقیہہ، عالم، محدث، مفسر اور صوفی نہیں ہے جس نے شرعی حدود کو پھلانگتے ہوئے بدمذہبوں، گستاخوں، بے ادبوں اور بے دینوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دیا ہو...

ستم ظریفی ہے کہ انہوں نے ان کے کلام میں کتر بیونت اور ہاتھ کی صفائی دکھاتے ہوئے ایک جھوٹی بات ان کے ذمہ لگا دی، جس کا جواب وہ روز قیامت دیں گے۔

اصل چیز یہ ہے کہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہمارے اکابرین نے بھی صرف ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے جو بے ادب، گستاخ، مرتد اور بے دین نہیں بلکہ عملی اعتبار سے فاسق، ظالم، بے راہروی کا شکار اور گنہگار ہیں یعنی وہ عمل کے اعتبار سے برے ہیں نہ کہ عقیدہ کے لحاظ سے ہم اپنے موقف پر چند عبارات پیش کر رہے ہیں.... ملاحظہ ہو!

❁ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۰)

❁ علامہ سرخسی لکھتے ہیں:

فاسق کو امامت کیلئے مقدم کرنا جائز ہے اور مکروہ ہے...... ہماری دلیل مکحول کی حدیث ہے..... ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (المبسوط جلد ا صفحہ ۴۰)

❁ صاحب ہدایہ نے بھی اس حدیث سے فاسق کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز کہا۔ (ہدایہ اولین صفحہ ۱۲۲)

❁ حضرت ابوبکر محمد الکلابادی نے لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ کے ولی نماز ہر نیک و بد کے پیچھے پڑھتے ہیں، جمعہ اور جماعت اور عید ہر اس مسلمان کے پیچھے ادا کرتے ہیں جس میں عذر شرعی نہ ہو...... ہر امام کیساتھ جائز سمجھتے ہیں خواہ نیک ہو یا برا۔ (التعرف صفحہ ۵۶ باب ۱۸)

اب بتایئے! ان عبارات میں ڈھونڈے سے بھی بد مذہب، گستاخ اور بے ادب امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کے الفاظ ملتے ہیں؟۔

یہ عبارات بدعمل اور گنہگار مسلمان کے متعلق ہیں۔

دوسری بات یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اگر بعض عبارات سے عملی فاسق کے پیچھے نماز کو جائز کہا گیا ہے تو انہی عبارات میں مکروہ اور کراہت کے الفاظ بھی ہیں۔ اور علاوہ ازیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین حنفیہ کی وہ عبارات ان لوگوں کو دکھائی کیوں نہیں دیتیں جن میں عملی فاسق کی امامت کو بھی "مکروہ تحریمی" قرار دیا گیا ہے۔

چند حوالہ جات درج ذیل ہیں ملاحظہ ہو! مراقی الفلاح صفحہ ۱۸۱، حاشیہ مراقی الفلاح صفحہ ۱۸۱، غنیۃ المستملی صفحہ ۴۷۹، فتاوٰی بزازیہ علی ھامش الھندیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵، فتاوٰی تاتارخانیہ جلد ۱ صفحہ ۶۰۲، ۶۰۱، صغیری صفحہ ۲۷۰ وغیرہ۔

ہمارے نزدیک فاسق غیر معلن کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی اور فاسق معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔

امام ڈھال ہے

یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ بدمذہب اور خدا عزوجل ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توہین اور گستاخی کرنے والے کے تمام اعمال باطل ومردود ہیں، اسکا کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتا، تو جب اس کے اپنے اعمال مردود ہیں، تو اس کو امام بنانے والوں کے اعمال کیسے قبول ہوں گے، کیونکہ امام نمازیوں اور خدا کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ عوام الناس کا یہ فلسفہ غلط ہے کہ ہم نے نماز تو اپنی پڑھنی ہے، عبادت خدا کی ہے امام کی تو نہیں، بے شک نماز آپ پڑھ رہے ہیں خدا کی، عبادت خدا کی کر رہے ہیں، لیکن امام کو درمیان میں کھڑا کرنے کا کوئی مقصد تو ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ واسطہ ہے۔ اگر واسطہ درست ہوگا تو نماز درست ورنہ سب کیا دھرا اکارت وضائع جائیگا۔

(1) حدیث نبوی میں امام کا تعارف یوں کرایا گیا ہے۔

انما جعل الامام لیؤتم به۔

(بخاری جلد... صفحہ ۹۵، مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۱، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۸۹، مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

امام صرف اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

معلوم ہوا کہ امام کی اقتداء، اتباع اور پیروی کی جاتی ہے۔ اور اس کے پیچھے چلا جاتا ہے تو ظاہر ہے جو منصب اور جو مقام آگے چلنے والے کا ہوتا ہے وہی اس کے پیچھے چلنے والوں کا ہوتا ہے۔

لہذا اگر امام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے درست عقائد کی وجہ سے مقبول ہوگا تو مقتدی بھی مقبول اور اگر وہ اپنے گستاخانہ نظریات کی بناء پر بارگاہ خداوندی سے دھتکار دیا جائے گا تو نمازیوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔

۲ مزید فرمایا:

انما الامام جنة۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

یعنی امام ڈھال ہے۔

ڈھال سپر کو کہتے ہیں، جس کے ذریعہ آدمی محفوظ اور مأمون ہوتا ہے۔ یعنی امام کے ذریعہ سے امن اور درجۂ قبولیت ملتا ہے۔ بدمذہب اور بے دین لوگ خود امن ودرجۂ قبولیت میں نہیں ہوتے بلکہ ان کیلئے طرح طرح کی وعیدیں، سزائیں اور عذاب ہوں گے، تو جب امام پر امن نہیں تو اس کے نمازیوں کو امن اور حفاظت کیسے نصیب ہوگی؟

۳ مزید فرمایا:

الامام ضامن۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۸۴، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۹، مشکوۃ صفحہ ۶۵)

یعنی امام ضامن (نماز کا کفیل) ہے۔

ضامن، کسی چیز اور عمل کی ذمہ داری اور ضمانت وکفالت قبول کرنے والے کو کہتے ہیں، ضامن، کفالت ونگرانی کرنے والے کو بھی کہا جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ امام، نمازیوں کی نماز کا ذمہ دار، ضمانت قبول کرنے والا، ان

کا کفیل اور نگران ہوتا ہے۔

یہ شان صرف صحیح العقیدہ مسلمان امام کی ہو سکتی ہے، ورنہ بے ادب اور بد مذہب وگستاخ شخص کی ذمہ داری کا کوئی اعتبار ہی نہیں اور شرعی اعتبار سے اس کی ضمانت وکفالت قابل قبول ہی نہیں۔

تو ظاہر ہے کہ جب امام کی ضمانت کا ہی کوئی معیار نہیں تو اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا کیا اعتبار ہوگا؟

جب امام آپ کا ضامن ہی نہیں بن سکتا تو سوچیے! اس کے پیچھے ادا کی ہوئی نمازیں کہاں جائیں گی؟ ان کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟

بتائیے!... جسے شریعت نے ضامن نہیں مانا، آپ نے اسے ضامن مقرر کر کے اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کی، بارگاہ خداوندی میں اس عمل کا آپ کے پاس کیا جواب ہوگا؟

بے ادب اور گستاخ کے تمام اعمال باطل ومردود ہیں

سطور ذیل میں قرآن وحدیث اور اکابرین امت کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں! کہ بے ادب، بد مذہب اور گستاخ شخص کے تمام اعمال باطل، مردود اور برباد ہوتے ہیں۔

آیاتِ قرآنیہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۔

(الحجرات،۲)

آپ کے سامنے اونچی کلام کرو، جس طرح تم ایک دوسرے سے اونچی باتیں کرتے ہو، (ورنہ) تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔

یہاں دوٹوک الفاظ میں ایمانداروں سے خطاب ہے کہ اگر تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند کر کے یا آپ کے سامنے اونچی بات چیت کر کے آپ کی بے ادبی اور توہین کر ڈالی تو تمہارے سارے اعمال برباد ہوں گے، اور تمہیں خبر تک نہ ہوگی۔

واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

توہین رسالت کے ارتکاب سے نہ صرف سارے اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ آدمی کافر و بے ایمان ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۔ (التوبہ:٦٦)

(اے گستاخان رسول!) اب کوئی عذر نہ کرو، تم ایمان لانے کے بعد (توہین رسالت کر کے پھر) کافر ہو چکے ہو!

جب کوئی توہین رسالت کی وجہ سے کافر ہو جائے تو اس کے کفر نے تمام اعمال پر پانی پھیر دیا۔ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی نیک عمل باقی نہیں رہتا۔

یہی وجہ ہے کہ دور رسالت میں جن لوگوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا تھا، ان کے کلمہ گوئی، نماز، تعمیر مسجد جیسے تمام نیک اعمال کا رد کرتے ہوئے انہیں مومن بھی نہیں مانا گیا۔

فرمان خداوندی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔

(البقرہ:٨)

یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آخرت کے دن پر ایمان

لائے، وہ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ (بلکہ کافر ہیں)

اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ذات رسالت مآب علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کے متعلق ان لوگوں کے نظریات نہایت خطرناک اور گستاخانہ تھے، اس لئے وہ زبان سے خدا پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھنے کا ڈھنڈورا پیٹتے رہیں، توہین رسالت کی وجہ سے کچھ قبول نہیں ہے۔

بلکہ اس بات کو مزید پختہ کرتے ہوئے ان کے انجام کے متعلق فرمادیا:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۔(النساء:۱۴۵)

بے شک منافقین (بارگاہ رسالت میں توہین کرنے والے) جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

یعنی ان کے کسی نیک عمل نے انہیں فائدہ نہ دیا، بلکہ گستاخی رسالت اور توہین نبوت کی زدان پر یہ پڑی کہ وہ جہنم کے آخری طبقے میں ہوں گے۔

آیت کے آخر میں فرمایا:

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۔(النساء:۱۴۵)

اور تم ہرگز ان کیلئے کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

روز قیامت کسی کا کوئی مددگار اور پرسان حال نہ ہو، یہ حال صرف کافروں کا ہوگا۔تو واضح ہوگیا کہ گستاخان رسول کافر ہیں اور ان کے اعمال برباد، مردود اور باطل۔

ان کا حشر بھی کافروں کیساتھ ہوگا۔

فرمانِ الٰہی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۔(النساء:۱۴۰)

بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا جمع کرے گا۔

چونکہ منافقین بھی رسول اللہ ﷺ کی توہین، بے ادبی اور گستاخی کر کے ایمان

کے بعد کافر و مرتد ہو گئے تھے۔ اس لئے وہ کافروں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور ان کے اعمال ضائع و بے کار ہوں گے۔

مزید ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(البقرہ:۲۱۷)

اور جو لوگ تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیں، پھر وہ کفر کی حالت میں ہی مر جائیں تو ان کے اعمال برباد ہوں گے، دنیا و آخرت میں، اور وہی لوگ جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس آیت میں بھی ایمان والوں کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی آدمی تم میں مرتد ہو جائے تو اس کے اعمال برباد اور وہ جہنمی ہوگا، مرتد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی دین اسلام کا انکار کر دے، ضروریات دین سے منکر ہو جائے، خدا اور رسول یا شعائر اسلام کی توہین کر بیٹھے، ان تمام صورتوں میں مومن کہلانے والا مرتد اور بد مذہب قرار پاتا ہے۔ اور اس کے سارے اعمال اکارت جاتے ہیں اور اگر وہ بے توبہ ہی مر جائے تو حالت کفر میں مرے گا اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

مزید فرمایا:

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

(المائدہ:۵)

اور جس نے ایمان کا انکار کر دیا (یعنی مرتد ہو گیا) پس تحقیق اسکا سارا عمل باطل ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

یعنی جو شخص مسلمان ہو بعد میں کسی ضروری دینی امر کا انکار یا توہین کر کے مرتد ہو گیا، دین سے پھر گیا، تو اس کے اعمال اکارت و ضائع ہوں گے۔

احادیث نبویہ

① حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو نبی کی بارگاہ میں نازیبا الفاظ استعمال کرے وہ قتل کیا جائیگا۔
(الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۹۴، کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۱، مجمع الزوائد جلد ۶ صفحہ ۲۶۰)

② حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروری روایت میں ہے کہ تین امور کے علاوہ مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں، جان کے بدلے جان، شادی شدہ زنا کرے، تیسرا وہ آدمی جو دین کو چھوڑ دے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۶، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۵۰، مشکوٰۃ صفحہ ۲۹۹، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۶۸، نسائی جلد ۱ صفحہ ۱۶۵)

③ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ
جو شادی شدہ زنا کرے اور مسلمان ہونے کے بعد کفر کرے، اس کو قتل کرنا درست ہے۔
(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۵۰، نسائی جلد ۲ صفحہ ۱۶۵، مشکوٰۃ صفحہ ۳۰۱، ابن ماجہ صفحہ ۱۸۲)

دین سے پھرنا یا اسلام کے بعد کفر کرنا، ضروریات دین کے انکار سے بھی ہو سکتا ہے اور توہین خدا ورسول کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال بدمذہب ہو جانے سے اس کے اعمال ضائع اور وہ کافر ہو گیا، اسے قتل کرنا واجب ہے۔

④ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفاً ولا عدلاً يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اہل بدعت (بدمذہب) کی طرف سے نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، نہ فرض، وہ

اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکلتا ہے۔

(۵) ایسے ہی ضروریات دین (نماز، جمعہ وغیرہ) کا انکار کرنے والے کے متعلق فرمایا:

الا ولا صلوۃ له ولا زکوۃ له ولا حج له ولا صوم له ولا بر له حتی یتوب فمن تاب تاب الله علیه ــــ الحدیث۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

خبردار! اس کی نہ نماز ہے، نہ زکوٰہ، نہ حج ہے نہ روزہ، اور نہ ہی کوئی نیکی قبول ہے جب تک توبہ نہ کرلے ہاں جو توبہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول فرمائے گا۔

(۶) ایک روایت میں ہے:

ابی الله ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعته۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶)

اللہ تعالیٰ نے بدمذہب کے عمل کو قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے، جب تک وہ اپنی بدمذہبی کو چھوڑ نہ دے یعنی توبہ نہ کرلے۔

(۷) ایک حدیث پاک میں بدمذہبوں کے متعلق فرمایا:

وہ خوب عبادت کریں گے اور تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۳، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۵۵۷)

(۸) مزید فرمایا:

اس امت میں ایک جماعت نکلے گی ان کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو معمولی سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے، جو ان کے حلقوں سے آگے نہیں جایگا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۴، مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۴۱)

(۹) مزید فرمایا:

آخری زمانہ میں ایک گروہ ہوگا، نو عمر اور بے وقوف، حدیث رسول کی بات کریں گے، قرآن پڑھیں گے، لیکن ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے ایسے نکل باہر ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

(بخاری جلد۲ صفحہ۱۰۲۴، مسلم جلد۱ صفحہ۳۴۲، ابوداؤد جلد۲ صفحہ۳۰۰)

اس قسم کی متعدد روایات ہیں جنہیں راقم الحروف کی (زیر طبع) کتاب ''خارجیت کے مختلف روپ'' میں دیکھا جا سکتا ہے، ان سے واضح ہے کہ بدمذہب کے تمام نیک اعمال برباد ہیں اور وہ دین سے خارج ہے۔

(۱۰) مزید فرمایا:

من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد۔

(بخاری جلد۱ صفحہ۳۷۱، مسلم جلد۲ صفحہ۷۷، ابوداؤد جلد۲ صفحہ۲۷۹، ابن ماجہ صفحہ۳)

جس نے ہمارے دین میں وہ امور جاری کئے جنکا تعلق دین سے نہیں (بلکہ وہ بدمذہبی والے امور ہیں) تو وہ مردود ہے۔

(۱۱) مزید فرمایا:

المدینة حرم من عیر الی کذا فمن احدث فیها حدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا۔

(بخاری جلد۲ صفحہ۱۰۸۴، مسلم جلد۱ صفحہ۴۴۲، مشکوٰۃ صفحہ۲۳۸)

مدینہ منورہ عیر سے یہاں تک حرم ہے، پس جس نے اسمیں دین کے خلاف کام کیا (اور بدمذہب ہوگیا) اس پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے فرض اور نفل کو قبول نہیں فرمائے گا۔

(۱۲) اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(مسلم جلد۱ صفحہ۴۴۲)

اقوالِ اُمت:

صاحب تفسیر صاوی فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو کم مرتبہ والا جانا، پس وہ کافر اور دنیا وآخرت میں ملعون ہے۔ (حاشیہ جلالین صفحہ ۳۰۲)

علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں: حضور ﷺ کو اذیت دینا اور زبانِ طعن دراز کرنا کفر ہے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۳ صفحہ ۴۵۹)

امام ابن ہمام فرماتے ہیں:

جو بھی رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھے وہ مرتد ہو جاتا ہے۔

(فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۴۰۷)

خلاصۃ الکلام:

سطور بالا میں بیان کی گئی تفصیلات سے اظہر من الشمس ہو چکا ہے کہ کسی بھی بد مذہب، گستاخ، بے ادب اور ضروریات دین کے منکر کے پیچھے ہرگز نماز نہیں ہوتی۔

فتاوائے اہلسنت:

مذکورہ فرقوں کے متعلق ہمارے مفتیان کرام کی آراء اور فتوے بھی وہی ہیں جو ہم نے عرض کیا ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں!

۱۔ فتاویٰ عزیزی کامل صفحہ ۴۳۰ مترجم، شیعہ کی امامت کے متعلق

۲۔ فتاویٰ رضویہ از فاضل بریلوی، قدیم جلد ۳ صفحہ ۲۴۰ کراچی۔

○ النہی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید از فاضل بریلوی، غیر مقلدوں کو امام بنانے کا شدید رد۔

احکام شریعت؛ تمام فرق باطلہ کی امامت کی تردید۔

۳۔ بہار شریعت جلد اول تیسرا حصہ صفحہ ۲۱۰، مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت، تمام باطل

فرقوں کی امامت کارد۔

۴۔فتاویٰ اجملیہ جلد دوم صفحہ۱۹۲،۱۹۵،۲۱۶،۲۲۰، غیر مقلدوں، بد مذہبوں اور دیوبندیوں کی امامت کارد۔

۵۔ حبیب الفتاویٰ صفحہ ۲۴۷،۲۴۹،اہل بدعت کی امامت۔

۶۔ فتاویٰ فیض الرسول جلد اصفحہ ۳۰۹،دیوبندیوں کے رد میں

۷۔ فتاویٰ محدث اعظم صفحہ ۵۶،۶۵،دیوبندیوں،وہابیوں کے رد میں۔

۸۔ فتاویٰ نعیمیہ جلد اصفحہ۱۰۴دیوبندیوں کارد۔

۹۔ ماہنامہ اہلسنت ، غیر مقلد وہابی کی اقتداء میں نماز؟ صفحہ۳۴ جنوری۲۰۰۱ء، ازمفتی محمد اشرف القادری گجرات۔

۱۰۔ فتاویٰ ملک العلماء صفحہ۱۱۹،غیر مقلدین کے رد میں۔

۱۱۔ مسئلہ امامت ازمولانا کوکب اوکاڑوی،دیوبندیوں کے رد میں۔

۱۲۔ وقارالفتاویٰ جلد۲ صفحہ ۱۹۷،مفتی وقارالدین،نجدیوں کے رد میں۔

۱۳ فتاویٰ بریلی شریف صفحہ ۱۶۸،وہابیوں کے رد میں۔

۱۴ فتاویٰ امجدیہ جلد اصفحہ ۱۰۸،وہابیوں،غیر مقلدوں کے رد میں۔

۱۵۔ امام حرم اور ہم،ازعلامہ فیض احمد اویسی،حرمین کے نجدی اماموں کے متعلق۔

○ دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم،ازعلامہ فیض احمد اویسی۔

چونکہ مذکورہ بالا فرقوں (دیوبندی، غیر مقلد، شیعہ اور مرزائی) کے عقائد و نظریات قرآن وسنت کے خلاف اور شدید خطرناک بلکہ بعض تو صریح کفر وشرک اور توہین وتنقیص پر مبنی ہیں،اس لئے ایسے عقائد کے حامل امام کے پیچھے نماز ناجائز اور باطل ہے۔ مذکورہ فرقوں کے خطرناک اور گستاخانہ عقائد ہم سطور ذیل میں پیش کئے دیتے ہیں تاکہ ہرآدمی حقیقت کواپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔

لیهلك من هلك عن بینة ویحیی من حتی عن بینة

جو زندہ رہے وہ دلیل دیکھ کر زندہ رہے اور جو مرے وہ دلیل دیکھ کر مرے۔

میں خود غرض نہیں میرے آنسو پرکھ کے دیکھ
فکر چمن ہے مجھے غم آشیاں نہیں ہے

وہابیوں کے باطل عقائد

فرقۂ وہابیہ سے تعلق رکھنے والے مختلف افراد و مکاتب کے عقائد و افکار پیش کئے جاتے ہیں۔ تا کہ ہر شخص حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر حق و باطل کا فیصلہ کر سکے۔

مشترکہ عقائد:

چونکہ ابن تیمیہ، ابن قیم، محمد بن عبدالوہاب نجدی، ابن حزم، محمد اسماعیل دہلوی کی ذات پر دونوں فریق (غیر مقلد وہابی اور دیوبندی) متفق ہیں، جن کا گستاخ ہونا واضح ہے، اس لئے ان کے الگ الگ عقائد ونظریات پیش کرنے سے قبل ان کے مشترکہ عقائد کے چند نمونے ملاحظہ ہوں!

ذات خداوندی کے متعلق:

اسماعیل دہلوی نے ذات باری تعالیٰ کے متعلق درج ذیل عقائد بیان کئے ہیں انہیں ملخصاً ملاحظہ فرمائیں!:

۱۔ ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ (یک روزہ فارسی صفحہ ۱۷)
یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ خداتعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (معاذ اللہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان اور جہت وغیرہ سے پاک ماننا اصلی بدعتوں سے
(ایضاح الحق الصریح صفحہ ۳۵)

یعنی اللہ تعالیٰ کا مکان بھی ہے اور کوئی خاص جگہ بھی۔

۳۔ سو اللہ کے مکر سے ڈرا چاہئے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۶)

گویا ان کے نزدیک اللہ مکار ہے۔ (معاذ اللہ)

۴۔ اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰)

یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر وقت غیب کی باتوں کا علم نہیں ہوتا، ہاں جب چاہے وہ دریافت کر لیتا ہے، یعنی پوچھ لیتا ہے۔

۵۔ ابن قیم نے لکھا ہے:

میرا عقیدہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ عرش اور کرسی کے اوپر موجود ہے، اللہ نے دونوں قدم کرسی پر رکھے ہیں۔ (قصیدہ نونیہ صفحہ ۳۱)

۶۔ ابن تیمیہ اللہ تعالیٰ کی حرکات وسکنات کو اپنی حرکات وسکنات پر قیاس کرتا، اللہ تعالیٰ کیلئے جسم کا قائل اور کہتا کہ وہ عرش کے برابر ہے نہ بڑا نہ چھوٹا۔

(الدرر الکامنہ صفحہ ۱۵۴، ۱۵۵، لابن حجر عسقلانی)

۷۔ ابن حزم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنا بیٹا پیدا کر سکتا ہے۔

(الملل والنحل جلد ۲ صفحہ ۱۲۳، ۱۳۶)

رسالت کے متعلق:

۱۔ اسماعیل دہلوی نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ

''بے حواس ہو گئے''۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶)

۲۔ اس نے ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی (جسمیں انبیاء کرام اور اولیاء عظام بھی شامل ہیں) کو اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل کہا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۵)

۳۔ اور انبیاء واولیاء کا نام لے کر انہیں ایک ذرۂ ناچیز سے کمتر (حقیر ترین) قرار

دیا ہے۔(تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶)

گویا ان کے نزدیک اللہ کی بارگاہ میں چمار اور ذرہ ناچیز کی کوئی وقعت، قدر اور حیثیت ضرور ہے جبکہ انبیاء واولیاء ان سے بھی ذلیل ہیں۔(معاذ اللہ)

ظاہر ہے ایسی بات وہی کہہ سکتا ہے جو خود سب سے بڑھکر ذلیل ورسوا ہو۔

۴۔ دہلوی نے انبیاء کرام کو ''ناکارہ'' کہنے سے بھی کوئی عار محسوس نہیں کی۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۹)

۵۔ مزید کہا کہ اولیاء وانبیاء اور بھوت پری میں کچھ فرق نہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۸)

۶۔ اس نے یہ بھی ''گوہر افشانی'' کی ہے کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال آجانا اپنے گدھے اور بیل کی صورت میں غرق ہو جانے سے بھی برا ہے۔(صراط مستقیم صفحہ ۸۶)

۷۔ اس نے تمام بزرگوں، نبیوں، ولیوں حتیٰ کہ خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سمیت سب کو ''بڑا بھائی'' قرار دے کر کہا ہے کہ ان کی اتنی ہی تعظیم کرو جتنی ایک بڑے بھائی کی تعظیم کی جاتی ہے۔(تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰)

۸۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے انبیاء کرام کی قبروں کو ''بت'' قرار دیا ہے۔

(کتاب التوحید مترجم صفحہ ۱۰)

۹۔ اس نے لکھا ہے: انبیاء بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔

(کتاب التوحید مترجم صفحہ ۲۹)

یعنی ابھی تک کسی نبی کو بھی کلمہ کی فضیلت کا صحیح علم نہیں ہو سکا۔

۱۰۔ مزید کہا کہ حضور ﷺ اپنے نفع ونقصان کے بھی مالک نہیں۔

(کشف الشبہات صفحہ ۱۰)

۱۱۔ ابن تیمیہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی قبر سے آنے والی آوازیں، شیطان کی

چاہتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۱)

۱۲۔ مزید لکھا کہ نبی پاک ﷺ، بزرگ اولیاء کا انسانی شکلوں میں آ کر مدد کرنا اصل میں شیطان کا مدد کرنا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۴۱)

۱۳۔ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے رسول اللہ ﷺ کی بات کو شریعت سمجھنا شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۹)

۱۴۔ مزید لکھا کہ ہر نبی کا مقام اپنے دور میں گاؤں کے چودھری جیسا ہے۔
(تقویۃ الایمان صفحہ ۹۶)

دیوبندیوں کے باطل عقائد:

مشترکہ عقائد ملاحظہ کرنے کے بعد اب ان فرقوں کے الگ الگ عقائد و نظریات بھی ملاحظہ فرمالیں! اور اپنے ضمیر کا فیصلہ سننے کیلئے گوش برآواز رہیے!

ذات باری تعالیٰ کے متعلق:

۱۔ دیوبندی دھرم کے قطب، رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

(فتاوی رشیدیہ جلد ا صفحہ ۱۹، فتاوی رشیدیہ کامل مبوب صفحہ ۲۳۷، ۲۳۸)

یعنی اللہ تعالیٰ جب چاہے جھوٹ بول سکتا ہے۔

۲۔ اسی نظریہ بد کا اظہار محمود الحسن دیوبندی نے الجہد المقل جلد ا صفحہ ۴۴، ۸۳، جلد ۲ صفحہ ۴۰ پر بھی کیا ہے۔

۳۔ اشرفعلی تھانوی نے بوادر النوادر جلد ا صفحہ ۲۰۱ پر یہی لکھا ہے۔

۴۔ خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ صفحہ ۶،۲۷۸ پر بھی یہی کہا ہے۔

۵۔ الجہد المقل جلد ۲ صفحہ ۸۳ پر محمود الحسن نے زور دے کر کہا ہے کہ "جو برے کام

بندہ کر سکتا ہے ... خدا بھی کر سکتا ہے"

۶۔ تذکرۃ الخلیل صفحہ ۱۳۵، ۸۴ پر بھی اسی بدعقیدگی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

۷۔ انور شاہ کشمیری نے اللہ تعالیٰ کے علم کو چابی کی طرح قرار دیا کہ جب چاہے معلومات کا تالہ کھول کر علم حاصل کرے۔ (فیض الباری جلد ۱ صفحہ ۱۵۱)

جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت تمام امور کا علم حاصل نہیں ہوتا، لیکن وہ جب چاہے علم حاصل کر سکتا ہے۔

دیکھیے! دیوبندیوں کے ہاں علم خداوندی کے متعلق کیسا گھناؤنا تصور ہے۔

۸۔ ایسے ہی رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ حسین علی واں بھچروی نے دوٹوک لکھ مارا کہ انسان خود مختار ہے، اچھے کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے، بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔

(بلغۃ الحیران صفحہ ۱۵۶)

یہ عبارت بالکل واضح ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کو مخلوق کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں ہوتی کہ وہ کیا کرنے والے ہیں، جب انسان عمل کرتے ہیں تو وہ جان لیتا ہے کہ انہوں نے کیسا عمل کیا ہے، ورنہ اسے کچھ علم نہیں ہے۔ استغفر اللہ!

ذات رسالت کے متعلق:

دیوبندیوں کے حجۃ الاسلام محمد قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کا مفہوم بگاڑتے ہوئے نئے نبی کی آمد کا راستہ یوں ہموار کیا ہے کہ:

۱۔ ''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں''۔

(تحذیر الناس صفحہ ۴)

یعنی عام لوگوں کے نزدیک ختم نبوت کا یہ مطلب ہے کہ آپ ﷺ آخری

زمانہ میں تشریف لائے ہیں جبکہ سمجھدار لوگ (دیوبندیوں) کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔

❀ مزید لکھا ہے:

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا''۔ (صفحہ ۲۸)

یعنی خواہ آپ کے زمانے میں یا اس کے بعد قیامت تک کوئی بھی نبی آجائے تو ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

گویا مرزائیوں نے ایک نبی مانا تو وہ کافر ٹھہرے یہ نانوتوی صاحب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نبوت کا دروازہ چوپٹ کھول رہے ہیں، ان کے نزدیک ایک مرزا ہی کیا قیامت تک جتنے مرضی نبی بنتے رہیں، بن جائیں، کیونکہ اس طرح ان کے نزدیک ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ **لاحول ولا قوۃ**

۲۔ اسی نانوتوی جی کے پوتے قاری طیب دیوبندی جنہیں وابستگان دیوبند حکیم الاسلام کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں، وہ دوٹوک اپنا عقیدہ انکار ختم نبوت یوں بیان کرتے ہیں:

''ختم نبوت کا یہ معنٰی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے''۔
(خطبات حکیم الاسلام صفحہ ۵۰)

گویا جتنے لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ''نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے'' وہ سب دھوکہ باز ہیں اور دیوبندیوں کے نزدیک آج بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے، جس کا جی چاہے اس میں داخل ہو کر قسمت آزمائی کر سکتا ہے۔

۳۔ امین اوکاڑوی نے لکھا ہے: آپ نماز پڑھتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی اور ساتھ گدھی بھی دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔

(تجلیات صفدر جلد ۵ صفحہ ۴۸۸، غیر مقلدین کی غیر مستند نماز صفحہ ۱۹۶)

۴۔ احادیث صحیحہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ بعض اوقات سری نمازوں میں کوئی آیت جہر کیساتھ پڑھتے تھے، تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق وشوق کی حالت ہوتی تھی جس میں یہ جہر واقع ہو جاتا تھا اور جب کہ آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اس کو خبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے۔ (تقریر ترمذی صفحہ ۱۷)

توہین ہی توہین:

دیوبندی مذہب کے شیخ الہند محمود الحسن نے اپنے رشید احمد گنگوہی دیوبندی کو ''بانی اسلام (رسول اللہ ﷺ) کا ثانی'' قرار دیا ہے۔ (مرثیہ صفحہ ۵)

❁ محمود الحسن نے ایک مقام پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج دیا ہے کہ آپ نے تو صرف ایک کام کیا کہ مردوں کو زندہ کر دکھایا جبکہ ہمارے رشید احمد گنگوہی نے دو کام سر انجام دے کر آپ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا کہ اس نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہیں دیا۔ (معاذ اللہ)۔ ملاحظہ ہو لکھا ہے:

مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

(مرثیہ صفحہ ۲۳)

❁ صنادید دیوبند کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے خواب میں خود کو 'لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ" پڑھتے دیکھا، جب بیدار ہوا تو پھر درود یوں پڑھا" اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرفعلی' مرید نے یہ ماجرا تحریری طور پر اپنے ''پیر مغاں'' کی ''خدمت'' میں ارسال کیا۔ تو تھانوی جی نے اسے سرزنش کرنے کے بجائے یوں تھپکی دی کہ:

''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے''۔ (الامداد صفحہ ۳۴)

گویا جو متبع سنت (سنت کا پیروکار) ہو اسے ''رسول اللہ''، ''نبینا'' وغیرہ کہنا اسکا کلمہ پڑھتے ہوئے اور اس پر درود و سلام پڑھنا جائز ہے، توبہ و استغفار کی کوئی ضرورت نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! منصب نبوت کے تقدس کو کس طرح تارتار کردیا ہے؟

❁ قاسم نانوتوی نے کہا ہے کہ:

انبیاء اپنی امت میں صرف علوم میں ہی ممتاز ہوتے ہیں، جبکہ عمل میں بظاہر امتی کبھی برابر ہوجاتے ہیں بلکہ ان سے بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ ۵)

تنبیہہ: اس عبارت میں ''بظاہر'' اور ''عمل'' کے لفظ پر دیوبندی بڑا اودھم مچاتے ہیں، جبکہ یہ قیدیں محض اتفاقی ہیں، دیوبندی مذہب میں واقعۃً امتی علم اور عمل دونوں میں نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو!

❁ دیوبندیوں کے ''شیخ الاسلام'' حسین احمد مدنی نے لکھا ہے:

''پیغمبروں کو عمل کی وجہ سے فضیلت نہیں، عمل میں تو بعض امتی پیغمبر سے بڑھ جاتے ہیں''۔ (مدینہ بجنور ریکم جولائی ۱۹۵۸ء صفحہ ۳ کالم ۳ بحوالہ زلزلہ صفحہ ۴۹)

❁ اشرفعلی تھانوی نے مانا ہے کہ غیر نبی، نبی سے زیادہ علم والا ہوسکتا ہے۔

(افاضات یومیہ جلد ۶ صفحہ ۳۴۹)

❁ تھانوی نے کہا ہے کہ جیسا علم غیب رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے ایسا علم ہر، پاگل، بچے اور تمام جانوروں اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان صفحہ ۸)

❁ خلیل احمد انبیٹھوی کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کیلئے پوری کائنات کا علم ماننا ایمان ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ کیلئے ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

❁ قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا نبی کی شان کے خلاف نہیں، اور جو یہ کہتا ہے کہ انبیاء کرام تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں وہ غلط ہے۔

(تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۳،۲۵)

ہر کوئی رحمۃ للعالمین

دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کئی رحمۃ للعالمین گھڑ لیے ہیں، ملاحظہ ہو!

○ رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ رحمۃ للعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص صفت نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۴۵)

یعنی اب جسے چاہو رحمۃ للعالمین کہو، یہی وجہ ہے کہ

○ جب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا وصال ہوا تو گنگوہی جی نے انہیں رحمۃ للعالمین کہہ کر پکارا۔ اور بار بار کہا: ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین۔

(اشرف السوانح جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

○ اشرفعلی تھانوی کے مرید کا کہنا ہے کہ یہ لقب تھانوی پر بھی صادق آتا ہے۔

(اشرف السوانح جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

یعنی دیوبندیوں کے ہاں تھانوی بھی رحمۃ للعالمین ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق نظریات:

محمد حسین نیوی نے لکھا ہے: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے جنرل ضیاء الحق ہی بہتر رہا کہ جب بھی کوئی مہم پیش آتی تو سیدھا مکہ شریف جا پہنچتا۔ (مظلوم کربلا صفحہ ۱۰۰)

گنگوہی نے لکھا ہے: محرم میں ذکر شہادت حسنین رضی اللہ عنہما کرنا اگرچہ بروایات

❁ حسین علی واں بھچروی نے لکھا: کور کورانہ مرو در کربلا، اینفتی چوں حسین اندر بلا۔ (بلغۃ الحیران صفحہ ۳۹۹، دو جگہ پر)

کربلا میں اندھا دھند نہ چلا جا تا کہ تو حسین کی طرح بلا میں نہ گر پڑے۔ یعنی امام حسین کربلا میں بے سوچے سمجھے جسے پنجابی زبان میں ''انّے وا'' کہتے ہیں، گویا امام حسین کربلا میں یوں گئے تھے۔

❁ ابو یزید محمد دین بٹ لاہوری دیوبندی نے امام حسین کو باغی اور یزید کو امیر المومنین، سیدنا اور رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو رشید ابن رشید ٹائیٹل پیج وغیرہ۔ اس پر متعدد دیوبندیوں کی تقریظیں اور تصدیقیں ہیں مثلاً نور الحسن بخاری، عبدالستار تونسوی، مفتی شفیع، محمد علی کاندھلوی، قاضی شمس الدین، شمس الحق افغانی، خیر محمد، ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہ۔

❁ محمود الحسن نے رشید گنگوہی کو صدیق و فاروق قرار دے کر شیخین کریمین کی توہین کی ہے۔ (مرثیہ صفحہ ۱۲)

❁ رشید گنگوہی نے لکھا ہے صحابہ کرام کو کافر کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۷۶)

❁ اشرفعلی تھانوی نے فضل الرحمن دیوبندی کا بیان لکھا ہے کہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا ہم اچھے ہو گئے۔

(افاضات یومیہ جلد ۶ صفحہ ۳۷، قصص الاکابر صفحہ ۴۷، مجالس حکیم الامت صفحہ ۲۸۰، حسن العزیز جلد ۲ صفحہ ۷۷)

❁ محمد عیسیٰ منصوری نے عطاء اللہ بخاری کا قول لکھا کہ ''صحابہ کا قافلہ جا رہا تھا ان میں ایک فرد (انور شاہ کشمیری) پیچھے رہ گیا''۔ (مولانا سعید احمد خاں صفحہ ۲)

❁ سرفراز گکھڑوی نے لکھا ہے کہ محمد حسین نیلوی دیوبندی نے حضرات صحابہ کرام کی عدالت پر کلام کیا ہے۔ (تسکین الصدور صفحہ ۶۵)

❀ بانی تبلیغی جماعت الیاس صاحب کی نانی کہتی تھیں کہ مجھے تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے... تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔

(دینی دعوت صفحہ ۵۲،۱۰۱)

❀ عبدالشکور کاکوروی نے لکھا ہے جناب امیر (سیدنا علی) کی مجلس میں اعلانیہ فسق ہوتا تھا اور آپ اسکو مطلقا روا رکھتے تھے، روکنا اور منع کرنا تو درکنار آپ اسکو بیان کرنا فخر خیال کرتے تھے.... جناب امیر ان باتوں کو بہت ذوق وشوق سے دیکھتے تھے۔

(النجم، خلافت نمبر صفحہ ۲۱، ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء بحوالہ تحقیقات از علامہ شریف الحق امجدی)

❀ دیوبندیوں کے نزدیک سید احمد دیوبندی کو حضرت علی نے غسل دیا اور سیدہ فاطمہ نے خواب میں کپڑے پہنائے۔ (صراط مستقیم صفحہ ۳۱۵)

❀ زکریا سہارنپوری کے بقول سیدنا امام حسن کے ایمان کا اعتبار نہیں۔

(فضائل اعمال صفحہ ۱۷۵)

دیوبندی بقلم خود:

دیوبندی مسلک کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے دو ٹوک لکھا ہے:

''ہم...... گستاخ ہیں''۔ (افاضات یومیہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

❀ مزید لکھا ہے: میں بھی بیوقوف ہی سا ہوں۔

(افاضات یومیہ جلد ا صفحہ ۲۶۶، ملتان، جلد ا صفحہ ۲۴۰، تھانہ بھون)

❀ مزید لکھا: یہاں پر (تھانہ بھون میں) تو جو بہت ہی بے حیا ہوگا وہی ٹھہر سکتا ہے۔ (افاضات یومیہ جلد ۳ صفحہ ۱۱۸)

تھانہ بھون، اشرفعلی دیوبندی کا علاقہ ومسکن ہے، بتائیے! تھانوی صاحب کے اس فتوے سے :ہاں رہنے والے تمام دیوبندی اور خود تھانوی جی کیا ہوئے؟

بولتا ہی رہتا ہوں۔ (اور کوئی پرواہ نہیں کرتا خواہ خدا کی توہین ہو، انبیاء، اولیاء یا عام مسلمانوں کی)۔ (افاضات یومیہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۳، قصص الاکابر صفحہ ۳۰۱)

❀ مزید لکھا: ہمارے بزرگ ہم کو بگاڑ (گستاخ و بے ادب بنا) گئے۔

(افاضات یومیہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۵)

❀ مزید لکھا: (میں) بگاڑنے (گستاخ و بے ادب بنانے) کا ولی ہوں سنوارنے کا نہیں۔ (ارواح ثلاثہ صفحہ ۳۳۵)

❀ رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ دنیا میں اس سے زیادہ ذلیل و خوار کوئی ہستی نہیں ہے۔ (ارواح ثلاثہ صفحہ ۲۵۴)

❀ قاسم نانوتوی نے کہا ہے: میں بے حیا ہوں۔

(سوانح قاسمی جلد ۱ صفحہ ۲۹۹ قصص الاکابر صفحہ ۱۵۶)

❀ اپنے ارادۂ جھوٹ بولنے پر یوں گواہی دیتے ہیں کہ میں سخت نادم ہوا اور مجھ سے بخدا اس کے کچھ نہ بن پڑا کہ میں جھوٹ بولوں لہذا میں نے جھوٹ بولا (اور صریح جھوٹ میں نے اسی روز بولا تھا)''۔

(ارواح ثلاثہ صفحہ ۳۹۰، حکایت نمبر ۳۹۱، معارف الاکابر صفحہ ۲۵۹، ۲۶۰)

❀ دیوبندیوں کے مفتی رشید کو جب دو گدھوں نے دیکھ کر زور زور سے چیخنا شروع کیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

''یہ گدھے تو ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ تم بھی ہماری طرح گدھے ہی ہو، اس لیے کہ گدھا عموماً اس وقت رینگتا ہے جب اسے کوئی دوسرا گدھا نظر آتا ہے، لہذا اپنا محاسبہ اور توبہ واستغفار کر کے انسان بننے کی کوشش کریں''۔

(اللہ کے باغی مسلمان صفحہ ۹۰)

غیر مقلد نجدی وہابیوں کے عقائد:

ذات باری تعالیٰ کے متعلق

وہابیوں کے ''شیخ الاسلام'' ثناءاللہ امرتسری کے نزدیک:

''امکانِ کذب باری کفر نہیں ہے''۔ (شمع توحید صفحہ ۱۳)

یعنی یہ عقیدہ کفر نہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

❀ نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے

''اللہ جب آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے تو عرش اس سے خالی ہو جاتا ہے''۔

(ہدیۃ المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۰ دہلی)

یعنی بالکل بندوں کی طرح، جیسے وہ ایک جگہ سے منتقل ہو کر دوسری جگہ جائیں، تو پہلی جگہ خالی ہو جاتی ہے۔

❀ مزید لکھا ہے: جب وہ (اللہ) کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔ (تفسیر وحیدی صفحہ ۵۶)

گویا وہابیوں کے نزدیک اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کہنا غلط ہے، کیونکہ ان کے نزدیک کرسی بھی خدا کے برابر ہے، اور پھر وہ بندوں کی طرح کرسی پر بیٹھ بھی جاتا ہے، تو اب اسکا جسم کرسی میں سما گیا، اور پھر اتنا بوجھل ہے کہ کرسی بوجھ برداشت نہ کرنے کی وجہ سے چرچراُٹھتی ہے۔

❀ مزید کسر نکالتے ہوئے دوٹوک لکھ مارا۔

هو سبحانه ــــ شخص و مرء لا كالاشخاص والناس۔

(ہدیۃ المہدی صفحہ ۹)

اللہ تعالیٰ شخص اور مرد ہے عام شخصوں اور لوگوں کی طرح نہیں۔

یعنی ہے تو وہ شخص اور مرد، لیکن ذرا بندوں سے ہٹ کر، خاص قسم کا ہے۔

❁ وہابیوں کے امام عبداللہ غزنوی کے شاگرد قاضی عبدالاحد خانپوری نے اپنے سردار اہلحدیث (؟) ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

رب تعالیٰ اپنی مثل (دوسرا خدا) پیدا کرنے پر قادر ہے۔

(الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۲۳)

❁ وہابیوں کے امام عبدالستار دہلوی نے لکھا ہے:

''خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ وجہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ جلد ۲ صفحہ ۸۴)

گویا اب خدا کو حاضر و ناظر ماننا بھی باطل ہو گیا۔

❁ وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ اللہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی جلد ۱ صفحہ ۷)

اب دیکھیے ! کائنات میں کون کونسی بری صورتیں پائی جاتی ہیں، وہابی کہتے اللہ تعالیٰ ہر صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

❁ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ میاں بیوی کے تعلق کیلئے اللہ پر جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔ (مظالم روپڑی صفحہ ۵۳)

رسالت کے متعلق:

وہابیوں کے ''مجتہد العصر'' عبداللہ روپڑی نے یہ باور کرایا ہے کہ نبی پاک ﷺ قرض اتارنے کیلئے حرام مال بھی استعمال کر لیتے تھے۔ (بکراد یوی صفحہ ۳۱)

❁ فقیر اللہ مدراسی نے لکھا ہے کہ ثناء اللہ امرتسری کے قول (نسخ کا قائل ہونا مردار خوری ہے) سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی مردار کھانے والے تھے۔ (معاذ اللہ)

(تفسیر السلف صفحہ ۱۷)

❁ وہابیوں کے نزدیک کتے کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے۔(نزل الابرار جلد ا صفحہ ۵۰) جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول مبارک ناپاک ہے۔

(فتاوی اہلحدیث جلد ا صفحہ ۲۵۰، ۲۵۱، فتاویٰ سلفیہ.....)

❁ وہابیوں کے نزدیک ''محمد رسول اللہ'' کا وظیفہ جائز نہیں۔

(فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین دہلوی جلد ا صفحہ ۴۴۹)

❁ نواب نور الحسن نے لکھا ہے کہ:

پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی اسے مٹی کے برابر کرنا واجب ہے۔

(عرف الجادی صفحہ ۶۱)

❁ محمد جونا گڑھی نے لکھا ہے کہ: دین میں نبی کی رائے حجت نہیں۔

(طریق محمدی صفحہ ۵۷، ۵۹، ۶۱)

❁ وہابیوں کے نزدیک نبی کی بات دین نہیں (بے دینی ہے)۔

(اصلی اہلسنت صفحہ ۲۹ کراچی)

❁ رفیق خاں پسروی نے لکھا ہے کہ ''انسان چھوٹا ہو یا بڑا، نبی ہو یا ولی خاکی اور لوازمات زندگی سے ملوث ہے۔(اصلاح عقائد صفحہ ۱۵۴)

گویا انبیاء کرام علیہم السلام بھی عام بندوں کی طرح ''لوازمات زندگی'' سے ملوث ہیں، یعنی وہ معصوم نہیں ہوتے۔

❁ عنایت اللہ اثری نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی نہیں ہوئی تھی، بلکہ خواب کا واقعہ ہے۔(العطر البلیغ صفحہ ۴۱)

❁ نذیر حسین دہلوی کی مصدقہ کتاب ''رد تقلید'' صفحہ ۱۲ پر حسین خاں نے لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہوسکتی ہے۔

(بحوالہ الاصول الاربعہ)

چلو کام تمام ہوا، اب کسی نبی بلکہ خود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین کے متعلق بھی یہ یقین نہ رہا کہ آپ نے کماحقہٗ دین کی تبلیغ فرمائی ہے۔ خدا جانے کتنے ہی مقامات پر انہوں نے بھول چوک کا مظاہرہ کیا ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

❁ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ "ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو دھوکہ دیا"۔

(مودودیت اور احادیث نبویہ صفحہ ۶۲)

❁ عنایت اللہ اثری نے حضرت زکریا اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کو نامرد لکھا ہے۔ (عیون زمزم صفحہ ۱۶)

ختم نبوت پر ڈاکہ:

نواب وحید الزماں نے رامچندر، لچھمن، کشن جی، زراتشت، کنفسیوس، بدھا، جاپان، سقراط، فیثاغورس وغیرہ کو نبی بتایا اور لکھا کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے۔

(ہدیۃ المہدی صفحہ ۸۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق:

نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو محرف قرآن ثابت کرنے کیلئے لکھا ہے کہ "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ۔الآیۃ" والی آیت کو اصل جگہ سے بدل کر یہاں فٹ کر دیا تھا۔ (تفسیر وحیدی صفحہ ۵۴۹)

❁ امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے: بعض صحابہ فاسق تھے۔

(البنیان المرصوص صفحہ ۱۸۴)

❁ وحید الزماں نے بھی لکھا ہے کہ صحابہ میں کچھ فاسق بھی تھے جیسے ولید، معاویہ، عمرو، مغیرہ اور سمرہ۔ (نزل الابرار جلد ۳ صفحہ ۹۴)

❁ مزید لکھا ہے کہ ابوسفیان، معاویہ، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ، اور سمرہ بن

❁ ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام کو گالیاں دینے والے کے بارے میں اپنے قلم اور زبان کو روکتا ہوں۔ (فتاوی ثنائیہ جلد ا صفحہ ۱۹۰)

یعنی ان کے نزدیک وہ کسی بھی سخت جملے، سزا اور تعزیز کا حقدار نہیں، جبکہ دوسری جگہ شاہ ولی اللہ، شاہ رفیع الدین اور نواب صدیق کو صرف ''سخت ست'' کہنے والے کو دونوک ''فاسق'' لکھ کر قلم کو حرکت دی ہے ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ٦٨۔

اندازہ کیجئے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کس قدر ''محبت'' ہے کہ انہیں گالیاں دینے والوں کے خلاف غیرت کو جوش ہی نہیں آتا۔

❁ مزید لکھا ہے کہ:

صحابہ کرام کو سچا ماننا اسلام میں داخل نہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۱۹۰)

❁ وہابیوں کے نزدیک صحابہ کرام کا قول، فعل، فہم، رائے، استدلال، استنباط اور اجتہاد کا کوئی اعتبار نہیں، پوری امت میں سے کسی پر انہیں ماننا ضروری نہیں۔

انہی نظریات کا اظہار:

۱۔ نذیر حسین دہلوی نے فتاویٰ نذیریہ جلد ا صفحہ ۱۹٦، صفحہ ۳۴۰، جلد ا صفحہ ٦۲۲ پر۔

۲۔ نواب صدیق نے التاج المکلل صفحہ ۲۹٦، الروضۃ الندیہ جلد ا صفحہ ۲۵۴، بدور الاھلہ صفحہ ۱۳۹، دلیل الطالب صفحہ ٦۱۷ پر۔

۳۔ زبیر علیزئی اور اسکی پارٹی نے: الحدیث نمبر ۳۰ صفحہ ۴۴، ۱۴، نمبر ۲۷ صفحہ ۵۷، ۵٦ پر۔

۴۔ نواب نور الحسن بھوپالوی نے عرف الجادی صفحہ ۴۴، صفحہ ۴، صفحہ ۳۸، صفحہ ۸۰، صفحہ ۲۰۷، صفحہ ۱۰۱ پر۔

۵۔ عبدالرحمان مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی جلد ۲ صفحہ ۴۴ پر۔

صفحہ ۴۶، صفحہ ۴۲ پر۔

۷۔ عبدالمنان نور پوری نے ''مسئلہ رفع الیدین'' صفحہ ۱۴، صفحہ ۸۱، صفحہ ۸۴، صفحہ ۸۵، صفحہ ۸۶، صفحہ ۸۸، صفحہ ۸۹ پر کیا ہے۔

❀ وہابیوں کے نزدیک صحابہ کرام سنت کے مخالف اور دین سے ناواقف تھے چند حوالہ جات درج ذیل ہیں:

۱۔ صادق خلیل نے لکھا صحابہ کرام سنت نبوی سے ناواقف۔

(نماز تراویح صفحہ ۱۹)

۲۔ اسماعیل سلفی نے لکھا: ان (صحابہ) کا یہ فعل سنت صحیحہ کے خلاف ہے۔

(فتاویٰ سلفیہ صفحہ ۱۰۷)

۳۔ صفدر عثمانی نے صحابہ کرام کی دین سے ناواقفی ظاہر کی ہے۔

(احسن الابحاث صفحہ ۵۴)

۴۔ محمد جونا گڑھی نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دین کے موٹے موٹے مسائل میں غلطیاں کرتے رہے ہیں۔ (طریق محمدی صفحہ ۷۸)

اور لکھا ہے کہ: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خدا اور رسول کے فرمان کے خلاف نظر آئے۔ (طریق محمدی صفحہ ۱۹۱)

۵۔ نواب صدیق حسن نے لکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کی جماعت کا آغاز کر کے بری بدعت کا آغاز کیا تھا۔ (الانتقاد الرجیع صفحہ ۶۲)

۶۔ وہابی مفتی نے حضرت عثمان کے عمل کو گمراہی قرار دیا ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۵)

۷۔ زبیر علیزئی نے لکھا: عبداللہ بن عمر کا اجتہاد نبی کی سنت کے خلاف ہے۔

(الحدیث نمبر ۲۶ صفحہ ۵۶)

ان کے تفصیلی عقائد کیلئے ہماری زیرِ طبع کتاب ''خارجیت کے مختلف روپ'' ملاحظہ کیجئے۔

وہابی غیر مقلد بقلم خود:

وحید الزماں حیدر آبادی نے اپنے وہابیوں کا یوں تعارف کرایا ہے:

آئمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ (لغات الحدیث جلد۲ صفحہ۹۱)

❁ داؤد غزنوی نے دوٹوک کہا ہے کہ

دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہلحدیث آئمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں بلاوجہ نہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

(داؤد غزنوی صفحہ ۸۷)

❁ داؤد غزنوی نے یہ بھی مانا ہے کہ وہابی حضرات قرآن وسنت کو پس پشت ڈالنے والے اور یہودیوں جیسی حالت میں جانوروں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔

(داؤد غزنوی صفحہ ۳۰۰،۲۹۹)

❁ ابراہیم سیالکوٹی نے اپنی جماعت کے متعلق لکھا ہے: جماعتِ اہلحدیث کے گستاخ ہیرو۔ (حاشیہ سیرت المصطفٰے صفحہ ۱۴۴)

❁ عبد العزیز وہابی نے لکھا ہے: وہابیوں میں عقائد کی پختگی ختم۔ (فیصلہ مکہ صفحہ ۱)

❁ عبد المجید خادم سوہدروی نے اپنے متعلق فیصلہ ہی دے دیا کہ:

ہم نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں۔ (سیرت ثنائی صفحہ ۸)

ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

شیعہ (رافضیوں) کے عقائد:

شیعہ رافضیوں کے مختصراً عقائد باطلہ درج ذیل ہیں:

ذات باری تعالیٰ کے متعلق:

شیعوں کی معروف کتاب ''اصول کافی'' میں ہے:

اللہ تعالیٰ کو ''بدأ'' ہو جاتا ہے۔

(اصول کافی مترجم اردو جلد ۱ صفحہ ۱۶۲، ۱۶۵ کراچی)

''بدأ'' کا کیا مفہوم ہے؟ اس کی وضاحت بھی خود شیعی کتب سے ملاحظہ ہو!

محمد طیب موسوی شیعی نے لکھا ہے:

''بدأ'' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کا پہلے سے علم نہ ہو، پھر بعد میں اس کا علم ہو جائے۔ (حاشیہ بر تفسیر قمی جلد ۱ صفحہ ۳۹، ایران)

❁ شیعوں نے یہ حدیث بھی بنا رکھی ہے کہ:

بداء اسے ہوتا ہے جو چیزوں کے انجام سے ناواقف اور علم غیب سے جاہل ہو۔ (احتجاج طبرسی جلد ۱ صفحہ ۲۲، قدیم نجف)

ان عبارات کو ملا کر یہ نتیجہ صاف طور پر سامنے آ جاتا ہے کہ شیعہ کے نزدیک

۱۔ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کسی چیز کا قطعاً کوئی علم نہیں ہوتا۔

۲۔ جب چیزیں واقع ہوتی ہیں تو بعد میں علم آتا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ چیزوں کے انجام سے ناواقف ہے۔

۴۔ اور علم غیب سے بھی جاہل ہے۔ استغفر اللہ!

❁ مذہب شیعہ کے پیشوا ہشام بن حکم اور ہشام بن سالم کا کہنا ہے کہ

''اللہ تعالیٰ جسم بھی رکھتا ہے''۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۱۵، ۱۱۳، کراچی)

❁ اکابرین شیعہ نے لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا نچلا دھڑ ٹھوس ہے اور اوپر والا حصہ جوف دار ہے''۔

(اصول کافی جلد اصفحہ ۱۱۵،۱۱۴)

❁ بقول شیعہ ''اللہ تعالیٰ نے امام مہدی کے ۷۰ھ میں ظاہر ہونے کا اعلان کیا، جب ۶۱ھ میں امام حسین کو شہید کر دیا گیا تو اللہ بڑا غضبناک ہوا، اور اس نے ۱۴۰ھ میں امام مہدی کو ظاہر کرنے کا وعدہ کیا، پھر جب شیعوں نے تقیہ توڑ کر اپنے مذہبی اسرار کھول دیئے تو اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کی بھی خلاف ورزی کرتے ہوئے امام مہدی کا معاملہ مزید مؤخر بلکہ مبہم کر دیا''۔ (اصول کافی جلد اصفحہ ۳۶۸، ایران)

❁ شیعہ مذہب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ''رب الارض'' ہیں۔

(تفسیر القمی جلد ۲ صفحہ ۳۹۰)

❁ مزید لکھا ہے کہ حضرت علی نے ہی آدم علیہ السلام کے پیکر خاکی کو اپنے ہاتھ سے گوندھ کر تیار کیا تھا۔ (مقدمہ جلاء العیون مترجم جلد ۲ صفحہ ۲۵، لاہور)

اسلامی تعلیمات کے مطابق یہ کام خداوند قدوس نے اپنے دست قدرت سے انجام دیا تھا، جبکہ شیعہ حضرات اس کی نسبت حضرت علی کی طرف کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خدا مانتے ہیں۔

❁ انہوں نے صاف لکھ دیا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رب الانبیاء و الملائکہ یعنی نبیوں اور فرشتوں کے رب ہیں۔ (ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۴)

❁ بلکہ ان کے نزدیک ان کے امام ہی عرش و کرسی کے رب، وہی زمین و آسمان کے رب، وہی انبیاء و ملائکہ کے رب، وہی لوح و قلم کے رب، وہی شمس و قمر کے رب، وہی ائمہ ہی حجابے قدس و جلال و سرادق عظمت و کمال کے رب اور ائمہ ہی سب چیزوں کے رب ہیں۔ (مقدمہ جلاء العیون مترجم جلد ۲ صفحہ ۲۲)

❁ دور کیوں جائیں ''علی رب اور خدا'' کا نعرہ تو عام شیعوں کی زبان سے بھی سنا

گیا ہے۔

❁ اثنا عشری شیعہ امام کو ''الٰہ'' یعنی معبود مانتے ہیں: جیسا کہ قرآن مجید میں سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۲۹ یعنی ''ومن یقل منھم انی الہ من دونہ'' سے ان شیعہ نے ''الٰہ'' امام کو قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو! تفسیر القمی جلد ۲ صفحہ ۲۹، ۹۴، مطبوعہ ایران

قرآن مجید کے بارے میں:

ہم مسلمانوں کے پاس موجود قرآن کریم جو قرناً بعد قرنٍ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم نے دیا ہے شیعہ حضرات اسے ہرگز تسلیم نہیں کرتے، بلکہ انہوں نے لکھا ہے کہ

۱۔ موجودہ قرآن اصلی نہیں ہے، بلکہ اس میں کمی بیشی اور تحریف کر دی گئی ہے، اس میں صحابہ نے کفر کے ستون قائم کر دیئے ہیں۔

(احتجاج طبرسی صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۷، نجف)

۲۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ''حضرت فاطمہ کا مصحف مسلمانوں کے موجودہ قرآن سے تین گنا بڑا ہے، اور اس میں مسلمانوں کے موجودہ قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے''۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۷۲، کراچی، جلد ۱ صفحہ ۲۳۹، ایرانی)

اب واضح بات ہے کہ موجودہ قرآن مسلمانوں کا قرآن ہے شیعہ کا اس کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، جو ان کا قرآن ہے وہ ہم مسلمانوں کے قرآن سے بالکل مختلف ہے، اس میں اس قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے، لہذا شیعہ موجودہ قرآن کو قطعاً ترک کر دیں، اور اپنے اصلی قرآن کی تلاش کریں، جو انہیں قیامت تک نہیں مل پائے گا۔

۳۔ شیعوں نے لکھا ہے: حضرت علی کا مصحف اونٹ کی ران کے برابر موٹا اور ستر گز لمبا ہے۔ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۷۲، کراچی)

۴۔ شیعہ کا مذہب ہے کہ: وفات نبوی کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں

نماز کے سوا اس وقت چادر نہیں اوڑھوں گا، جب تک قرآن کو صحیح صورت میں جمع نہ کرلوں گا، چنانچہ آپ نے ایک ہفتے میں قرآن لکھ کر جمع کرلیا، اور اسے لے کر دربار خلافت میں آئے، وہاں حضرت ابوبکر، عمر اور دیگر صحابہ جمع تھے، حضرت علی نے ان سے کہا کہ یہ وہ مکمل قرآن ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا تھا، اسے لے لو اور جو کچھ اسمیں لکھا ہے اس کے مطابق عمل کرو، گمراہی سے محفوظ ہوگے، صحابہ کرام نے یہ قرآن دیکھا تو اسمیں واضح طور پر اپنی برائیاں لکھی ہوئی پائیں، اس پر صحابہ سخت ناراض ہوئے اور کہا کہ ہمیں تیرے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں، اسے مسترد کردیا، حضرت علی نے کہا اب اسے لے لو ورنہ اسے کبھی نہ دیکھ سکوگے، یہ کہہ کر وہ اس قرآن کو گھر لے گئے، پھر وہ نسل در نسل ائمہ اہل بیت کے پاس پردے میں محفوظ رہا، اور اب وہ قرآن شیعوں کے بارہویں امام مہدی کے پاس ہے۔ اور وہ قرآن کیساتھ ملک کی ایک "سُرَّ مَنْ رأى" نامی غار میں غائب ہیں وہ اسے قیامت کے قریب زمانہ رجعت میں لے کر نکلیں گے۔

(اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۳۱، کراچی، اختتام تفسیر قمی وغیرہ)

یہ ساری کہانی جھوٹ اور من گھڑت ہے، جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دشمنی میں گھڑی گئی ہے، یہ کہانی گھڑنے والے کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ اس سے شیعوں کی کس قدر فضیحت اور پسپائی ہوئی ہے کہ انہیں خداوند قدوس نے قرآن کریم کے انوار و برکات سے یکسر محروم رکھا گیا ہے، یہ سراسر بغض صحابہ رضی اللہ عنہم کا نتیجہ ہے کہ موجودہ قرآن کو شیعہ مانتے نہیں اور اپنے عقیدے کے مطابق اصلی قرآن سے ویسے ہی محروم کردیئے گئے ہیں۔

رسالت کے متعلق:

سیدنا آدم علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے شیعہ نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں حضرت علی، فاطمہ اور حسنین کی شان دیکھی، اور حسد کیا، اس کے نتیجہ میں آپ پر عتاب نازل ہوا اور آپ کو جنت سے نکال دیا گیا۔ (تفسیر عیاشی جلد ۱ صفحہ ۴۱)

❀ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بے ادبی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو آگ میں ڈالا گیا، حضرت یوسف علیہ السلام کو جو غلام بنا کر بیچا گیا، پھر کئی سال جیل میں رکھا گیا، حضرت ایوب علیہ السلام پر جو سخت بیماری اور آزمائش بھیجی گئی، حضرت یونس علیہ السلام کو جو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا گیا، الغرض اللہ کے جس جس نبی پر جو جو مصیبتیں اور آزمائشیں نازل ہوئیں وہ سب صرف اس وجہ سے تھیں کہ (معاذ اللہ) ان پیغمبروں نے حضرات علی، فاطمہ اور حسنین کی شان امامت پر حسد کیا اور ان کی شان میں بے ادبی کی، پھر جس وقت اس بے ادبی سے تائب ہو گئے تو آزمائش ختم کر دی گئی۔

(انوار نعمانیہ جلد ا صفحہ ۲۴)

گویا ان بے ادبوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اپنی مثل سمجھ کر انہیں حاسدین اور بے ادب لوگوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ (معاذ اللہ)

❀ مزید لکھا ہے:

امامت کا درجہ نبوت کے درجے سے افضل ہے۔

(انوار نعمانیہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۷)

❀ مزید کہا ہے:

ہر امام تمام پیغمبروں سے افضل اور مرتبے میں ساری خدائی سے بڑھ کر ہے۔

(گنجینۂ مطاعن صفحہ ۴، اعتقادیہ لصدوق صفحہ ۲۶۹)

سراسر نبوت کی توہین ہے، کیونکہ مخلوق میں نبوت و رسالت سے بڑا کوئی درجہ نہیں ہے۔

❀ شیعہ کا کہنا ہے کہ سیدنا جبریل نے حضرت علی کے پاس جانا تھا وہ بھول کر نبی کے پاس چلا گیا۔ (تذکرۃ الائمہ صفحہ ۶۴)

یہاں ایک طرف سیدنا جبریل امین کی توہین اور دوسری طرف حضرت علی کو

وحی کا حقدار یعنی رسول ٹھہرا کر رسالت کی شدید توہین کی گئی ہے، اور اسمیں خود حضرت علی کے مرتبہ کا انکار بھی ہے۔

❁ شیعوں کا مذہب ہے کہ قیامت کے قریب زمانہ رجعت میں جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ ننگے ہوں گے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ، تمام پیغمبروں اور ملائکہ کے ساتھ آکر ننگے امام مہدی کا استقبال کریں گے پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور ان کے سپاہی کی حیثیت سے انکی فوج میں بھرتی ہوں گے۔ معاذ اللہ۔
(حق الیقین صفحہ ۳۳۸، ۳۴۷)

ملاحظہ فرمائیں! کس قدر توہین ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ننگے آدمی کا استقبال کریں گے، تمام انبیاء اور فرشتے بھی ساتھ ہوں گے اور پھر بجائے اس کے کہ وہ شخص آپ کی بیعت کرے آپ اس کی بیعت کر کے اس کے سپاہی ہوں گے۔

❁ مزید لکھا ہے کہ سیدنا یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے زنا کا ارادہ کیا تھا۔ استغفر اللہ۔ (تفسیر قمی جلد ا صفحہ ۳۴۲، ایران)

❁ قرآن مجید میں آیت مبارکہ "لکل امة رسول" (ہر امت کیلئے ایک رسول) کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ نے لکھا ہے: اس آیت کریمہ میں حضرت علی اور انکی اولاد میں سے ہونیوالے اماموں کو رسول کہا گیا ہے لہذا ہر امام رسول ہے۔
(تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

❁ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فضیلتیں اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمائیں وہ ساری کی ساری بارہ اماموں کو بھی دی ہیں۔ (اصول کافی جلد ا صفحہ ۲۲۷، ۲۲۵، کراچی)

❁ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی کو وہ تمام فضائل وکمالات دیئے گئے جو سارے پیغمبروں کو دیئے گئے اور ان سے بڑھ کر حضرت علی کو ایسی فضیلتیں بھی ملیں جو ان سے پہلے کسی کو بھی نہیں ملیں۔ (ایضاً)۔ معاذ اللہ

اندازہ کیجئے! کس کس انداز میں نبوت ورسالت کی توہین کی جارہی ہے۔

❁ قرآن کریم میں "مثلا ما بعوضة فما فوقها" (مچھریا اس سے بڑے جانور کی مثال) کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ حضرات حضرت علی اور رسول کریم ﷺ کی یوں توہین کی ہے کہ اس آیت میں مچھر سے مراد حضرت علی اور اس سے بڑے جانور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (تفسیر قمی جلد ا صفحہ ۳۵، ایران)

❁ سینے پر ہاتھ رکھ کر مزید سنیئے! لکھا ہے:

جو چار بار متعہ (زنا) کرے اسکا درجہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کے برابر ہے۔
(تفسیر منہج الصادقین جلد ۲ صفحہ ۴۹۳، ایران)۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق:

شیعہ حضرات نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی دل کھول کر توہین کی ہے، کچھ نمونہ ''قرآن کے متعلق'' کے عنوان کے تحت گذرا ہے، مزید مختصر املاحظہ ہو!۔

❁ شیعہ مذہب میں: وفات نبوی کے بعد سلمان فارسی، ابو ذر غفاری اور مقداد رضی اللہ عنہم کے سوا تمام صحابہ بلکہ مشرق ومغرب والے مرتد ہو گئے تھے۔
(رجال الکشی صفحہ ۱۲ تا ۱۷، تفسیر قمی جلد ا صفحہ ۱۴۱، فروع کافی صفحہ ۲۹۶ کتاب الروضہ)

❁ ان کا مذہب ہے کہ: قرآن مجید میں فرعون اور ہامان سے مراد ابو بکر وعمر ہیں۔
(استغفر اللہ)۔ (حق الیقین صفحہ ۳۴۲، ۳۶۴)

❁ مزید لکھا ہے: ابو بکر وعمر ملعون (لعنتی) ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۶۱، ۳۶۲)

❁ ابو بکر وعمر کا فرجوان کو دوست مانے وہ بھی کافر ہے۔ (ایضاً صفحہ ۵۲۲)

❁ مزید لکھا ہے: تبرا کی تفصیل ہمارے عقیدہ کے مطابق یہ ہے کہ چار بتوں ابو بکر وعمر وعثمان ومعاویہ اور چار عورتوں عائشہ وحفصہ وہند وام الحکم اور ان کے تمام اشیاع و اتباع سے بیزاری کا ظہار کرے اور اعتراف کرے کہ یہ لوگ تمام خلق خدا میں سب

سے بدترین ہیں، اس تبرے کے بغیر خدا اور رسول وائمہ پر ایمان درست نہیں ہوتا۔

(حق الیقین صفحہ۵۱۹)

❁ مزید لکھا ہے: طلحہ زبیر، معاویہ، عمرو بن عاص وابوموسیٰ اشعری اور ان کے اشیاع سے بیزاری کا اظہار اور ان پر تبرا کرنا واجب ہے یہ سب جہنم کے کتے ہیں۔

(ایضاً صفحہ۵۶۱،۵۶۰)

❁ سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ پر لعنت کی ہے۔(احتجاج طبرسی جلد۱صفحہ۳۸۴)

❁ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان مرتد ہو گئے تھے۔(حیات القلوب جلد۲صفحہ۱۱۸)

❁ ان تینوں کو جہنم میں ڈالا جائیگا۔(حق الیقین صفحہ۲۷۲)۔معاذ اللہ، استغفر اللہ

اہلبیت کرام کے بارے میں:

شیعہ حضرات عام لوگوں کے سامنے اہلبیت کی محبت کا دعویٰ کرتے نہیں تھکتے، جبکہ اندرون خانہ وہ اہلبیت کو کیا سمجھتے ہیں، ان کے متعلق ان کے کیا نظریات ہیں چند ایک ملاحظہ ہوں!

❁ حضرت علی کو گالیاں دینا جائز ہے۔(اصول کافی جلد۲صفحہ۲۴۲ کراچی)

❁ دابۃ الارض (چوپایہ) حضرت علی ہوں گے۔(تفسیر قمی جلد۲صفحہ۸۱،۸۰)

❁ حضرت علی حق قائم کرنے میں ثابت قدم نہیں تھے۔

(فروع کافی جلد۵صفحہ۵۵۶)

❁ ائمہ اہلبیت گدھی کا دودھ پیتے اور اس سے بنی ہوئی غذا کھاتے۔

(فروع کافی جلد۶صفحہ۳۳۸)

❁ جو شخص ایک بار متعہ (زنا) کرے اسکا درجہ امام حسین کے برابر، جو دو بار کرے اسکا درجہ امام حسن کے برابر جو تین بار کرے اسکا درجہ حضرت علی کے برابر اور جو چار بار کرے اسکا درجہ رسول اللہ کے درجے کے برابر ہے۔(تفسیر منہج الصادقین جلد۲صفحہ۴۹۳)

- حضرت عبدالمطلب زنا کار تھے، انہوں نے زبیر کی لونڈی کو پکڑ کر اس سے زنا کیا جس سے حضرت عباس پیدا ہوئے۔ (فروع کافی ۲۶۰، کتاب الروضہ)
- حضرت عباس اور حضرت عقیل کمزور ایمان والے اور ذلیل انسان تھے۔

(کتاب الروضہ صفحہ ۹۲)
- حضرت عباس کی اولاد جنگلی درندوں کی اولاد ہے۔ (تفسیر قمی جلد ۲ صفحہ ۲۴۲)
- حضرت علی اللہ کا عذاب ہیں۔ (تفسیر قمی جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)
- شیعوں نے اما حسن کو نیزہ مارا اور آپ پر قاتلانہ حملہ کیا اور آپ کا خیمہ لوٹنے کی کوشش کی۔ (احتجاج طبرسی جلد ۲ صفحہ ۱۵۷، رجال الکشی صفحہ ۱۰۴)
- ائمہ اہلبیت تقیہ (جھوٹ بولا) کرتے تھے، اپنے شیعوں کو بھی صحیح مسئلہ نہیں بتاتے تھے، انہیں متضاد فتوے دیتے اور احکام خداوندی کے برخلاف حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتے تھے۔ (فروع کافی جلد ۶ صفحہ ۲۰۷)
- امام جعفر صادق بھی اسی طرح کرتے۔ (ایضاً جلد ۷ صفحہ ۸۶،۸۷)

شیعہ اہل بیت کے نزدیک:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے شیعوں کے لئے فرمایا: خدا تمہارے چہروں کو رسوا کرے اور تم بد بخت ہو۔ (نہج ابلاغہ صفحہ ۹۹، خطبہ نمبر ۶۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر معاویہ کے ایک غلام کے بدلے دس شیعے فروخت کرنے پر تیار تھے۔ فرماتے قسم خدا کی تمہارے ان افعال سے بے زار ہو کر میں اس کا بات کو دوست رکھتا ہوں کہ معاویہ مجھ سے اس طریقہ سے تمہارا معاوضہ کرے کہ فقط ایک مرد شامی میرے حوالے کردے اور مجھ سے دس افراد (شیعہ) لے لے۔

(نہج ابلاغہ صفحہ ۱۴۲، خطبہ نمبر ۶۷، احتجاج طبرسی جلد ۱ صفحہ ۴۱۲)

حضرت علی المرتضیٰ نے شیعوں سے جدائی اور خلفائے راشدین سے جا ملنے کی دعا کی۔(نہج البلاغہ صفحہ نمبر ۱۷۴ خطبہ نمبر ۱۱۶)

اتباع حق سے بھاگنے کے سبب حضرت علی المرتضیٰ اپنے شیعوں کو نافرمان گدوں سے تشبیہ دیتے۔(احتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۴۶۹)

حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا شیعو! تم مجھے کذاب سمجھتے ہو اس لیے میں اللہ سے تم سے جدائی کی دعا کرتا ہوں۔(احتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۴۱۲،۴۱۱)

حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا میری تمنا ہے کہ میرے اور شیعوں کے درمیان کوئی معرفت نہ ہو، انہوں نے میرا دل جلایا ہے۔(احتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۴۱۲)

شیعوں کی بدعہدی کے سبب حضرت علی نے دعا فرمائی اے اللہ! پانی میں نمک کی طرح ان کے دل پگلا دے۔(احتجاج طبرسی جلد ا صفحہ ۴۱۴)

حضرت امام حسن نے فرمایا خدا کی قسم میرے خیال میں امیر معاویہ ان لوگوں (شیعوں) سے میرے حق میں کہیں بہتر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو شیعان علی کہلاتے ہیں اور گمان کرتے ہیں، حالانکہ انہیں لوگوں نے مجھے قتل کرنا چاہا اور انہیں لوگوں نے میرا سامان لوٹا اور میرا مال چھین لیا۔(ناسخ التواریخ جلد ا صفحہ.....)

سفر کربلا میں حضرت مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر سن کر حضرت امام حسین نے فرمایا ہمیں ہمارے شیعوں نے رسوا کر دیا۔

(مقتل ابی مخنف صفحہ ۴۳، ارشاد شیخ مفید صفحہ ۲۲۳، ناسخ التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۴۳)

میدان کربلا میں حضرت امام حسین نے شیعوں کی بدعہدی کے سبب سے ان پر لعنت کی۔(جلاء العیون صفحہ ۵۵۶)

بازار کوفہ میں ماتم کرنے والے شیعوں کو سیدہ زینبؓ نے فرمایا تم ہمیشہ جہنم میں

رہو، تمہارا رونا پیٹنا کبھی بند نہ ہو، تم ہی ہمارے قاتل ہو۔ (جلاء العیون صفحہ ۴۲۴، احتجاج طبرسی جلد۲ صفحہ ۱۱۰، مناقب ابن شہر آشوب جلد۴ صفحہ ۱۱۵)

حضرت فاطمہ بنت حسین کا فرمان: اے ماتمیو! ہمارے قتل سے تمہارے دل شاد ہو گئے تمہارے چہروں پر خاک ہو۔

(جلاء العیون صفحہ ۴۲۵، احتجاج طبرسی جلد۲ صفحہ ۱۰۶)

سیدہ ام کلثوم نے بازار کوفہ میں فرمایا تمہارا برا ہو تمہارے منہ سیاہ ہو جائیں۔

(جلاء العیون صفحہ ۴۲۶، مقتل ابی مخنف صفحہ ۱۰۱)

امام رضا نے فرمایا ہمارے شیعوں میں ہزاروں میں ایک بھی مخلص نہیں اگر میں ان کا امتحان لوں تو سب مرتد ثابت ہوں۔ (حلیۃ المتقین صفحہ ۷)

امام باقر نے اپنے باپ کے راویوں پر (شیعوں) انکے جھوٹ کی وجہ سے لعنت کی۔ (رجال کشی صفحہ ۲۲۵)

قادیانیوں کے باطل نظریات:

مرزا غلام احمد قادیانی دجال نے ابتدا میں کئی روپ بدلے، مسلمانوں سے چکر بازی کرتے ہوئے اوّلاً اسلام کا بہت بڑا محافظ ہونے کا مدعی ہوا پھر دیکھتے ہی دیکھتے خود کو نبی بنا ڈالا، اور پھر توہین، تنقیص اور بے ادبی کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ چند مقامات درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ کی توہین:

میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور پھر یقین کر لیا کہ وہی ہوں..... سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ (کتاب البریہ صفحہ ۷۸، ۸۵، ۸۶، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۵، ۵۶۴)

○ مرزا کہتا ہے کہ مجھے خدا نے وحی بھیجی:

۱۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴، دافع البلاء صفحہ ۸)

۲۔ تو میرے نطفہ سے (پیدا ہوا) ہے۔

(انجام آتھم صفحہ ۵۵، اربعین جلد۲ صفحہ ۳۹، جلد۳ صفحہ ۴۱، تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳)

۳۔ تو میرے بیٹے کی جگہ ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶)

۴۔ میرے بیٹے سن!۔ (البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۴۹)

گویا پہلے خدا ہونے کا دعویٰ کیا اور اب اس کا بیٹا بن بیٹھا ہے۔ معاذ اللہ

○ اب خدا کا باپ ہونے کا یوں دعویٰ کرتا ہے:

(خدا نے کہا)..... (مرزا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں... گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵، ازالۂ اوہام جلد ۱ صفحہ ۶۹ کلاں)

○ بدبخت کا اس سے بھی جی نہ بھرا، یہاں تک کہ اس کے خلیفہ یار محمد قادیانی نے لکھ مارا:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت (مردانہ) قوت کا اظہار فرمایا۔ (اسلامی قربانی صفحہ ۳۴)

قرآن کی توہین:

مرزا کہتا ہے: قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۳۵)

○ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔

(اربعین جلد ۴ صفحہ ۱۹)

○ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا

ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نزول ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۰)

- کریم بخش......نے مجھے کہا کہ مجھے ایک بزرگ نے آپ (مرزا قادیانی) کے متعلق کہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی قرآن میں غلطیاں نکالے گا۔

(ازالۂ اوہام صفحہ ۷۰۸، ۷۰۹)

اسی لئے مرزا دجال نے قرآنی آیات میں تحریف بھی کی اور اور کئی آیات از خود گھڑ بھی لیں۔

مرزائی فتویٰ:

گذشتہ سطور میں واضح طور پر مرزا قادیانی دجال نے اپنے لئے وحی کا اعتراف کیا ہے، اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہ خود مرزے کا فتویٰ ہی نقل کر دیا جائے کہ قرآن کریم کے بعد کوئی وحی ماننے والا کون ہوتا ہے؟ ملاحظہ ہو! قادیانی خود لکھتا ہے:

''یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلۂ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے''۔(ایام الصلح صفحہ ۱۵۲)

مرزا قادیانی کی دونوں عبارات سے واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا آنا بتا کر:

- نہایت جرأت، دلیری اور گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔
- خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے جان بوجھ کر قرآن کی نصوص صریحہ کو چھوڑ دیا ہے۔

سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہوئے، آپ کے متعلق آیات اور احادیث کو مرزے نے اپنے اوپر چسپاں کیا ہے، وہ لکھتا ہے:

۱۔ محمد رسول الله ــــ میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ۴)

۲۔ خدا نے کہا لولاك لما خلقت الافلاك مرزا! اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان نہ بناتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ۹۹، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ۶۴۴)

۳۔ مجھے وحی آئی: یٰس انك لمن المرسلین۔ اے سید! تو رسولوں سے ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ۱۰۷)

۴۔ مجھے وحی آئی انا اعطیناك الکوثر: ہم نے تجھے کوثر عطا کر دیا۔

(ایضاً صفحہ۱۰۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ۲۸۲،۲۸۱)

۵۔ مجھے وحی آئی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا الخ: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (مرزا قادیانی) کو راتوں رات سیر کرائی۔ (ایضاً صفحہ۷۸)

۶۔ مجھے وحی آئی وما ارسلناك الا رحمة للعالمین: ہم نے تجھے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ (ایضاً صفحہ۸۲، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ۶۳۴)

○ مرزا کہتا ہے: خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ۱۰)

○ مرزا لکھتا ہے: تین ہزار معجزے ہمارے نبی سے ظہور میں آئے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ۶۴،۶۳)

اس کے بعد اپنے متعلق لکھتا ہے:

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں،..... اس نے میری تصدیق کیلئے بڑے

بڑے نشان ظاہر کیئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

یعنی رسول اللہ کے تین ہزار معجزے اور مرزا کے تین لاکھ۔ استغفر اللہ

- حضرت محمد کی پیشنگوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح بن مریم، دجال، دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج وغیرہ کی حقیقت آپ پر ظاہر نہ ہوئی۔

(ملخصاً ازالۂ اوھام جلد ا صفحہ ۲۸۲، ۲۸۱)

- نبی سے کئی غلطیاں ہوئیں، کئی الہام سمجھ نہ آئے۔(ازالۂ اوھام صفحہ ۳۶۳)
- میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰ کوئی شے نہیں۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۵۶)

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی، میں نے پوری کی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۵)

دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین:

مرزا لعین دیگر انبیاء کرام کی توہین میں بھی کسی طرح پیچھے نہیں رہا۔

- اس نے لکھا ہے: دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جسکا نام مجھے نہیں دیا گیا، میں آدم ہوں، میں نوح ہوں..... میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

(تتمۂ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲۱، حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۳ حاشیہ)

- آسمان سے (نبوت کے) کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)
- چار سو نبی نے پیشنگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔

(ملخصاً ازالۂ اوھام جلد ۲ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۷)

- خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔(تتمۂ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷)

○ خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزاروں نبیوں پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

○ میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو میرے ہاتھ سے جام پیئے گا وہ ہرگز نہیں مرے گا۔(ازالۂ اوھام جلد ۱ صفحہ ۲)

○ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔(دافع البلاء صفحہ ۲۰)

● قادیانی دجال نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو درج ذیل گندی گالیاں دی ہیں: شرابی، نادان اسرائیلی، شریر مکار، موٹی عقل والا، جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح، گالیاں دینے والا، بدزبان، جھوٹ بولنے والا، چور، علمی و عملی قویٰ میں کچے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے کچھ نہیں تھا۔ ملاحظہ ہو!

(ضمیمۂ انجام آتھم صفحہ ۴ تا ۷، کشتی نوح صفحہ ۳۷ حاشیہ)

یہ سب آئینہ میں اپنی صورت نظر آنے کے عین مطابق ہے۔

انکار ختم نبوت:

قادیانی دجال نے ختم نبوت کا بھی انکار کیا ہے، ملاحظہ ہو وہ لکھتا ہے:

○۔ میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا...... اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔ اسلئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳)

○۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا...... ملور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا...... وحی میں صرف میں اس کا مستحق ہوں۔(ایضاً صفحہ ۳۸۷)

○۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس

نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کیلئے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۷)

○۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے ہی ایک فرد مخصوص ہوں..... نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

○۔ اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی، اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸، حاشیہ)

○۔ خداتعالیٰ کی وحی بارش کیطرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا............ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

○۔ قادیان اس کے رسول کا تخت گاہ اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۴)

○۔ ختم نبوت ایک باطل عقیدہ اور شیطانی مذہب۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۴)

○۔ وحی میں میرے لیے نبی، رسول اور مرسل کے الفاظ ہیں، اسکا انکار صحیح نہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

○۔ نبوت کا دروازہ کھلا ہے، مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۲۲۸)

○۔ ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے کہ اسکی امت کا ایک فرد نبی ہوسکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے۔ (براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۴)

○۔ آوازیں بلند ہو گئیں اس پر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا: لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی.........یعنی نبی کی آواز پر اپنی آوازیں بلند مت کرو۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۳۰)۔

مرزائی فتویٰ:

اب یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ماننے اور اس کا دعویٰ کرنے والے کے متعلق خود مرزا قادیانی دجال کا ہی فتویٰ ملاحظہ ہو! تا کہ مرزا کی حقیقت سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو، مرزا لکھتا ہے:

○۔ مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

(مجموعۂ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۳۱،۲۳۰)

○۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، اسکا انکار اجماعی عقیدہ کا انکار ہے، ایسے شخص پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ (انجام آتھم صفحہ ۱۴۴)

○۔ ختم نبوت کا کمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے...... یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآنی کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۵۲)

ان عبارات کی روشنی میں مرزا کاذب، کافر، اجماعی عقیدہ کا منکر، لعنتی، شرارتی، جری، دلیر اور گستاخ ہے۔ ولا شك فیه

صحابہ واہلبیت وازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم کی توہین:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ واہلبیت اور ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہم) کی توہین کرتے ہوئے مرزا لعین کہتا ہے:

○۔ جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ سید المرسلین (حضرت محمد) کی جماعت صحابہ میں داخل ہوا۔ (خطبۂ الہامیہ صفحہ ۵۸)

○۔ بعض نادان صحابہ جن کو درایت سے کچھ حاصل نہ تھا۔
(ضمیمۂ نصرت الحق صفحہ ۱۲، ضمیمۂ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۵)

○۔ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۰، مزید دیکھئے! اعجاز احمدی صفحہ ۱۸، حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴)

○۔ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی (نجات دینے والا) ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے (دافع البلاء صفحہ ۱۷)

○۔ سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔ (درثمین صفحہ ۲۸۷، نزول المسیح صفحہ ۹۰)

○۔ اس عاجز کے خون کی بنی فاطمہ کے خون سے آمیزش ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۶۶)

○۔ ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی، جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے، پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے میرا سر اپنی ران مبارک پر رکھ لیا اور مجھے بڑے پیار اور چاہت سے دیکھنے لگیں۔
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۹، ۵۵۰، ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۱، تریاق القلوب صفحہ ۶۶)

○۔ قادیانیوں نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا:..... (ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کی) پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو، اب (مرزا کی) نئی خلافت لو، اور ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اسکو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔ (ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۰)

○۔ مزید لکھا ہے:

ابو بکر و عمر کیا تھے وہ حضرت مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔ (ماہنامہ المہدی لاہور فروری ۱۹۱۵ء، صفحہ ۵۷) ۔لعنۃ اللہ علی الظالمین۔

مرزا بقلم خود:

قادیانی دجال اپنے متعلق خود لکھتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین صفحہ ۱۱۵)

بتا رہا ہے کہ میں آدم زاد نہیں (یعنی بندے دا پتر ہی نہیں) بلکہ وہ چیز ہوں جس سے انسان نفرت اور عار محسوس کرتے ہیں۔

ایسے لوگوں کو امام بنانا تو کجا مسلمان ان کے چہروں پہ تھوکتے بھی نہیں۔

نجدی سعودیوں کی امامت کا حکم:

''سعودی عرب'' یہ نام علاقۂ نجد اور گردونواح سے اٹھ کر حجاز مقدس پر غاصبانہ بلکہ ظالمانہ قبضہ جما لینے کے بعد ان نجدیوں، وہابیوں، سعودیوں نے رکھا جو محمد بن عبدالوہاب نجدی اور محمد بن سعود (موجودہ سعودی حکمرانوں کے جد اعلیٰ) کی ذریت سے تھے، اسلامی نام پر اپنے آباء کی نسبت والا نام غالب کر دیا۔ کیونکہ وہ لوگ اسلامی تعلیمات کے بجائے اپنے اکابر کے خود ساختہ دین کو مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتے تھے، محمد بن عبدالوہاب نجدی مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کیلئے اپنے علاقہ عینیہ کے امیر عثمان بن احمد بن معمر کو ساتھ ملا کر اہل عینیہ کو قتل و غارت کے گھاٹ اتارا، وہاں سے نکل کر حریملاء پہنچا اور مسلمانوں کو مشرک قرار دینے لگا، جب وہاں سے نکالا گیا تو درعیہ پہنچ کر حاکم شہر محمد بن سعود کو اکسایا اور اپنے ارادۂ بد کی تکمیل کی خاطر اپنی لڑکی کا نکاح بھی

اس کیساتھ کر دیا اور یہ چکمہ بھی دیا کہ مذہب ہمارا اور تلوار و حکومت تمہاری ہوگی۔ یہ علاقہ وہابیوں کا پہلا مرکز (ہیڈ آفس) قرار پایا، جب وہاں سارے نجدی حواریوں کو جمع کیا تو ابراہیم پاشا نے اسکا محاصرہ کر کے اسے وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا تو وہ ریاض چلا گیا اور اسے اپنا مرکز بنالیا۔

یاد رہے کہ عینیہ، درعیہ، حریملاء اور ریاض یہ علاقہ نجد کے ہی مختلف مقامات ہیں، اور نجد کے متعلق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هناك الزلازل والفتن و بها يطلع قرن الشيطان۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۴۱، جلد ۲ صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۲، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۳۴)

نجد سے زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور وہاں شیطان کا سینگ (گروہ) پیدا ہوگا۔

نجد سے اٹھنے والے اس فتنہ اور شیطانی گروہ نے اپنے مختلف ادوار میں (۱۸۱۸ء سے لیکر ۱۹۹۹ء تک) سینکڑوں مساجد، ہزاروں مقابر اور بے شمار آثار نبوی و آثار صحابہ و اہلبیت کو شہید کیا۔ سرکار دو عالم ﷺ کے والد ماجد کی قبر مبارک اور اب (۱۹۹۹ء میں) والدۂ رسول، مخدومۂ کائنات حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی قبر مبارک کو نہایت بے دردی اور انتہائی وحشیانہ انداز میں بلڈوز کر کے اربوں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے۔

اس فرقہ نے خطۂ عرب پر تسلط جماتے ہی غلاف خانہ کعبہ کو جلایا، قرآن حکیم کے نسخہ جات اور دیگر مقدس دینی کتب جو حرمین شریفین میں موجود تھیں انکو وہاں سے اٹھوا کر کوڑے کے ڈھیروں پر پھینک دیا، اور آج بھی وہاں پر قرآن مجید کی جو توہین ہو رہی ہے وہ کسی بھی حج و عمرہ کرنے والے سے پوشیدہ نہیں۔ حجاج کرام بہترین سے بہترین قرآن مجید خرید کر حرمین شریفین میں رکھ دیتے ہیں، جب ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے تو بعد از عشاء کوڑا پھینکنے والے ٹرکوں میں دروازوں کے باہر پڑے ہوئے چپلوں کے

ساتھ قرآن پاک کے نسخوں کو بھی ٹرک میں اس طرح بھرتے ہیں جیسے کوڑا بھرا جاتا ہے، قرآن مجید کے نسخے بوروں میں کس کر گھسیٹ کر لے جاتے ہیں اور اٹھا کر ٹرک میں پھینک دیتے ہیں، پھر انہیں قرآن مجید کے نسخوں پر بیٹھ کر لے جاتے ہیں اور کہیں دور پھینک آتے ہیں۔ استغفراللہ

ایسے نا ہنجار بھی حرمین شریفین میں دیکھے جاتے ہیں کہ وہ قرآن مجید کا تکیہ لگائے سو رہے ہوتے ہیں مگر کسی نجدی مطوعے اور شرطے کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ انہیں روکیں۔

حجاج تلاوت کر رہے ہوتے اور کئی بد بخت قرآن کی طرف پاؤں کر کے سو رہے ہوتے ہیں کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں۔ کون روکے؟ ان نجدیوں کا ایمان، اسلام اور توحید آجا کے فقط یہی رہ گئی ہے کہ اگر کسی نے جالیوں کو ہاتھ لگا لیا، مزارات کا بوسہ لے لیا، اور تبرک حاصل کرنے کی کوشش کی تو نجدیوں کی ''رگ توحید'' پھڑک اٹھتی ہے اور شرک شرک کی رٹ لگنی شروع ہو جاتی ہے۔ معاذ اللہ

علاوہ ازیں داڑھی منڈواؤ، فلمیں دیکھو، ٹیلی ویژن لگاؤ، فحاشی، عریانی اور مخرب اخلاق فلمیں دیکھو، گانے سنو، تصویریں کھینچو، خریدو، بیچو کوئی جرم نہیں۔ معلمین کے دفتروں میں آج بھی ٹی وی لگے ہوئے ہیں، سر عام بازاروں میں مصری گلوکار عورتوں کے گانوں کی کیسٹیں عام بکتی ہیں، پاکستانی فلمی گانوں کے کیسٹ ملتے ہیں، دن رات فلمیں چلتی ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں، پابندی اور جرم فقط مزارات کو ہاتھ لگانا، تبرکات کو چھونا اور بوسہ دینا ہے۔

ایسی دوہری شریعت سعودی عرب کے نجدیوں نے نافذ کر رکھی ہے۔

مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ان کے دن رات کا مشغلہ ہے، عرب شریف پر قبضہ کرتے ہی انہوں نے ان علاقوں کے مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر ان کی عورتوں

کی عزتوں کو لوٹا، ان کے اموال واملاک پر قبضے کئے، بے دریغ ظلماً مسلمانوں کو قتل کیا، جنت البقیع اور جنت المعلیٰ اور دیگر مقدس مقامات سے اہلبیت، صحابہ (رضی اللہ عنہم) اور صلحائے امت کے مزارات کو مسمار کر دیا، حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کو بت قرار دے کر اسے بھی شہید کرنے کی ناپاک کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

کیمیکل ڈال کر مردوں کو ختم کرنا بھی سعودیوں میں آج تک مروج ہے، ایک ایک نجدی سعودی سربراہ کے ہاں کئی کئی عورتیں ہیں، جنہیں وہ لونڈیاں بنائے اپنے گھروں میں بسائے ہوئے ہیں۔

تفصیلی معلومات کیلئے تاریخ نجد وحجاز، مقیاس وہابیت، گنبد خضراء اور اس کے مکین، تاریخی حقائق اور ہماری کتاب ''خارجیت کے مختلف روپ'' ملاحظہ فرمائیں!۔

۱۹۹۵ء میں بے شمار تاریخی مسجدوں، صحابہ واہلبیت کے تاریخی مکانات، تاریخی باغات، تاریخی کنووں اور دیگر اسلامی یادگاروں کو بڑی بے دردی کیساتھ مسمار کیا اور غزوۂ خندق کے مقام پر سبع مساجد (سات تاریخی مسجدوں) میں سے تین مساجد (مسجد ابوبکر، مسجد علی، مسجد سعد بن معاذ) کو مکمل طور پر مسمار کر دیا جبکہ باقی چار مساجد (مسجد سلمان فارسی، مسجد فتح، مسجد عمر، مسجد فاطمہ) کو بھی گرانے کے منصوبے جاری ہیں۔ العیاذ باللہ

نجدی سعودی نظریات:

اختصار کیساتھ چند نجدی سعودی وہابیوں کے عقائد ونظریات ملاحظہ ہوں!

○۔ سعودی وہابیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کے حاشیہ پر انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی مقدس قبور کو معاذ اللہ ''بت'' قرار دیا گیا ہے۔

(کتاب التوحید صفحہ ۱۰ حاشیہ)

○۔ سعودی عرب کی شائع کردہ کتاب میں لکھا ہے: فالقبر المعظم المقدس

وتن و صنم بکل معانی۔

یعنی رسول اللہ کی قبر ہر لحاظ سے بت اور پتھر ہے۔

(شرح الصدور صفحہ ۲۵ حاشیہ)

○۔ سعودیوں نے لکھا ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی طرف نیت کر کے سفر کرنا شرک ہے۔ (فتح المجید صفحہ ۲۱۵)

○۔ محمد بن عبدالوہاب نے لکھا ہے کہ انبیاء لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔ (کتاب التوحید صفحہ ۳۷)

○۔ مزید لکھا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفع ونقصان کے بھی مالک نہیں۔

(کشف الشبہات صفحہ ۱۰)

○۔ سعودی مفتی سلیمان نے لکھا ہے کہ یارسول اللہ، یا ابن عباس، یا عبدالقادر اور کسی بزرگ کو پکارنے والے مشرک ہیں اور شرک اکبر کے مرتکب۔ اگرچہ وہ یہ سمجھیں کہ اصل فاعل اللہ کی ذات اور یہ لوگ واسطہ ہیں، ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز اور اموال لوٹنا مباح ہے۔ (تحفہ وہابیہ صفحہ ۵۹، ترجمہ الھدیۃ السنیہ)

○۔ سعودی مفتیوں نے لکھا ہے: غار ثور، غار حراء اور دیگر اسلامی یادگاروں کی تعظیم اور احترام کرنا شرک کا سبب ہے۔ (فتاوی علماء البلد الحرام جلد ۸ صفحہ ۱۰۲۷)۔

○۔ کویت کے سابق وزیر اوقاف سید یوسف بن سید ہاشم رفاعی نے لکھا ہے کہ "مدینہ یونیورسٹی" میں ایک زبان دراز نجدی "مقبل بن ہادی الوداعی" نامی شخص نے "حول القبة المبنية علی قبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا ہے جسمیں اس نے قبر مبارک کو بدعت کبیرہ قرار دے کر اسے ملیامیٹ کر دینے کا مطالبہ کیا ہے، جس پر نجدی سعودی مولویوں نے اسے پی ایچ ڈی کی ڈگری جاری کی ہے۔

(نصیحۃ لاخوان علماء نجد صفحہ ۲۷)

○۔ سعودیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کے روضہ اقدس پر سلام کرنا منع ہے۔
(ہدایۃ المستقید جلد ا صفحہ ۷۰۴)

○۔ علامہ زینی دحلان مکی نے لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا جس نے نبی کا وسیلہ ڈالا وہ کافر ہے۔ (الدرالسنیہ صفحہ ۳۹)

○۔ نجدی سعودی صالح بن فوزان نے لکھا ہے: محفل میلاد النبی ﷺ یہ ایک ایسی بدعت ہے جسے بیکار لوگوں نے ایجاد کیا ہے اور ایک خواہش نفس ہے جس سے حرام خور مالدار ہو گئے۔ (بدعت صفحہ ۲۴)

○ محمد بن عبدالوہاب نے اللہ کے علاوہ ہر چیز کو طاغوت (شیطان، مردود) قرار دیا ہے۔ (کتاب التوحید صفحہ ۳۴ مترجم)

○۔ محمد بن یوسف السورتی وہابی نے لکھا ہے: شیخ (محمد بن عبدالوہاب نجدی) نے... سمجھایا کہ آج ''لا الہ الا اللہ'' کی حمایت کرنے والا کوئی نہیں (یعنی پوری دنیا ہی کافر و بے ایمان ہے)۔ (مقدمہ کتاب التوحید مترجم صفحہ ۱۸)

○۔ محمد بن عبدالوہاب نے لکھا ہے: صحابی اگر ایسی حالت میں مرجاتے تو کامیاب نہ ہوتے۔ (کتاب التوحید صفحہ ۵۸ مترجم)

○۔ امام الوہابیہ نے سیدنا عبدالمطلب اور آپ کے آباء و اجداد کو غیر مسلمان قرار دیا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۹۱)

○۔ نجدی نے لکھا ہے: صحابہ کرام پر شرک کی نوعیت مخفی رہی (یعنی انہیں شرک کی سمجھ نہیں آئی)۔ (قرۃ عیون الموحدین صفحہ ۱۷۸، ۱۷۷، کتاب التوحید مترجم صفحہ ۶۴)

○ محمد بن عبدالوہاب نے مسئلہ توحید کے متعلق لکھا ہے کہ ''اس مسئلہ کو بہت سے صحابہ نہیں جانتے تھے''۔ (کتاب التوحید صفحہ ۳۸ مترجم)

علمائے اسلام کے اقوال وفتاویٰ:

درج بالا عقائد ونظریات کے حامل لوگوں کوامامت وپیشوائی کا منصب سونپنا تو کجا ایسے لوگوں سے ہر طرح سے لاتعلقی اور بے زاری کا معاملہ کرنا چاہئے، ایسے حضرات کے متعلق علمائے اسلام کے کیا فیصلے ہیں۔ بطور نمونہ چند ایک درج ذیل ہیں، پڑھیئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ کیا ایسے لوگوں کے پیچھے اپنی نمازیں ضائع کرنی چاہییں؟

علامہ ابن عابدین شامی:

ہمارے زمانے میں ابن عبدالوہاب کے پیروکار نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر قبضہ جمالیا، وہ خود کو حنبلی ظاہر کرتے تھے، لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جوان کے مخالف ہیں وہ مشرک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے (عوام) اہلسنت اوران کے علماء کوقتل کرنا مباح قرار دیا۔ (ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۹)

مفتی حرم علامہ احمد بن زینی مکی:

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے بہت سی کتابوں کوجلا دیا، بہت سے علماء اور خواص وعوام کوقتل کیا، ان کے جان ومال کوحلال سمجھ کر لوٹا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام اور اولیائے عظام کی توہین کی، ان کی قبریں اکھیڑ ڈالیں، احساء (کے علاقہ) میں حکم دیا کہ بعض اولیاء کی قبور کو بیت الخلاء بنالیا جائے، لوگوں کو دلائل الخیرات اور درود و وظائف، نبی کریم کا میلاد منانے، مناروں پر بعد اذان درود شریف پڑھنے سے منع کرنا، جو یہ امور اپناتا اسے قتل کرڈالتا، نماز کے بعد دعا سے منع کردیا، انبیاء ملائکہ اور اولیاء سے توسل کرنے والے کوصاف طور پر کافر کہتا اور کہتا کہ جو کسی کو مولانا یا سیدنا کہے وہ کافر ہے۔

(الدرر السنیہ صفحہ ۵۲، ۵۳)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی:

پس اگران پیشین گویوں کو بھی خارج نہ مطابق کر کے دیکھا جائے تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور حمدان بن قرمط اور محمد بن عبدالوہاب کے بعد یہی قادیانی صاحب ہیں، جنہوں نے اپنے کو نبی سمجھا۔ (سیف چشتیائی صفحہ ۱۰۰، ۱۰۵)

مزید لکھتے ہیں: مرزائے قادیانی کے سلسلہ ابحاث میں محمد بن عبدالوہاب اور اس کے ہم خیال مطلق العنان لامذہب افراد کا ذکر بھی ضروری تھا کیونکہ یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ (سیف چشتیائی صفحہ ۱۰۳)

گویا آپ کے نزدیک قادیانی اور نجدی لوگوں کا ایک ہی حکم ہے، دونوں سے ہی بائیکاٹ چاہیے۔

کثیر علماء کا رد:

مفتی حرم احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذاہب اربعہ کے بہت سے علماء نے کتب مبسوط میں محمد بن عبدالوہاب اور اس کے پیروکاروں کا رد لکھا ہے۔

(الدرالسنیہ صفحہ ۴۸)

علامہ محمد عبدالرحمٰن شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ شیخ مصطفیٰ کریمی لکھتے ہیں کہ علامہ محمد عبدالرحمٰن شافعی نے فرمایا: ہمارے زمانہ میں وہابی نجدی اوران کے جاہل پیروکار دین اسلام میں ہر جگہ فتنوں کے پھیلانے کیلئے پیدا ہوئے ہیں، نیز جلیل المرتبت ائمہ اعلام کا جن مسائل پر عمل تھا ان مسائل کا انکار کرنے پر قائم ہیں، ان وہابیوں کی اصلیت کا بیان کرنا ہم پر واجب ہو چکا ہے نیز اس بدعت کی طرف ان کو رغبت دلانے والے حقائق کا بیان کرنا بھی ہم پر ضروری ہو گیا ہے جیسا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کی تردید میں تالیف کردہ کتاب مسمیٰ

ضلالات الوہابیین وجہالۃ التوبین میں اس کی تشریح کی ہے۔

(نور الیقین صفحہ۳، رسالۃ السنیسین صفحہ۳)

علامہ جمیل آفندی رحمۃ اللہ علیہ:

دین سے نکلنے والا وہابی فرقہ باطل فرقوں میں سے ہے۔

(الفجر الصادق صفحہ ۲۷)

علامہ عبدالرحمٰن سلہٹی رحمۃ اللہ علیہ:

وہابیوں کا شیرازہ بکھر گیا، ان کے لوگ منتشر ہو گئے، وہ مختلف شہروں میں چلے گئے، اور انہوں نے اپنا نام ''اہلحدیث'' رکھ لیا جو کہ انہیں لائق نہ تھا، وہ اس لقب کے حقدار نہ تھے کیونکہ وہ بدعت اور گمراہی والے ہیں۔ (سیف الابرار صفحہ۱۲)

شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ:

سب سے بڑا فتنہ نجد کے رہنے والوں کا ہے، کہ وہ ایک ملک ہے حجاز وعراق کے بیچ میں۔ (سیف الجبار صفحہ۴۰)

قطب مدینہ حضرت ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ:

(آپ سے اگر) نماز کے سلسلے میں سوال کیا جاتا کہ آیا وہابی (نجدی سعودی) امام کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ تو فرماتے: اگر امام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہو اور مقتدی کو اس پر پوری طرح سے اطلاع بھی ہو تو پھر میرے نزدیک ''پیچھے اس امام کے کہنا'' کفر ہے...... یہ چوتھا دور (محمد بن عبدالوہاب) نجدی کا ہے۔ یہ (نجدی لوگ) اعمال کے بھی برے اور عقیدے کے بھی گندے ہیں اور یہ مجبور بھی کرتے ہیں کہ ہمارے مقرر کردہ امام کے پیچھے نماز پڑھو جوان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ان کو طرح طرح سے تنگ کرتے ہیں حالانکہ نماز کا تعلق دل سے ہے اگر کسی کا

دل ہی امام کی طرف سے مطمئن نہیں تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے کیسے ہو جائے گی؟ جو ان کے عقائد پر اطلاع رکھتے ہیں ان کی نماز تو نہیں ہوگی اور جن کو ان کے عقائد کی خبر نہیں وہ اللہ و رسول کی محبت میں کہ یہ کعبہ معظمہ اور مسجد نبوی شریف کے امام ہیں اسی عقیدت میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کی نمازیں قبول فرمائے گا وہی قادر اور قبول فرمانے والا ہے۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری صفحہ ۴۰۲، از محمد عارف قادری ضیائی)

مجاہد اعظم علامہ حبیب الرحمٰن عباسی قادری رحمۃ اللہ علیہ:

قطب مدینہ ارشاد فرماتے ہیں: پھر پیر صاحب (سید غلام محی الدین قدس سرہ آف گولڑہ شریف) نے فرمایا حضرت! ایک مرتبہ نماز کے سلسلہ میں جو آپ کا وہابی ملاؤں سے مناظرہ ہوا تھا میرے ساتھیوں کو بیان فرمائیں (تاکہ وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچیں)۔ حضرت (مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری رحمۃ اللہ علیہ) نے مناظرہ کی روئیداد سنائی، فرمایا نہیں اس سے پہلے جو مناظرہ ہوا تھا جب آپ کو حرم شریف میں علیحدہ جماعت کرانے کی وجہ سے پکڑ کر لے گئے تھے۔ حضرت مجاہد ملت نے پورا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا۔ پھر حضرت پیر (غلام محی الدین) صاحب قبلہ قدس سرہ نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ان کی اتباع کرو اور وہابیوں (نجدی سعودیوں) کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ (ایضاً جلد ۱ صفحہ ۳۹۷)

اس سے واضح ہے کہ حضرت مجاہد اعظم اور پیر غلام محی الدین بن حضرت پیر مہر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) آف گولڑہ شریف دونوں کا ایک ہی موقف و عمل تھا۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رضی اللہ عنہ:

(حضرت قطب مدینہ نے) ایک مرتبہ فرمایا حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رضی اللہ عنہ محدث علی پوری کو امیر مدینہ منورہ عبد العزیز بن ابراہیم (نجدی) نے طلب

کیا، جو بڑا ظالم اور متشدد تھا۔ حضرت پیر صاحب قبلہ پر عقائد کے طرح طرح کے سوالات کرتا رہا، پیر صاحب الحمد اللہ بے خوف جواب دیتے رہے، آخر میں اس نے پوچھا کہ تم ہمارے (نجدی) امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بے خوف اپنے سر مبارک کو اوپر اٹھایا اور اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: نجدیا: یہ گردن کٹ تو سکتی ہے مگر نجدی (امام) کیساتھ مل کر جھک نہیں سکتی۔

(ایضاً جلد ا صفحہ ۳۹۸)

اللہ اکبر! حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت اور غیرت ایمانی کو ہمارا سلام ہو، آپ کی لحد مبارک پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں۔ آمین

دیگر علمائے اہلسنت:

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی لکھتے ہیں: جب سے وہابی عقائد کے ائمہ حرمین طیبین میں نماز پڑھانے شروع ہوئے اس وقت سے تا حال عدم جواز کا فتویٰ جوں کا توں ہے کبھی ریال کی لالچ اور نجدیوں کی دھمکیوں نے لچک پر تصور تک نہیں آنے دیا۔ مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی، قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لائلپور اور حضرت محدث سید ابوالبرکات لاہوری رحمھم اللہ تعالیٰ سے لے کر آج تک وہ خود اور ان کے پیروکار غیور سنی، نجدیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھیں۔ (امام حرم اور ہم صفحہ ۱۵)

○ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ جنوری ۱۹۸۶ء میں ہے کہ "جمعیت علماء پاکستان کے ۲۱ مقتدر رہنماؤں کا بھی یہی فتوئ و معمول ہے، جن میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی، میاں جمیل احمد شرقپوری، شاہ فرید الحق، علامہ احمد سعید کاظمی اور مولانا منظور احمد فیضی شامل ہیں۔

شارح بخاری علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ:

سفرنامہ حرمین طیبین کے ضمن میں ارقام پذیر ہیں:

''(مسجد نبوی میں) پہلے نوافل پڑھی، پھر نماز فجر کی اذان کا انتظار کرتے رہے، اذان کے بعد ہم دونوں نے اپنی نماز الگ پڑھی، ہم ابھی فرض سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ جماعت ہونے لگی ہم لوگ نماز سے فارغ ہوکر اوراد و وظائف میں مشغول رہے''۔

''(میدان عرفات، مکہ مکرمہ میں) وہیں خیمے میں نماز ادا کر لی.....اتنے میں عصر کا وقت ہو گیا، ساتھیوں کو جمع کر کے با جماعت نماز عصر ادا کی، پھر خیمے سے باہر نکل کر وقوف کیا''۔(مقالات شارح بخاری صفحہ ۴۲۳، ۴۳۱)

علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ:

امام حرم (مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ) ہمارے دور میں وہابی عقائد سے منسلک ہے اسی لئے برے عقیدہ والے کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی ہمارے اسلاف رحمہم اللہ نے کبھی گندے عقیدے والے کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھی سیدنا علی المرتضٰی و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے باغی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی ایسے ہی یزید کے لشکر نے جب حرم نبوی پہ قبضہ جمایا تو نماز تو بجائے مانند بعض صحابہ مسجد نبوی کو بھی چھوڑ کر امام حرم کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے تھے ایسے ہی خوارج کی اقتداء میں کسی مسلمان نے نماز نہیں پڑھی وہابی مذہب بھی خوارج کی شاخ ہے (شامی)....اور نجدی وہابی کو قبضہ برحرم تھوڑا عرصہ ہوا ورنہ اس سے پہلے ترکوں کے دور میں سنی، حنفی ائمہ حرم تھے تو ہمارے اسلاف ان ائمہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے لیکن وہابی نہیں پڑھتے تھے۔تلك الایام نداولھا اصولی لحاظ سے نہ صرف ہم اہلسنت بلکہ دیوبندی فرقہ بھی ناجائز سمجھ کر ریال کی لالچ میں پڑھ لیتے ہیں اور غیر مقلد وہابی صرف ضد کی بیماری کے بیمار ہیں ورنہ

ان کا معاملہ زبوں تر ہے۔ (امام حرم اور ہم، پیش لفظ)

مزید لکھا ہے: امام حرم (مکہ و مدینہ) وغیرہ چونکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نہ صرف پیروکار بلکہ عاشق زار ہیں اس لیے ان کے برے عقائد کی وجہ سے نماز ناجائز ہے، جس نے بھول کر پڑھی اسے اعادہ (لوٹانا) ضروری ہے ورنہ قیامت میں ان نمازوں کا مواخذہ ہوگا، صلحکلیت کی بیماری ہے تو اسکا علاج ہمارے پاس نہیں۔

(ایضاً صفحہ۳۲)

○ یہ بھی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ہے کہ صرف نمازوں کا فرمایا ہے کسی حدیث شریف میں یہ حکم نہیں کہ (دوران حج نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھنا) ضروری ہے کہ امام کے پیچھے پڑھی جائیں، کیونکہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ حکومتیں بدلتی رہیں گی، اس لئے صرف نماز کا حکم ہے باجماعت کا حکم نہیں۔ (ایضاً صفحہ۳۴)

ابوالبیان علامہ محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے ہفتہ وار درس مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پروگرام کے اختتام پر سوالات کے جوابات دیتے ہوئے ایک سوال (کہ سعودیوں کے پیچھے نماز ادا ہوتی ہے یا نہیں؟) کا جواب ارشاد فرمایا: ''چونکہ سعودی عرب میں رہنے والے نجدی لوگوں کے وہی عقائد ہیں جو پاکستانی وہابیوں کے ہیں، تو جس طرح یہاں کے وہابیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، سعودیہ کے وہابیوں کے پیچھے بھی نماز ہرگز نہیں ہوتی، ہمارا اپنا معمول ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، اول تو اوقات نماز کے مواقع پر بازاروں میں نکلتے ہی نہیں، اپنے حجروں اور خیموں میں ہی رہتے ہیں، یا آتے آتے اتنی تاخیر کر دیتے ہیں کہ جماعت نکل جائے پھر بعد میں اپنی الگ نماز پڑھ لیتے ہیں، اور اگر کسی وقت جماعت کے وقت مسجد میں ہی موجود ہوں تو پھر ان کے پیچھے بغیر اقتداء کی نیت کے ویسے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں، اور بعد میں اپنی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ (آپ کے جواب

کی کیسٹ محفوظ ہے)

فتاویٰ جات:

دریں مسئلہ مفتیان دین کے شرعی فتاوی جات بھی درج ذیل ہیں:

قطب مدینہ کا فتویٰ

حضرت ضیاء الملۃ علامہ مولانا محمد ضیاء الدین مدنی (مدظلہ) فرماتے ہیں: اس وقت نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی کیونکہ بعض عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں احتیاط اسی میں ہے کہ اپنی نماز اگر ممکن ہو سکے تو الگ جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اگر بہتر ہو تو انفرادی طور پر ادا کرے ویسے فساد سے بچنے کے لیے اور مسلمانوں میں بدگمانی سے دور رہنے کے لیے اگر کوئی پڑھتا ہے تو ٹھیک ہے مگر نماز کا اعادہ کرلیا کرے امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مکرمہ میں یہ پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے بھی پہلے تین دور ایسے گزر چکے ہیں کہ بہت سے امام وقت کے پیچھے نماز ادا کرنے سے گریز کرتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کا بھی یہی عمل رہا ہے پہلا دور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت پیش آیا جب کہ بہت سے صحابی اس زمانے میں بھی مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے کہ کہیں شہادت عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔ پھر دوسرا دور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کے بعد آیا جب مملکت میں خلفشار ہوا اور بے دین طاقتیں ابھر کر سامنے آئیں اور اس طرح یزید کا دور سلطنت آگیا اس زمانے میں بھی لوگوں نے یزیدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔

تیسرا زمانہ حجاج بن یوسف کا تھا عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔

لاکھوں مسلمان شہید ہو گئے لوگوں نے اس کے مقررہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔

اب یہ چوتھا دور ہے بعض فسادی مسلمانوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص [illegible] امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب کہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں

لاکھوں مسلمان اگر عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہوگا لیکن ہمیں معلوم ہے مسلمان ان کے تمام عقائد سے واقف نہیں ہیں ایک سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان ترکی سے حج کرنے آئے تھے میں نے خود دیکھا کہ ان کی بڑی بڑی جماعتیں مسجد نبوی میں علیحدہ ہوئی تھیں جن لوگوں کا عقیدہ گڑ بڑ ہوتا ہے وہ اسی قسم کے الزامات لگاتے ہیں ''ہر عقیدہ اچھا ہے ہر شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے'' یہی کچھ مخصوص جماعتیں عوام میں انتشار پھیلاتی ہیں۔ سوچئے کہ اگر فاسق، فاجر، بدعقیدہ گمراہ کہ مشائخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والے نیک اور بزرگ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق علماء اور اولیاء سب ایک ہی پلڑے میں ڈال دیئے جائیں تو خیر و شر کا معیار ہی باقی نہ رہے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ آپس میں فساد سے اجتناب ضروری ہے ایسی صورتوں میں گریز کرنا چاہیے۔ جن صورتوں میں خواہ مخواہ مسلمانوں کے درمیان افتراق پیدا ہوتا ہے جہاں تک معتقدات کا سوال ہے اس پر بڑی بحثیں ہو چکی ہیں سینکڑوں کتابیں بھری پڑی ہیں جس کو شوق ہو معلومات حاصل کرے۔

بہر حال اہل سنت و جماعت کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سب کچھ قربان کر دے ایمان کے کاملیت کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت......اور عظمت ہے دانستہ یا نادانستہ قولاً یا فعلاً اشارۃً یا کنایۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ برابر توہین یا ان کو کسی صورت سے تکلیف پہنچانے کی نیت سے کوئی کام کرنا ایمان کے دائرے سے خارج ہوتا ہے اور اس طرح گمراہی کے راستے پر چلنے کے لیے کافی ہے۔ اسی لیے اہل سنت کا حج اس وقت تک مکمل ہوتا ہی نہیں جب تک کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کی نیت سے مسجد نبوی میں حاضر نہ ہوں۔ کیونکہ اسلام دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا نام ہے۔ خدا کے منکر دنیا میں بہت کم ہیں اور خدا کا نام بھی لیتے ہیں۔ اصل بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے۔ (ترجمان اہل سنت صفحہ ۸۱، ۲۸، جنگ آزادی ۱۸۵۷ء نومبر)

یاد رہے کہ یہ حضرت قطب مدینہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے خلیفہ اور بڑے علامہ اور وقت کے قطب تھے نجدی دور سے پہلے مدینہ طیبہ باب المجیدی کے قرب میں مقیم تھے انکا فتویٰ یا ملفوظ بہت بڑے بڑے علماء سے وزنی ہے۔ اویسی غفرلہ۔ (امام حرم اور ہم صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی کا فتویٰ:

آپ سے سوال ہوا کہ وہابی نجدی کے پیچھے جائے نماز جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج پہ حرمین طیبین میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں انکی نمازوں کا کیا حکم ہے آپ کے جواب کی تفصیل فقیر اویسی کے رسالہ ''دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم'' میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی تین قسم ہیں۔

۱۔ بالکل بے خبر

۲۔ نجدی امام وغیرہ کے عقائد سے بے خبر صرف فروعی اختلاف سمجھتے ہیں ان دونوں کی نماز جائز ہے۔

۳۔ ان کے عقائد سے آگاہ ہو کر نماز پڑھنے والے کی نماز نہ ہو گی بلکہ اس سے ان نمازوں کا مواخذہ ہو گا۔ (ترجمان اہلسنت کراچی ۱۹۷۸ء بحوالہ امام حرم اور ہم صفحہ ۱۸)

مفتی سید شجاعت علی کا فتویٰ:

ہمارے ہاں باقاعدہ فتویٰ کی صورت میں عدم جواز کا پہلا فتویٰ ۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء کو حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری نے دار العلوم امجدیہ کراچی سے دیا جو بے حد جامع اور مختصر تھا مخالفین نے راتوں رات طوفان برپا کر دیا آناً فاناً پاکستان کی پوری فضا نفرت و عداوت کے غبار سے مسموم ہو گئی چنانچہ پھر مولانا سید شجاعت علی صاحب سے استفسار کیا گیا اور انہوں نے بلا لومتہ لائم نہایت دلیری سے تفصیلی جواب مرحمت فرما دیا۔ اور یہ اس لیے کہ اہلسنت و جماعت نہ تو خوشامدی ہیں نہ

چاپلوس جس بات کو حق سمجھتے ہیں اسی پر عمل کرتے ہیں منافقت وریاکاری سے انہیں قطعاً کوئی واسطہ نہیں مثلاً از روئے شریعت فتویٰ ہے کہ وہابی دیوبندی کے پیچھے اہلسنت کی نماز نہیں ہوتی تو یقیناً سنی عالم کسی دیوبندی وہابی اور جماعتئے کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا بر خلاف دیوبندیوں، وہابیوں، جماعتیوں کے کہ وہ مشرک، بدعتی، کافر کا فتویٰ بھی دیں گے اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیں گے۔ دور جدید کی اصطلاح میں اس منافقت کو وسعت قلبی اور عالی ظرفی کا نام دیا جاتا ہے اور انہیں جو اپنے نظریہ پر قائم رہیں ریاکاری نہ کریں، کردار کی پختگی کا مظاہرہ کریں تنگ نظر متعصب کہا جاتا ہے۔

۱۹۷۶ء میں ملک کے ایک بااثر شعبدہ باز نے ائمہ حرمین شریفین کو اس لئے بلایا کہ اپنے آپ کو پکا مسلمان ثابت کر سکے اس کی اسلام دوستی پر ائمہ مہر لگا جائیں اس کے محب اسلام ہونے پر ہر قسم کے شبہات مٹ جائیں تو دوسری طرف اس کے استاد بھی موجود تھے انہوں نے اس سے بڑھ کر ائمہ کو کاندھوں پر بٹھالیا اور سیاسی فائدہ حاصل کرنے سے بھی نہیں چوکے۔ وہابیوں، دیوبندیوں نے ائمہ کے وسیع جبہ قبہ کی آڑ میں سواد اعظم اہلسنت و جماعت کو نشانہ بنایا اور اس پر فتویٰ بازی اور پروپیگنڈے کا راستہ اختیار کیا حالانکہ ان میں ہر ایک کو معلوم تھا اور ہے کہ اہلسنت و جماعت کسی نجدی وہابی بدعقیدہ کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے مگر اس موقع پر اس کی تشہیر اس لیے کی جا رہی تھی کہ ائمہ کی موجودگی میں عوام اہلسنت کو ان کے مشائخ وعلماء سے برگستہ کر دیا جائے مگر ایسا نہ ہو سکا سنی علماء نے پوری قوت سے ان کا تعاقب کیا اور ان کے دھرم کا بھرم کھولدیا اور عوام نے ایک بار پھر ان ناہموار لوگوں کو مسترد کر دیا۔

پھر ۱۹۷۸ء ماہ جنوری میں امام حرم پاکستان میں آدھمکے باوجودیکہ اس وقت ''قومی اتحاد'' کے دعوے تھے لیکن دیوبندیوں نے اہلسنت کو بدنام کرنے میں کسر نہ چھوڑی شوال ۱۴۰۶ھ میں امام کعبہ نے طوفانی دورہ کیا اور بفضلہ تعالیٰ دیوبندیوں کو منہ

نہیں لگایا لیکن پھر بھی یہ کوئی غیر مقلدین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کمی نہیں کرتے۔

متن فتویٰ مفتی شجاعت علی:

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پچھلے دنوں حرمین طیبین کے امام پاکستان کے دورے پر آئے تھے انہوں نے پاکستان کے مختلف شہروں میں نمازیں پڑھائیں لاکھوں فرزندان توحید نے ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حضرات وہابی عقائد رکھتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ وہابی نہیں حنبلی عقائد رکھتے ہیں اب درج ذیل امور جواب طلب ہیں۔

۱۔ کیا ان اماموں کے وہابی ہونے کی صورت میں حنفی اہلسنت و جماعت کی نمازیں ہوئیں یا نہیں؟ اگر نمازیں نہیں ہوئیں تو اب کیا کریں؟

۲۔ مدینہ اور مکہ میں نمازوں کا کیا ہوگا؟

۳۔ اگر یہ امام حنبلی تھے تو نمازوں کا کیا ہوگا؟

سائل: عبدالمنعم کورنگی کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الجواب ھو الموفق للصواب

جواب سے قبل معلوم ہونا چاہئے کہ جب امام صاحبان تشریف لائے تھے اس وقت مجھ سے فتویٰ طلب کیا گیا اور میں نے مسلک اہلسنت و جماعت کی روشنی میں مختصر جواب دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ بعض بد عقیدہ لوگوں نے اس فتویٰ کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا حالانکہ اس مسئلے کا سیاسی معاملات سے کچھ تعلق نہیں یہ عقائد و عبادات کا ایک مسئلہ ہے جس میں کسی قسم کی رو رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کو کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے پر مجبور کرے جو ان کے عقیدے کا نہ ہو اس تمہید کے بعد معلوم ہو کہ

۱۔ اگر یہ امام صاحب وہابی تھے تو ان کے پیچھے بلکہ کسی بھی وہابی امام کے پیچھے حنفی

المسلک اہل سنت و جماعت کی نماز نہ تو پاکستان میں درست ہوگی نہ کہیں اور۔ اگر نماز پڑھ لی گئی ہو اس کا اعادہ ضروری ہے اگر جمعہ کی نماز پڑھی تو ظہر کے چار فرض پڑھ لیں۔

۲۔ یہ کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ ان دونوں مقامات پر حنفی حضرات اپنی جماعت الگ کریں اور اگر جماعت الگ کرنے کی اجازت نہ ہو تو تنہا نماز پڑھیں پہلے حرم شریف میں چاروں فقہاء کے معتقدین کے لیے الگ الگ مصلے تھے اور سب بکمال خشوع و خضوع اپنے اپنے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے میں آزاد تھے افسوس کہ اب یہ سہولت باقی نہ رہی۔

۳۔ اگر یہ حضرات حنبلی تھے تو بھی حنفی امام کی موجودگی میں ان کی اقتداء بہتر اور افضل نہیں۔ فقہ حنفی کی مستند کتاب فتاوی شامی میں ہے:

ترجمہ: اگر ہر مذہب کا الگ الگ امام ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے تو اپنے مذہب کے امام کی اقتدا افضل ہے خواہ اس کی جماعت پہلے ہو یا بعد میں اسی کو عام مسلمانوں نے اچھا سمجھا ہے اور اسی پر مکہ مدینہ قدس مصر اور شام کے مسلمانوں کا عمل ہے اور جو اس سے اختلاف کرے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ (امام حرم اور ہم صفحہ ۱۸ تا ۲۱)

مفتی آف مدرسہ چشتیاں کا فتویٰ

الجواب: بسم الله الرحمن الرحيم

مکرمی جناب سعید احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

حرمین شریفین کی حاضری بہت بڑی سعادت ہے، وہاں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بارے آپ نے تحریر فرمایا اور شیخ طریقت حضرت قبلہ سجادہ نشین مدظلہ العالی کی طرف آپ نے مکتوب گرامی روانہ کیا تو گذارش ہے کہ فرقہ وہابیہ نجدیہ کے پیچھے نماز ادا کرنا مسلک بریلوی کی رو سے شرعاً جائز نہیں۔

(بحوالہ بہار شریعت جلد سوم صفحہ ۹۱)

حرمین شریفین پہنچ کر ہمارے اکابر علماء قبلہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لائل پوری، حضرت علامہ کاظمی صاحب مدظلہ نے وہاں اپنی علیحدہ نماز پڑھی ہے۔

بامر مجبوری اُن کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھ لی جائے، بعد میں اکیلا اُس نماز کو لوٹا لے۔واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و اطاب۔

محمد رحمت علی بقلم خود غفرلہ

صدر مدرس مدرسہ عربیہ فخر المدارس

آستانہ عالیہ حضرت قبلہ عالم غریب نواز (قدس سرہ العزیز) چشتیاں شریف۔

۳ جولائی ۱۹۵۸ء

مفتی مختار احمد گجراتی

الجواب بعون العلام الوہاب۔

صورت مسئولہ میں میری رائے کے مطابق اور بزرگان اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کی روشنی میں آپ جیسے مضبوط عقیدہ سنیوں کے لئے جواب یہ ہے کہ کسی گستاخ نبی، گستاخ صحابہ اور گستاخ اہل بیت کے پیچھے آپ کی نماز تو کیا خود پڑھانے والے کی نماز، نماز نہیں ہے۔ اور دوسری صورت میں لاکھوں کے ہجوم میں کسی ایک آدمی کا بیٹھے رہنا اور نماز میں شامل نہ ہونا کئی فتنوں کا باعث ہوگا۔ نظریہ ضرورت کے ماتحت حل یہ ہے کہ جماعت میں عام مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جائے اور حرمین شریفین کی برکتوں کو حاصل کرلے بعد میں اپنی نماز دوبارہ پڑھ لے۔عنداللہ جو طریقہ بھی درست ہوگا، آپ کو ثواب ملے گا۔

واللہ اعلم بالثواب و رسولہ۔ مفتی محمد مختار احمد نعیمی۔

مفتی گل احمد عتیقی:

الجواب وھو الموفق للصواب اقول وباللہ التوفیق۔

فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہدایہ مسائل تمری کی بحث سے واضح ہوتا ہے کہ کس امام کی اقتداء کے لئے امام اور مقتدی کے عقائد کا اتحاد اور ہم عقیدہ ہونا شرط ہے۔ اگر امام و مقتدی ہم عقیدہ نہیں تو مقتدی کی نماز ایسے امام کی اقتداء درست اور جائز نہیں۔ نیز فقہ حنفی کی ایک مستند و معتبر کتاب ''شامی'' میں ہے کہ سنی حنفی کا غیر حنفی کی اقتداء یعنی غیر حنفی کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں۔ لہذا صورت مسئلہ میں کسی حنفی کا غیر حنفی کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلی اعلم بالصواب۔

حررہ محمد گل احمد خان عتیقی، مرکزی دار العلوم انجمن نعمانیہ لاہور، ۲۸ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۵۸ء۔

مفتی احمد میاں برکاتی:

الجواب ھو الموفق للصواب

حرمین شریفین میں اس وقت جو امام ہیں ان کے عقائد کے مطابق اہل سنت نہیں ہیں۔ نیز ان میں سے اکثر خوبیوں کے منکر ہیں جو حضور ﷺ کو عطا فرمائی گئیں اور ان کو ماننا ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین کا منکر، یقیناً بے دین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) ایسے لوگوں کا تعلق وہابیہ سے ہے اور وہابیہ اہل اہوا سے ہیں اور اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ فتح القدیر میں ہے۔ لا تجوز الصلوۃ خلف اھل الاھواء۔ تو اگر وہاں کوئی سنی، صحیح العقیدہ مسلمان مل جائے تو اس کی امامت میں اقتداء کریں ورنہ تنہا نماز پڑھی جائے۔ ہاں اگر ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں فتنہ کا خوف ہو تو پیچھے پڑھ لیں اور پھر دوبارہ پڑھیں۔ (فتاویٰ رضویہ) واللہ تعالیٰ اعلم۔ احمد میاں برکاتی۔ ۵۵-۸-۴

مفتی غلام سرور قادری:

الجواب:

چونکہ وہابی نجدی حضرات اہل سنت کو مشرک سمجھتے ہیں۔ لہذا اہل سنت کی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی۔ بہتر یہی ہے کہ جماعت ہو جانے کے بعد یا پہلے اکیلے نماز ادا کر لیا کریں اور اگر کوئی ایسی مجبوری پیش آ جائے تو ان کے پیچھے اقتداء کی نیت کئے بغیر یوں ہی صف میں بظاہر شامل رہیں یا اپنے طور پر نوافل کی نیت کر کے ان کے ساتھ ملے رہیں۔ بعد میں الگ اپنی نماز ادا کریں۔ فقط مفتی علامہ غلام سرور قادری، بحکم جناب: حضرت علامہ الشاہ مفتی غلام سرور قادری دامت برکاتہم العالیہ، مہتمم وموسس دار العلوم غوثیہ رضویہ مین مارکیٹ گلبرگ نمبر۲ لاہور۔ ۱۱ جولائی ۱۹۸۵ء

مدرسہ حنفیہ رضویہ اوکاڑہ:

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی جناب حاجی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

علمائے اہل سنت کے ہاں نجدیوں کے گستاخانہ عقائد کی بنا پر ان کی اقتداء میں نماز ناجائز ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ بشیر احمد والسلام مع الاکرام، از دار الافتاء دار العلوم اشرف المدارس، اوکاڑہ۔

۳ ذی قعدہ ۱۴۰۵ھ بمطابق ۲۲ جولائی ۱۹۸۵ء

مفتی ابوالنصر علامہ منظور احمد فریدی:

الجواب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

محبت نامہ ملا، مسرت ہوئی۔ دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی مبارک ہو۔ یہ مسئلہ کسی سنی سے بھی مخفی نہیں۔ اپنے مسلک کا تحفظ، بچاؤ کس قدر ضروری ہے۔ اگر

اقتداء کا کبھی اتفاق ہو ہی گیا تو اعادہ ضروری ہے۔ دعا گو: ابوالنصر منظور احمد، جامعہ فریدیہ ساہیوال۔ (۱۲ جولائی ۱۹۸۴ء)

مدرسہ نعیمیہ، مفتی عبدالعلیم:

الجواب:

اہل نجد محمد بن عبدالوہاب کے ان عقائد فاسدہ پر اعتقاد رکھتے ہیں جو توہین رسالت پر مشتمل ہیں جس کا تذکرہ بارہا اہل سنت و جماعت کے اکابرین بارہا اپنی تحریروں میں کر چکے ہیں۔ دوسرے یہ لوگ ہمیں مشرک کہتے ہیں اور مسلمان ہی نہیں سمجھتے اس لئے ان حضرات کی اقتداء میں نماز فاسد بلکہ باطل ہوگی۔ اگر خوف ہو کہ اخراج نہ کریں اور حج کی سعادت زیارت مدینہ طیبہ سے مانع بنیں گے تو اپنی نماز علیحدہ پڑھ لیں ان کے ساتھ بغیر اقتداء کئے صرف اپنی نماز کی نیت کر کے کھڑے ہو جائیں۔ اپنی قرأۃ خود کریں، اگر ان کی قرأۃ لمبی ہو جائے تو تکرار سورت کرتے رہیں اور اسطرح نماز اپنی ہو مگر ساتھ ساتھ چلتے رہیں۔ یہ ظلم وزیادتی سے بچنے کا ایک حیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم سعادت سے نوازے۔ والسلام: محمد عبدالعلیم جامعہ نعیمیہ لاہور نمبر ۵۔

مفتی سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف:

الجواب:۔ محترم جناب سعید احمد صاحب سلمہ السلام علیکم

بعد از ادعیہ صالحہ۔ آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حاضری حرمین شریفین مقبول و منظور فرمائے۔ وہاں ان کے پیچھے نہ پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، علیحدہ اگر کوئی چھوٹی جماعت مل جائے جس کا یقین ہو کہ امام سنی ہے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے۔ اگر نہ ملے تو علیحدہ پڑھی جائے اس صورت میں جماعت کا ثواب اگرچہ رہ جائے گا لیکن نماز کا ثواب تو ضرور انشاء اللہ العزیز مکہ شریف میں لاکھ نمازوں کا اور مدینہ طیبہ میں پچاس ہزار نمازوں کا (ثواب) مل جائے گا۔ فقط والسلام: الکلتبہ ابو

المظہر مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی شریف ضلع گجرات۔29-7-1985

جامعہ رضویہ فیصل آباد:

الجواب وھوالموفق للصواب:

حرمین شریفین خلدھما اللہ تعالیٰ کے امام غیر مقلد نجدی ہیں لہذا ان کے علاوہ سنی علماء، جو دوسرے ملکوں سے حج کے لئے جاتے اکثر اپنی جماعت علیحدہ کراتے ہیں لہذا وہاں کوشش کرنا کہ اہل سنت کا کوئی گروہ مل جائے تو ان کے ساتھ جماعت سے پڑھتے رہیں اور اگر کوئی سنی امام نہ ملے تو پھر اکیلا فریضہ جماعت ادا کرتے رہنا۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔ ابوالخلیل غفرلہ خادم الافتاء جامعہ رضویہ لائل پور۔

مفتی غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ

الجواب: محترم ومکرم مسٹر سعید احمد منیجر اقبال ملز کاموں کی منڈی

سلام مسنون، خیر وعافیت:

نجدی کی نماز کا وقت حنفی کی نماز کے وقت سے مختلف ہے۔ جب وہ عصر پڑھتے ہیں وہ ہماری ظہر کا وقت ہوتا ہے۔ وہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے ہیں ہم اسفار میں پڑھتے ہیں۔ وہ منیٰ میں دو رکعت پڑھتے ہیں حالانکہ وہ مسافر نہیں ہوتے کیونکہ امیر حج امام کعبہ ہوتا ہے۔ کعبہ سے منیٰ بہت قریب ہے۔ علاوہ ازیں ان کے عقائد ہم سے مختلف ہیں۔ وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت جائز نہیں سمجھتے، ہم جائز کہتے ہیں وہ اس کو شرک کہتے ہیں۔ جو ہمیں مشرک کہے اس کے پیچھے ہماری نماز کیسے ہو سکتی ہے؟ نیز آپ اپنی علیحدہ نماز ادا کر لیا کریں۔ جب ان کی جماعت ہو جائے تو بعد میں نماز پڑھ لیا کریں۔

والسلام: شیخ الحدیث مفتی غلام رسول رضوی، جامعہ رضویہ فیصل آباد۔10-8-1985

مفتی عبدالقیوم ہزاروی:

الجواب: سلام مسنون، مزاج گرامی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کی شان اقدس میں گستاخی و بے ادبی کے مرتکب اور عوام مسلمین کو کافر و مشرک قرار دینے والے کے پیچھے نماز نہیں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔

اس لئے ہر جگہ ہر ممکن طریقہ سے اپنی نماز کی حفاظت کریں۔ والسلام: ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ لاہور۔ 13-7-1984

مفتی عبدالقیوم ہزاروی:

الجواب: عزیزم محمد سعید احمد صاحب: زید مجدہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

السلام علیکم کے بعد گذارش ہے کہ حج کی ادائیگی میں نماز با جماعت کے لازمی ہونے کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اس لئے کوئی الجھن نہیں ہے۔ آپ اپنی نماز علیحدہ ادا کر سکتے ہیں، امام پر اعتماد و اطمینان ضروری ہے اور اگر امام ایسا نہ ہو تو اپنی نماز علیحدگی میں پڑھنا ضروری ہے۔ والسلام: محمد عبدالقیوم غفرلہ۔

مفتی ابوداؤد محمد صادق رضوی:

الجواب: حدیث شریف میں فرمایا:

اجعلوا ائمتکم خیارکم (دار قطنی)

یعنی اپنا امام اپنے سے بہتر لوگوں کو بناؤ۔

لہٰذا امام ایسا ہونا چاہئے، جو عقیدہ و عمل کے لحاظ سے بہتر ہو۔ جو لوگ اہل سنت و جماعت کو مشرک و بدعتی قرار دیں اور بارگاہ رسالت میں بے ادبی کے مرتکب ہوں۔ ان کو امام بنانا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔ اگر کہیں مجبوری ہو تو اپنے ہم

مسلک احباب کے ہمراہ اپنی الگ نماز پڑھائیں۔ یا تنہا اپنی نماز پڑھیں۔ کیونکہ ان کی بدعقیدگی کے باعث ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا عذر شرعی ہے۔واللہ ورسولہ اعلم۔

ابوداؤد محمد صادق رضوی

علامہ صوفی اللہ دتہ نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

سوال: باقی تم نے جو یہ لکھا ہے کہ اگر وہابی گستاخ رسول ہیں تو خانہ کعبہ میں جا کر ان کے پیچھے نمازیں کیوں پڑھتے ہو؟

جواب: مسعود صاحب یہ تمہاری خُوش فہمی ہے۔ تم اتنا سوچو کہ جو لوگ بدعقیدہ لوگوں کی شکل وصورت سے متنفر ہوں وہ ان بدعقیدہ لوگوں کو اپنا امام کیوں کر بنا سکتے ہیں۔ ان کے پیچھے یہاں اور وہاں وہی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں جو ان کی بدباطنی سے بے خبر ہیں۔ ہمارے بزرگ مولانا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ اچھرے والے، مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لائل پوری، مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ گجرات والے اور دوسرے باخبر علماء جن کو اچھی طرح وہابیوں کے عقائد کا مطالعہ ہے انہوں نے نہ کبھی یہاں نہ وہاں ان کے پیچھے نماز پڑھی بلکہ وہاں بھی جا کر اپنی جماعتیں علیحدہ کراتے رہے ہیں۔ (بھیڑنما بھیڑیئے صفحہ ۱۷)

محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری:

سوال: وہابی (آئمہ حرمین شریفین) امام کے پیچھے ہم اہل سنت کی نماز کیوں نہیں ہوتی؟ کامل ثبوت ہو۔

جواب: وہابی (آئمہ حرمین شریفین) شان الوہیت وشان رسالت وشان اہل بیت و شان صحابہ میں نہایت گستاخ و بے ادب ہیں۔ ان کی گستاخیوں و بے ادبیوں سے ان کے پیشواؤں کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ یہ بڑے غدار ہیں۔ قرآن وحدیث کے غلط مطالب بیان کر کے مسلمانوں کو گمراہ و بے دین کر رہے ہیں۔ ان کے پیچھے اہل سنت (بریلوی) کو نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم واحکم۔

(جامع الفتاوی المعروف انوار شریعت جلد ۲ صفحہ ۵۰۷)

/ جامعہ حزب الاحناف کا فتویٰ:

الجواب وهو الموفق للصواب

صورت مسئولہ میں حرمین شریفین کے اماموں کی اقتداء میں اہل سنت کی نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے عملی اور اعتقادی مسائل میں فرق ہے۔ اس لئے اہل سنت اپنی نماز الگ پڑھیں اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھی ہو تو اس نماز کو دوبارہ دہرایا جائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)۔

احقر العباد مولوی ابوالریان محمد رمضان مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور۔

مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۸۴ء

مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ:

''حرمین طیبین کے امام و حجاز کی حکومت سب نجدی وہابی ہیں اہلسنت و جماعت کی نماز نجدیوں کے پیچھے نہیں ہوتی''۔ (وقار الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

مزید لکھا ہے:

''توہین نبوت کا یہ سرا فتنہ نجد سے شروع ہوا اور اسکی اولاد حرمین طیبین پر حملہ کر کے ترکی کے مسلمانوں کی حکومت سے جنگ کر کے غاصبانہ طور پر حرمین پر قابض ہوئی اور اسکی اولاد حرمین میں اب بھی امام ہے انکے پیچھے نماز کو کوئی بھی سنی عالم جائز نہیں کہتا ہے۔ (ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

مفتی اقتدار احمد نعیمی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین کہ وہابی ائمہ حرمین شریفین کے پیچھے سنی کیا نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: وہابی یعنی کہ آئمہ حرمین شریفین کی نماز تو رسول کریم کی گستاخی کی بنا پر باطل

ہے۔اگر پڑھانے والے کی نماز باطل ہے تو پڑھنے والے کی کیسے ہوسکتی ہے۔

(العطایا احمدیہ فی فتاوی نعیمیہ جلد ا صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴)

مفتی آف ادارہ منہاج القرآن کا فتویٰ:

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:

چونکہ حرمین شریفین کی موجودہ حکومت اپنے سوا تمام اہل اسلام کو بالعموم اور اہل سنت بریلوی مسلمانوں کو بالخصوص مشرک قرار دیتی ہے، اور ہمارے معمولات کو شرک وکفر سے تعبیر کرتی ہے۔لہذا ارشاد نبوی کے مطابق (جب ایک شخص دوسرے کو کافر کہے اور دوسرا شخص فی الواقع کافر نہ ہوتو کہنے والا کافر ہو جاتا ہے) کسی سنی صحیح العقیدہ کی نماز نجدی عقائد کے کسی شخص کے پیچھے جائز نہیں، پس جہاں تک ہو سکے اس سے بچیں اور کبھی کسی وجہ سے پڑھنی ہی پڑھ جائے تو وقت ملنے پر اسکا اعادہ لازمی ہے۔ ورنہ ترک نماز کا گناہ سر پر رہے گا۔فی الحال اصل حق اہلسنت کیلئے یہی صورت ممکن ہے۔لعل الله بحوث بعد ذلك امرا! والله اعلم ورسوله جل و علا وصلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو و دعا جو: عبدالقیوم خاں غفرلہ دالعلوم حزب الاحناف لاہور

مزید لکھا ہے:

''خانہ کعبہ کے امام صاحب خود ہی اپنے آپ کو اہل حدیثوں (وہابیوں) سے منسلک کرتے ہیں اور دوسرے مکاتب فکر کو غلط گردانتے ہیں جیسا کہ اخبارات میں ان کا بیان آچکا ہے۔جب وہ اہل سنت کو مشرک و بدعتی کہتے اور سمجھتے ہیں۔تو پھر وہ اس بات کے متمنی کیوں ہیں کہ ہم ان کے پیچھے نماز پڑھیں''؟۔

(منہاج الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۲۶)

آپ لوگ ایسے بد بخت انسان (جو انگوٹھے چومنے کو ناجائز اور چومنے والے کو بدعتی کہتے ہیں) کے پیچھے اپنی نمازیں ضائع نہ کریں۔(ایضاً صفحہ ۱۰۳)

حجاز مقدس پر یہودی ایجنٹوں (نجدی سعودیوں) کا قبضہ.....حرمین شریفین پر یہودی ایجنٹوں کا قبضہ بھی ان کی حقانیت......(کی) دلیل نہیں ہوسکتی۔

(ایضاً جلد ا صفحہ ۵۴)

جو ابن تیمیہ یا محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اپنے مسلک وفرقہ کے مولویوں کی تقلید کرے، وہ غیر مقلد کہلاتا ہے، اپنی اپنی پسند کی بات ہے۔ (ایضاً صفحہ ۵۰۷)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق آپ ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ ''تاریخ نجد و حجاز'' مولف مفتی عبدالقیوم قادری، طبع لاہور۔ ''گنبد خضریٰ'' مولف مولانا محمد معراج الاسلام صاحب۔

چونکہ یہ (نجدی، وہابی، سعودی) لوگ اہلسنت کو مشرک، واجب القتل سمجھتے ہیں اور گستاخ رسول ہیں لہذا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا فائدہ؟

(ایضاً جلد ا صفحہ ۴۶۰)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، بحق سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

دوسروں کی زبان سے

یہاں ہم سعودی نجدی لوگوں کے متعلق دیوبندی، وہابی حضرات کی زبان وعمل سے چند حقائق ''زیبِ قرطاس'' کرنا چاہتے ہیں تاکہ سعودیوں کے باطل عقائد پر تنقید کا الزام تنہا ہم اہلسنت پر عائد نہ ہو۔ چنانچہ ملاحظہ ہو!

بہاء الحق قاسمی دیوبندی:

دیوبندیوں کے مصنف صاحبزادہ بہاء الحق قاسمی امرتسری نے لکھا ہے:

نجدیوں کی مذہبی کہانی انکی اپنی زبانی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نجدیوں کے باطل اور فاسد عقائد اس قدر واضح ہیں کہ بڑے بڑے اکابر علماء ومحدثین ان کی تردید میں کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔ خود شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب آنجہانی کے حقیقی بھائی شیخ سلیمان بن عبدالوہاب اپنے گمراہ بھائی کی تردید کرنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن آج تک نجدیوں کے ہندوستانی چیلے یہی کہتے رہے کہ جن عقائد کو نجدیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ ان سے بری الذمہ ہیں مگر باطل پر کب تک پردہ رہ سکتا ہے قدرت نے خود نجدیوں کے ہاتھوں اسکو چاک کروادیا۔

آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لے کے رہ گئے

نجدی کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

عبدالعزیز ابن سعود موجودہ امیر نجد نے مکہ معظمہ پر قابض ہونے کے بعد اپنے مخصوص عقائد کے پروپیگنڈے کے سلسلہ میں کتاب ''مجموعۃ التوحید'' کو شائع کرکے گذشتہ حج کے موقع پر مفت تقسیم کیا اس مجموعہ میں مختلف رسائل ہیں جن کے نام بھی مختلف ہیں۔ (فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول صفحہ ۱۲،۱۳)

مزید لکھتے ہیں:

مولانا خلیل احمد صاحب نے صاف لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کا وہی حکم ہے جو خارجیوں کا، اس کے ساتھ آپ علامہ شامی کا یہ قول بھی نقل کررہے ہیں کہ ابن عبدالوہاب اور اس کے پیروکار اہلسنت اور علماء اہل سنت کو مشرک سمجھ کر قتل کرنا بھی جائز سمجھتے تھے اور کتاب کے جملہ مضامین کی تائید میں علمائے دیوبند کے علاوہ مکہ معظمہ، مدینہ شریف، دمشق اور جامع ازہر کے علمائے کرام کی تصدیقات و تقریظات بھی درج ہیں۔

ان کے علاوہ حنفی مذہب کے ایک سربرآوردہ فقیہ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ

بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی آنجہانی اور اس کے متبعین کی مذمت بیان فرماتے ہیں۔ دوسری طرف حضرات شافعیہ کے مقتدر مفتی شیخ الاسلام مولانا سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے نجدیوں کی تردید میں متعدد کتابیں لکھی ہیں شیخ الاسلام موصوف وہی بزرگ ہیں جن کی شاگردی اور آپ سے اخذ سند وحصول اجازت کا فخر ہندوستان کے بہت سے علماء کو حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا خلیل احمد صاحب موصوف بھی اسی زمرہ میں داخل ہیں، کیا اب بھی مولوی ثناء اللہ صاحب یہ کہنے کی جرأت کریں گے کہ اکثر علماء اہل سنت محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ممدوح جانتے ہیں۔

مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے "وہابی تحریک" کے متعلق جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان کا اگرچہ میں نے جواب دے دیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ زید وعمر، بکر کی رائیں اس تحریک کے حسن واقع پر روشنی نہیں ڈال سکتیں۔ جبکہ خود اس تحریک کے ثمرات ہی اس کی حقیقت کو واضح کر سکتے ہیں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ وہابی تحریک کا ثمرہ کافر سازی، مشرک گری، اسلامی سلطنتوں کی تباہی و بربادی، مقامات مقدسہ کی توہین، اور نصارا کی غلامی کے سوا کچھ نہیں۔ (نجدی تحریک پر ایک نظر صفحہ ۷،۶)

حسین احمد مدنی دیوبندی:

دیوبندیوں کے پیشوا حسین احمد مدنی نے اپنی کتاب شہاب ثاقب میں نجدی سعودیوں پر جگہ جگہ تنقید کرتے ہوئے ان کے باطل عقائد کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اختصاراً ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا، اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اسلئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال

اور حلال سمجھا گیا، ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا، اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں، سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اسکی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا، اور ہزاروں آدمی اس کے اور اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے، الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔

(شہاب ثاقب صفحہ ۴۲)

اب میں چند عقائد وہابیہ کے .... عرض کرتا ہوں:

محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۴۳)

زیارت رسول مقبول و حضوریٔ آستانہ شریفہ و ملاحظۂ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام لکھتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۴۵)

مثلاً علی العرش استوی وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استوا ظاہری اور جہالت وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثبوتِ جسمیت [illegible] لازم آتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۶۴)

انہی افعال خبیثہ و اقوال واہیہ کی وجہ سے [illegible] عرب کو ان (سعودی وہابیوں) سے نفرت بیشمار ہے۔ (ایضاً صفحہ ۶۶)

وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۶۷)

وہابیہ نفس ذکر ولادت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں اور علی ھذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کو بھی برا سمجھتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۶۷)

شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں..... ان کے بڑوں کا مقولہ ہے "معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد" کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے، ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (ایضاً صفحہ ۴۷)

مخالفین کے پیشوا کا عمل:

دیو بندی وہابی حضرات کے مشترک بزرگ "سید احمد" کے متعلق لکھا ہے کہ وہ سعودی عرب کے نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اپنی جماعت الگ کراتے۔ ملاحظہ ہو! سیرت سید احمد شہید صفحہ ۲۲۲۔

علماء اہلسنت کی اقتداء درست ہے مخالفین کا اعتراف

اکابر دیو بند کا فیصلہ:

محمد احسن صاحب نانوتوی دیو بندی:

"مولانا محمد احسن نے (سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے والد ماجد) مولوی نقی علی خاں کو عید گاہ (بریلی) سے پیغام بھجوایا کہ میں نماز پڑھنے کو آیا ہوں پڑھانا نہیں چاہتا آپ تشریف لایئے جسے چاہے امام کر لیجئے میں اس کا اقتداء کر لوں گا"۔

(کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ ۸۷)

نوٹ: اس کتاب کا تعارف مشہور دیو بندی مفتی محمد شفیع سابق مفتی دیو بند نے تحریر کیا ہے جو کتاب کے معتبر ہونے کی بڑی سند ہے۔

محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند:

''ہمارے بزرگ (اکابر دیو بند) اس قسم کی گفتگو اور مباحثوں مناظروں کو پسند نہ فرماتے تھے........ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (نانوتوی) دہلی تشریف رکھتے تھے اور ان کے ساتھ مولانا احمد حسن امروہوی اور امیر شاہ خانصاحب بھی تھے شب کو جب سونے کے لئے لیٹے تو ان دونوں نے اپنی چار پائی ذرا الگ بچھالی اور باتیں کرنے لگے امیر شاہ خانصاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ صبح کی نماز ایک برج والی مسجد میں چل کر پڑھیں گے سنا ہے وہاں کے امام قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں مولوی (احمد حسن امروہوی) صاحب نے کہا کہ ارے پٹھان جاہل (آپس میں بے تکلفی بہت تھی) ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ تو ہمارے مولانا (قاسم نانوتوی) کی تکفیر کرتا ہے مولانا (نانوتوی) نے سن لیا اور زور سے فرمایا احمد حسن میں تو سمجھتا تھا تو لکھ پڑھ گیا ہے۔ مگر جاہل ہی رہا اور پھر دوسروں کو جاہل کہتا ہے ارے کیا قاسم کی تکفیر سے وہ قابل امامت نہیں رہا میں تو اس سے اس کی دینداری کا معتقد ہو گیا۔ اس نے میری کوئی بات ایسی سنی ہوگی جس کی وجہ سے میری تکفیر واجب تھی گو روایت غلط پہنچی ہو...... اب میں خود اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔ غرض کہ صبح کی نماز مولانا (قاسم نانوتوی) نے اس (تکفیر کرنے والے) کے پیچھے پڑھی۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۲)

رشید احمد صاحب گنگوہی:

سوال: اگر بدعتی (بریلوی) امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو اس کا اعادہ کرے یا نہیں، اگر اعادہ کرے تو کسطرح پڑھے؟

جواب: اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہو تو اس کا اعادہ نہ کرے (یعنی دوبارہ نہ پڑھے) فقط۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۶۵، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

سوال: ایسی مسجد میں کہ لوگ وہاں بدعات وممنوعات وغیرہ مثلاً تثویب بعد آذان (آذان کے بعد صلوٰۃ وسلام) کہتے ہوں، جانا اور نماز جماعت میں شریک ہو جانا چاہیے یا نہیں......

جواب: یہ بدعت فی العمل تھی، اگر چہ گناہ ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز اولیٰ نہیں، مگر چونکہ اس زمانہ میں اتقی الناس بہت تھے اور جگہ ایسے شخص متقی کا اقتداء ہو سکتا تھا۔ اور کوئی حرج نہ تھا تو آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) چلے، مگر اب یہ امر نہیں ہے تو ایسے جزوی امور پر تشدد مناسب نہیں خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجاج کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ جب مدینہ میں آیا تھا، حالانکہ وہ فاسق تھا۔

لہٰذا اب بھی ایسے نازک وقت میں جزوی امور پر ترک جماعت کرنا موجب زیادہ نزاع کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۷۳)

اشرفعلی تھانوی:

ایک شخص نے (مولوی اشرف علی دیوبندی سے) پوچھا ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا ہاں (ہو جائے گی) ہم ان کو کافر نہیں نہیں کہتے اگر چہ وہ ہمیں کہتے ہیں۔

(قصص الاکابر صفحہ ۹۹، مجالس الحکمۃ مجلس پنجاہ و دوم صفحہ ۱۵۰)

ایک سلسلہ گفتگو میں (مولوی اشرعلی تھانوی نے فرمایا) کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے میں نے کہا وہ (بریلوی) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔ ہم پڑھاتے ہیں تو وہ نہیں پڑھتے، ان کو آمادہ کرو۔ (الافاضات الیومیہ جلد پنجم صفحہ ۲۲۰)

حضرت اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع مل جاتا تو میں پڑھ لیتا۔

(چٹان لاہور ۶۲-۱-۱۱)

بہاءالحق قاسمی دیوبندی:

حضرت اشرفعلی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔ (اسوہ اکابر صفحہ ۱۵)

مفتی محمود ملتانی دیوبندی:

زمانہ طالب علمی جب یاد کرتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ کہ لائق صد احترام اساتذہ میں سے کسی نے بھی دوران اسباق میں بریلوی مکتب فکر سے نفرت کا اظہار نہیں کیا قیام ملتان کے زمانہ میں جب طلباء مدرسہ قاسم العلوم بعد از نماز عصر قلعہ پر چلے جاتے تھے۔ نماز مغرب کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا کہ قلعہ کی جملہ مساجد کے ائمہ بدعتی ہیں نماز با جماعت ترک کر دی جائے معاملہ استاذی مفتی محمود تک پہنچا آپ نے فرمایا با جماعت نماز ادا کرو اگر چہ امام بدعتی بھی ہو۔ (سیف حقانی صفحہ ۷۸ از مولوی محمد عمر قریشی دیوبندی)

مفتی عبدالرحمٰن اشرفی دیوبندی:

مفتی عبدالرحمٰن اشرفی (جامعہ اشرفیہ لاہور) نے کہا ہے کہ: تمام اہلسنت والجماعت خواہ دیوبندی ہوں خواہ بریلوی قرآن وسنت کے علاوہ فقہ حنفی میں بھی شریک ہیں.....دیوبندی، بریلوی کے پیچھے نماز پڑھ لے کیوں کہ دونوں حنفی ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۸ اپریل ۱۹۹۰ء)

مفتیان مدرسہ خیر المدارس ملتان:

۷۸۶۔ بخدمت حضرت مولانا مولوی خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان۔ استفتاء کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر نماز جنازہ کی امامت مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کا پیروکار بریلوی مولوی کروارہا ہو تو ایسی صورت میں اس بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ فقط المنتظر جواب محمد بشیر میلسی۔ نوٹ:۔ برائے مہربانی جواب اپنے قلم سے تحریر فرمادیں، نوازش ہوگی۔

الجواب: اگر کبھی ایسی صورت پیش آجائے تو جنازہ میں شرکت کرلینا چاہئے فقط واللہ اعلم بندہ عبدالستار عفی عنہ، نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان الجواب صحیح عبداللہ غفراللہ لہ، مہر خیر المدارس ملتان۔

علماء دیوبند محدث اعظم پاکستان کی نماز جنازہ میں:

''۳۰ دسمبر بانی جامعہ رضویہ مظہر الاسلام مولانا سردار احمد صاحب کو آج بعد نماز عشاء جامعہ رضویہ میں سپرد خاک کردیا گیا......ڈھائی بجے مولانا عبدالقادر (احمد آبادی) نے نماز جنازہ پڑھائی دو لاکھ پچاس ہزار سے زائد عقیدت مندوں اور دوسرے احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی جن میں مولانا تاج محمود دیوبندی، مولانا محمد یعقوب (دیوبندی) اور دیوبندی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن وعلامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا قاری محبوب رضا بریلوی، مفتی ظفر علی، مفتی محمد عمر نعیمی، علامہ احمد سعید کاظمی، علامہ غلام فرید، مولانا غلام رسول (شیخ الحدیث)، علامہ سید ابوالبرکات، مولانا خلیل احمد قادری، صاحبزادہ فیض علی خطیب جامع مسجد راولپنڈی، خواجہ قمر الدین سیال شریف، مولانا محمد صادق گوجرانوالہ، صوفی غلام حسین گوجرہ......... کے نام قابل

ذکر ہیں"۔(روزنامہ غریب لائلپور ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے نہ صرف یہ ثابت ہوا کہ علماء اہلسنت بریلی وابستگان مسلک اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز جائز ہے بلکہ یہ واضح ہوگیا کہ ان کے عقائد ومعمولات ہرگز ہرگز کفروشرک پر مبنی نہیں اور یہ کہ بریلوی سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں ان کو عقیدہ علم غیب، حاضر وناظر، نورانیت، مختار کل، میلاد وگیارہویں شریف کے سبب مشرک وبدعتی قرار دینا جہالت اور سراسر غلط ہے اپنے اکابر کے مسلک سے بے خبری ولاعلمی ہے جیسا کہ آجکل بعض فتین دیوبندی وہابی سنی مسلمانوں کو مشرک وبدعتی قرار دیتے پھرتے ہیں۔ اگر سنی بریلوی علماء معاذ اللہ مشرک وبدعتی ہوتے تو اکابر علماء دیوبندان کی اقتداء میں نماز جائز قرار نہ دیتے۔ ان واضح حقائق نا قابل تردید دلائل وشواہد سے ثابت ہوا علماء بریلی کی اقتداء میں نماز بالکل جائز ہے۔(ماخوذ)

غیر مقلد وہابیوں کا اعتراف:

غیر مقلد وہابی نجدی حضرات کے معتبر فتاویٰ میں ترجمانِ وہابیہ رسالہ اہلحدیث سوہدرہ جلد ۱۵ شمارہ ۲۰ کے حوالے سے لکھا ہے:

(بریلوی امام کے پیچھے) نماز باجماعت ادا کر لینی چاہیے، یہ لوگ اہل اسلام سے ہیں، رشتہ ناطہ میں کوئی حرج نہیں۔(فتاویٰ علمائے اہلحدیث جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ طبع لاہور)

ایسے ہی ان کے شیخ الکل ابوالبرکات احمد نے لکھا ہے:

بریلوی کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ وہ اہل قبلہ مسلمان ہیں۔

(فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۱۷۸)

یہی بات فتاوئ علمائے حدیث جلد۲ صفحہ ۲۴۳ پر ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۰ نومبر ۱۹۵۹ء اور ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ۱۹ تا ۲۵ مئی ۲۰۰۶ء پر بھی موجود ہے۔

اہل تشیع کا اعتراف:

امام جعفر صادق نے فرمایا: جو شخص ان (اہلسنت) کے ساتھ نماز پڑھے گا وہ یوں سمجھے جیسا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھی۔

(من لا یحضر الفقیہ جلد ا صفحہ ۲۵۰)

آپ نے فرمایا: جس نے منافقین کے پیچھے نماز پڑھی اس
نے گویا آئمہ اہلبیت کے پیچھے نماز پڑھی۔ (جامع الاخبار صفحہ ۸۰!)

تمت بالخیر

بانی ادارہ صراطِ مستقیم پاکستان مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

کا اہم اور اچھوتے موضوعات پر لٹریچر

- فہم دین اوّل تا چہارم
- غائبانہ جنازہ جائز نہیں
- مفہوم قرآن بدلنے کی واردات
- محاسن اخلاق
- ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں
- میرے لئے اللہ کافی ہے
- حق چار یار
- جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام
- فکر آخرت
- ہاں ہم سنی ہیں
- سرکار غوث اعظم اور آپکا آستانہ
- ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات
- شان رسالت سمجھنے کا ایمانی طریق
- توحید و شرک
- ہم اہلسنت وجماعت ہیں
- تحفظ ناموس رسالت ایک فرض ایک قرض
- چٹاگانگ میں چند روز
- تحفظ حدود اللہ اور ترمیمی بل
- ایصال ثواب اور گیارھویں شریف کی شرعی حیثیت
- فقہ حنفی سنت نبوی کے آئینے میں
- دختران اسلام کے لیے آئیڈیل کردار
- افزائش نور
- جادو کی مذمت
- اصلاح اور اُس کا اجر
- نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیوں
- شانِ ولائیت قرآن وحدیث کی روشنی میں
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علمی ذوق
- امام اعظم رضی اللہ عنہ بحیثیت بانی فقہ
- محبت ولی کی شرعی حیثیت
- صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں
- فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات
- ردِباطلت اور اہلسنت کی ذمہ داریاں
- خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام
- فحش گانوں کا عذاب
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
- ترک تقلید کی تباہ کاریاں
- اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور اُن کا حل
- صراط مستقیم کی روشنی
- مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مبشر
- منصب نبوت اور عقیدہ مومن
- محبت الٰہی اور اسکی چاشنی
- فہم زکوٰۃ
- حل مشکلات اور عقیدہ صحابہ
- توحید باری تعالیٰ
- قربانی صرف تین دن جائز ہے معہ قربانی کے جانور
- فتح حق کے علمبرداروں کی
- نماز تراویح 20 رکعت سنت ہے
- قرآنی آیات کے حیرت انگیز اثرات
- ظہور امام مہدی مع حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اور قادیانی
- مناظرہ دعا بعد جنازہ

مصنف کی دیگر کتب

اویسی بک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیپلز کالونی گوجرانوالہ
0333-8173630